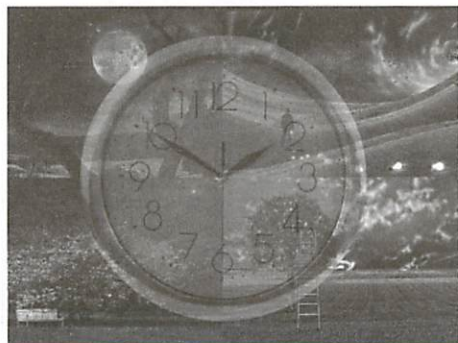




خوابوں کی تعبیریں



© مكتبة دارالسلام، ١٤٣٣ هـ
فهرسة مكتبة المملك فهد الوطنية أثناء النشر
بن راشد، محمد بن عبدالله

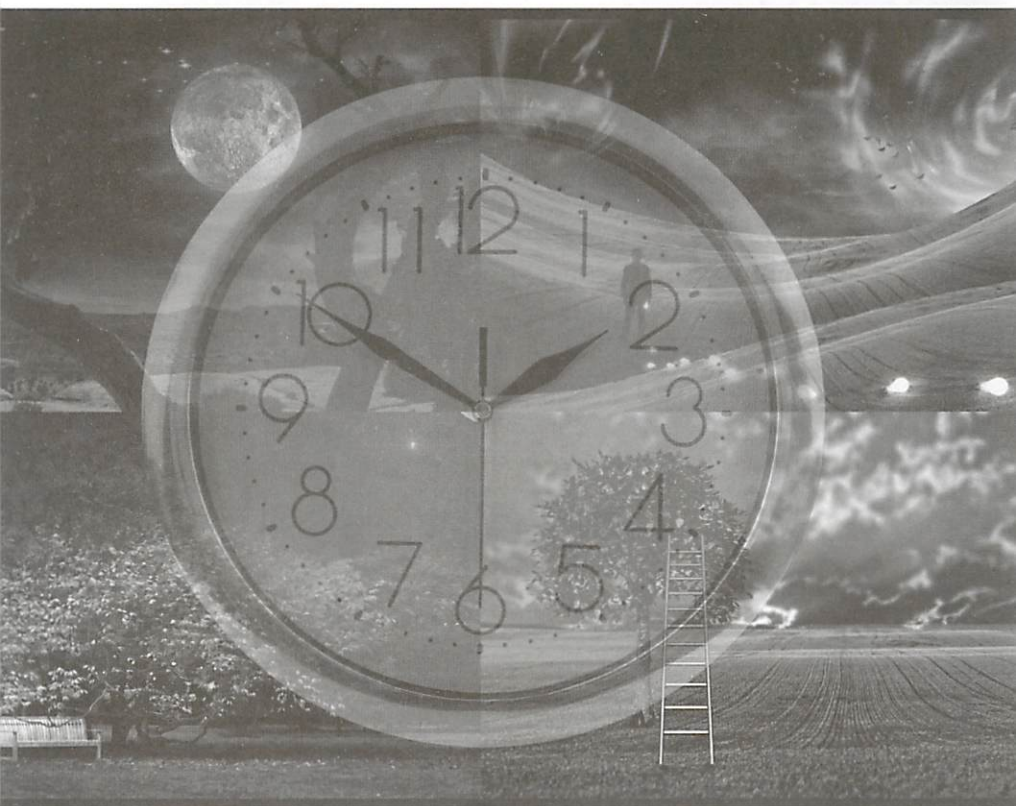
المرتبة العليا في تعبير الرويا / اردو/ محمد بن عبدالله بن راشد؛ قمر حسن - الرياض، ١٤٣٣ هـ
ص: ٦٢٠ مقاس: ١٤×٢١ سم
ردمك: ٧-١٧١-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨
(النص باللغة الاردية)

١. الاحلام - تفسير ٢ - الروي أ. حسن قمر (مترجم) ب. العنوان
ديوي ١٣٥.٣ ١٤٣٣/٨٩٨٤

رقم الإيداع: ١٤٣٣/٨٩٨٤
ردمك: ٧-١٧١-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨

خوابوں کی تعبیریں

آٹھویں صدی ہجری کے مایہ ناز عالم کی شاہکار کتاب
المَرْتَبَةُ العُلْيَا فِي تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا کا پہلا اُردو ترجمہ



تألیف: امام محمد بن عبداللہ بن راشد رحمہ اللہ (736ھ)

ترجمہ: حافظ مسرور حسن، محمد واصف رحمہ اللہ

جمہوریت، شاعت، برائے دارالسلام محفوظ ہیں



سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الزیاض 11416 سعودی عرب

فون: 4033962-4034332-00966 4021659-00966 4043432-4033962

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الزیاض • الشیخ فون: 4644945: نمبر: 00966 1 4614483 • السلاز فون: 4735220: نمبر: 00966 1 4735221
• سویڈن فون: 00966 1 4286641 • سوئیڈن/فون: 00966 1 2860422

پندرہ فون: 6879254 2 00966 6336270: نمبر: 6336270 • مدینہ منورہ فون: 8234446, 8230038: نمبر: 00966 4 8151121

الخبر فون: 8692900 3 00966 8691551: نمبر: 00966 3 8691551 • قمیش مشیلہ فون/فون: 00966 7 2207055

شیخ البحر فون: 0500887341: نمبر: 8691551 • تقسیم (برید) فون: 0503417156: نمبر: 00966 6 3696124

امریکہ • نیویارک فون: 001 718 625 5925 • جیٹن فون: 001 713 722 0419 • کینیڈا • ٹیڈالین الفون فون: 001 416 4186619

لندن • دارالسلام انٹرنیشنل کمیونٹی فون: 0044 20 77252246 • دارالسلام انٹرنیشنل کمیونٹی فون: 0044 20 85394885

متحدہ عرب امارات • شامہ فون: 00971 6 5632623: نمبر: 5632624: فون: 0033 01 480 52928: نمبر: 0033 01 480 52997

انڈیا • دارالسلام انڈیا فون: 0091 44 45566249: نمبر: 0091 44 45566249 • اسلام آباد کسٹومرز سروس فون: 0091 22 2373 4180

• بھارتی ایئر لائنز فون: 0091 40 2451 4892: نمبر: 0091 40 2451 4892 • ایم اے ایس ایم اے ایئر لائنز فون: 0091 44 42157847

سری لنکا • دارالکتاب فون: 0094 115 358712 • دارالایمان سروس فون: 0094 114 2669197

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوزروم

لاہور - 36- لڑال، گیزٹ سٹاپ، لاہور فون: 002 42 373 240 34, 372 400 24, 372 32 4 00

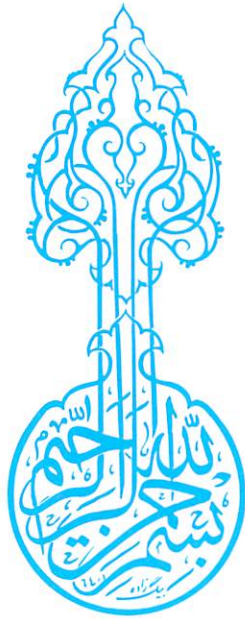
• غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 0092 42 371 200 54: نمبر: 0092 42 373 207 03

• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان 2 (گراؤنڈ فلور)، ڈیفنس، لاہور فون: 0092 42 356 926 10

کراچی مین مارٹ روڈ، ڈالمن ہال سے (بہار آباد کی طرف) ڈوسری گلی، کراچی فون: 0092 21 343 939 37: نمبر: 0092 21 343 939 37

اسلام آباد - F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فون: 0092 51 22 815 13

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com



اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

نبی کریم ﷺ کا فرمان

«لَا يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ»

”میرے بعد نبوت میں سے ”مبشرات“ کے سوا کچھ باقی نہیں رہے گا۔“
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی:

اے اللہ کے رسول! ”مبشرات“ کیا ہیں؟ فرمایا:

«الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تَرَى لَهُ»

”اچھا خواب جسے بندہ مؤمن دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جاتا ہے۔“

(مسند أحمد: 6/129)



فہرست

- | | | | |
|---|------------------------------|----------|---------------------------|
| 63 ----- | ✕ تیسرا سبب | 35 --- | ✕ مصنف کے حالات زندگی |
| 63 ----- | ✕ چوتھا سبب | 38 ----- | ✕ پیش لفظ |
| 64 ----- | ✕ پانچواں سبب | 48 ----- | ✕ روح کی حقیقت |
| رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی | ✕ | 54 ----- | ✕ خواب کی حقیقت |
| 66 ----- | بیان کردہ بعض تعبیریں | 56 ----- | ✕ خواب کی پانچ اقسام |
| وہ باتیں جن کا خواب دیکھنے والے | ✕ | 56 ----- | ✕ پہلی قسم |
| اور اس کی تعبیر بتانے والے کو خیال | ✕ | 56 ----- | ✕ پہلا سبب: نفسانی خیالات |
| 72 ----- | رکھنا چاہیے | 56 ----- | ✕ دوسرا سبب: معمولات |
| 76 ----- | ✕ تعبیر خواب کے اصول و ضوابط | 57 ----- | ✕ تیسرا سبب |
| 76 ----- | ✕ مشابہت | 57 ----- | ✕ چوتھا سبب |
| 86 ----- | ✕ اشتقاق | 57 ----- | ✕ پانچواں سبب |
| 90 ----- | ✕ تصحیف | 58 ----- | ✕ دوسری قسم |
| 92 ----- | ✕ اعراب کی تبدیلی | 59 ----- | ✕ تیسری قسم |
| 93 ----- | ✕ لفظ کو دو حصوں میں توڑنا | 60 ----- | ✕ چوتھی قسم |
| 98 ----- | ✕ لفظ کے الٹ کا اعتبار | 61 ----- | ✕ پانچویں قسم |
| تصحیف، مشابہت، تقطیع الفاظ اور تبدیلی | ✕ | 62 ----- | ✕ پہلا سبب |
| 101 ----- | اعراب یکجا | 63 ----- | ✕ دوسرا سبب |

- 133----- ❑ دوسری صورت
- 133----- ❑ تیسری صورت
- 138----- ❑ قاعدہ
- 140----- ❑ فرشتے
- 140----- ❑ جبریل علیہ السلام
- 140----- ❑ میکائیل علیہ السلام
- 142----- ❑ عزرائیل علیہ السلام
- 143----- ❑ اسرافیل علیہ السلام
- 144----- ❑ انبیائے کرام
- 144----- ❑ آدم علیہ السلام
- 145----- ❑ شیث علیہ السلام
- 145----- ❑ اور لیس علیہ السلام
- 146----- ❑ نوح علیہ السلام
- 148----- ❑ ہود علیہ السلام
- 148----- ❑ ابراہیم علیہ السلام
- 148----- ❑ اسماعیل علیہ السلام
- 149----- ❑ اسحاق علیہ السلام
- 149----- ❑ یعقوب علیہ السلام
- 150----- ❑ یوسف علیہ السلام
- 151----- ❑ داؤد علیہ السلام
- 102----- ❑ لزوم
- 104----- ❑ انجام کار
- 106----- ❑ تضاد
- 107----- ❑ عوام الناس کے روزمرہ اور محاورے
- 108----- ❑ کہاوتیں
- 109----- ❑ قرآن وحدیث کے دلائل
- 112----- ❑ شعری دلائل
- 115----- ❑ اشتراک، تواطو (موافقت) یا مجاز
- 118----- ❑ مجاز کی مثال
- 118----- ❑ حروف کی تعداد کا اعتبار
- ❑ مگر کو خواب بتانے کے وقت کا اور ناموں کا اعتبار
- 119----- ❑ خواب کی خبر، نیز اسم کے اشتقاق اور
- 120----- ❑ علامات
- 128----- ❑ پہلی مثال
- 129----- ❑ دوسری مثال
- ❑ باب: 1 اللہ تعالیٰ، فرشتے، انبیاء، صحابہ اور صدیقین
- 130----- ❑ اللہ تعالیٰ
- 133----- ❑ پہلی صورت

- 172-----☒ سلیمان علیہ السلام 152-----☒
 172-----☒ سورج 153-----☒ موسیٰ علیہ السلام
 172-----☒ عطارد 154-----☒ یونس علیہ السلام
 172-----☒ ہلال 154-----☒ ایوب علیہ السلام
 172-----☒ ثریا 154-----☒ شعیب علیہ السلام
 175-----☒ انتباہ 155-----☒ زکریا علیہ السلام
 176-----☒ عرش باری تعالیٰ، کرسی اور لوح و قلم 155-----☒ یحییٰ علیہ السلام
 ☒ باب: 3 جنات، ہوا، رات، دن، 155-----☒ عیسیٰ علیہ السلام
 ہوائیں، بادل، برف، گرج، چمک اور 155-----☒ دانیال علیہ السلام
 قوس قزح 177-----☒ 155-----☒ خضر علیہ السلام
 181-----☒ شہاب 156-----☒ سید المرسلین و خاتم النبیین محمد ﷺ
 181-----☒ ہوائیں ☒ باب: 2 آسمان اور اس کے 158-----☒ متعلقات
 182-----☒ بارش کے ساتھ چمکنے والی بجلی
 184-----☒ بارش 162-----☒ سورج
 185-----☒ بادل، اولے اور برف 165-----☒ چاند
 188-----☒ بادل ☒ ہلال (پہلی سات راتوں کا اور چھبیسویں
 190-----☒ قوس قزح 168-----☒ رات سے آخر مہینے تک کا چاند)
 ☒ باب: 4 زمین، پہاڑ، معدنیات، پتھر، 170-----☒ ستارے
 191-----☒ کنگر، ریت اور مٹی 171-----☒ مشتری
 192-----☒ انتباہ 172-----☒ زہرہ

- 195----- پہاڑ ❑
- 199----- معدنیات اور ان کی کانیں ❑
- 201----- لوہا۔ ❑
- 202----- پتھر ❑
- 202----- کنکر ❑
- 203----- ریت ❑
- 203----- مٹی ❑
- 205----- **باب 5:** باغات، درخت، نہریں، ❑
- 205----- دریا، سمندر، کشتیاں ❑
- 205----- درخت ❑
- 213----- کیلے، بادام اور ناریل کا درخت ❑
- 214----- کھجور کا درخت ❑
- 214----- پانی ❑
- 216----- کالا پانی ❑
- 216----- صاف پانی ❑
- 222----- سیلاب ❑
- 223----- کنواں ❑
- 225----- کشتی ❑
- 230----- **باب 6:** شہر اور عمارتیں ❑
- 230----- شہر ❑
- 231----- قلعہ ❑
- 231----- اور سرائیں ❑
- 235----- وہ جگہیں جہاں کاروبار دنیا انجام پاتا ہے، جیسے ہوٹل، تیل کے کارخانے، حمام، دکانیں، تندور، چکیاں اور منڈج ❑
- 240----- غسل خانہ ❑
- 244----- (چمڑے کو مسالے سے صاف کرنے اور رنگنے) کا کارخانہ ❑
- 245----- حویلی ❑
- 246----- دیوار ❑
- 246----- بالاخانہ یا محل ❑
- 247----- سیڑھی ❑
- 248----- فصیل کا برج ❑
- 248----- چھت ❑
- 248----- روشندان ❑
- 249----- دروازہ ❑
- 249----- چوکھٹ ❑
- 251----- جگہوں کا منہدم ہونا ❑

- 270----- نہیں 251----- چھت ٹوٹنا ❑
- 270----- پہلی صنف: سانپ ❑ 251----- دیوار کا انہدام ❑
- 272----- اثر دہا ❑ 254----- باب: 7 حیوانات ❑
- 272----- بچھو ❑ 254----- حیوانات کی انواع و اقسام ❑
- 273----- چوہا ❑ 254----- پہلی صنف: گھوڑے ❑
- 274----- چوہیا ❑ 255----- دوسری اور تیسری صنف: خچر اور گدھا ❑
- 274----- دوسری صنف: وہ حیوانات جو بے ضرر ہیں، جیسے چیونٹی، مکھی اور دیگر کیڑے مکوڑے 257----- چوتھی صنف: اونٹ ❑
- 275----- گھن ❑ 257----- اونٹنی ❑
- 275----- مکڑی ❑ 259----- انتباہ ❑
- 275----- بھنورا ❑ 259----- پانچویں صنف: گائے ❑
- 275----- دوسری قسم: جنگلی حیوانات 260----- نیل ❑
- 275----- پہلی قسم: حلال حیوانات ❑ 262----- بھینس ❑
- 276----- حرام جنگلی حیوانات ❑ 262----- چھٹی صنف: بھیر، بکری ❑
- 276----- ہاتھی ❑ 263----- مینڈھا ❑
- 277----- شیر ❑ 264----- ساتویں صنف: مرغی اور بطخ ❑
- 279----- شیرنی ❑ 265----- کبوتر ❑
- 279----- بھیریا ❑ 267----- نویں صنف: شہد کی مکھی ❑
- 279----- سور ❑ 268----- بھڑ ❑
- 280----- لگڑ بھگا ❑ 269----- دسویں صنف: بلا ❑
- 280----- دوسری قسم: وہ جانور جن میں کوئی فائدہ ❑

خوابوں کی تعبیریں

- 289-----بھٹ ✕ 281-----زرافہ ✕
- 290-----تیتڑ ✕ 281-----بندر ✕
- 290-----سرخاب ✕ 282-----چیتا ✕
- 290-----عتقا ✕ 283-----تیندوا ✕
- 290-----نزشتر مرغ ✕ 283-----کتا ✕
- 290-----طوطا ✕ 283-----کتے کا بچہ ✕
- 291-----بلبل ✕ 284-----لومڑی ✕
- 291-----ہڈ ہڈ ✕ 284-----گینڈا ✕
- 291-----کوا ✕ 285-----گیدڑ ✕
- 291-----فاختہ ✕ 285-----نیولا ✕
- 291-----چیل ✕ 285-----دوسری قسم: تیرنے والے حیوانات ✕
- 291-----ابابیل ✕ 285-----پہلی صنف: تیرنے والے شکاری ✕
- 291-----چمگادڑ ✕ 285-----حیوانات
- 291-----مور ✕ 285-----دوسری صنف: تیرنے والے غیر شکاری حیوانات،
- 292-----ٹڈی دل ✕ 286-----مچھلی اور پانی کے چوپائے
- 293-----انتاہ ✕ 287-----کیکڑا ✕
- 293-----حیوانوں کی مختلف صورتِ حال کے متعلق ✕ 287-----کچھوا ✕
- 293-----خواب ✕ 287-----تیسری قسم: اڑنے والے حیوانات ✕
- 296-----انتاہ ✕ 287-----پرندے)
- 296-----انتاہ ✕ 287-----عقاب ✕

- 313----- لڑکی ❑ 301----- انتباہ ❑
- 315----- بڑھیا ❑ 302- خواب میں آدمی کا جانور کو سجدہ کرنا ❑
- 316----- رنگارنگ انسان ❑ 303- خواب میں جانور کو نکلنا ❑
- 317----- دوسری قسم: انسانوں کے اعضا اور ان ❑ 305 خواب میں حیوان سے کوئی چیز مانگنا ❑
- 317----- سے متعلقہ اجزا ❑ 305 حیوان سے علیحدہ ہونے والی اشیاء اور اس ❑
- 317----- سر ❑ 305 کے مختلف حصوں کی تعبیر ❑
- 320----- سر کے بال ❑ 305- گھوڑی کا دودھ اور گوشت ❑
- 321----- بالوں کی لٹ ❑ 306- شیرینی کا دودھ ❑
- 321----- بالوں کی زلفیں ❑ 306- گُتی کا دودھ ❑
- 322----- بال بکھرنا ❑ 307- ربچہ کا دودھ ❑
- 323----- تیل ❑ 307- چھتے کی مادہ کا دودھ ❑
- 324----- خضاب ❑ 307- ہرنی اور وحشی گائے کا دودھ ❑
- 324----- پیشانی ❑ 308- انڈے ❑
- 324----- بھنویں ❑ 308- حیوانات کا گوبر اور پیشاب ❑
- 325----- آنکھیں ❑ 309- حیوانات کی آوازیں ❑
- 327----- گردن ❑ 308- باب: 8 خواب میں انسانوں کو ❑
- 329----- ناک ❑ 310- دیکھنا ❑
- 330----- منہ ❑ 310- چھوٹے بچے ❑
- 330----- منہ میں بالوں کا اگنا ❑ 312- نوجوان افراد ❑
- 331----- ہونٹ ❑ 312- ادھیڑ عمر اور بوڑھے افراد ❑

- 359----- زیر ناف بال ❑ 331----- زبان ❑
- 360----- نصیے ❑ 332----- دانت ❑
- 361----- مقعد ❑ 335----- کان ❑
- 362----- ران ❑ 336----- شانہ، موٹڈھا، کندھا اور ڈاڑھی ❑
- 362----- گھٹنے ❑ 336----- ڈاڑھی کی لمبائی ❑
- 362----- پنڈلیاں ❑ 338----- ڈاڑھی کا رنگ ❑
- 363----- ایرھی ❑ 344----- خضاب ❑
- 363----- دونوں پاؤں کی انگلیاں ❑ 344----- دونوں ہاتھ ❑
- 364----- پاؤں ❑ 345----- دونوں بازو- ❑
- 364----- پھوڑے پھنسیاں، خارش، چیچک، دانے اور جلد کی ایسی بیماری جو کپڑے گندے ❑ 346----- کلائیاں ❑
- 365----- کردے ❑ 346----- ہتھیلی اور انگلیاں ❑
- 367----- موٹاپا ❑ 348----- ناخن ❑
- 368----- داغ، دھبے ❑ 349----- پیٹھ ❑
- 368----- کوہڑ ❑ 349----- ریڑھ کی ہڈی ❑
- 368----- ہرنیا (خسیوں کا پھول جانا) کی بیماری ❑ 349----- سینہ اور پیٹ ❑
- 369----- آدمی میں سے نکلنے والی اشیا -- ❑ 351----- دونوں پستان ❑
- 369----- دودھ ❑ 353----- پسلیاں ❑
- 369----- آنسو ❑ 354----- ناف ❑
- 371----- خون ❑ 354----- عضو تناسل ❑
- 358----- اندام نہانی ❑

- 384----- سینے کا درد ❑ 372----- بول و براز ❑
- 384----- تلی کا درد ❑ 377----- ہوا کا اخراج ❑
- 384----- پھیپھڑوں کی خرابی ❑ 377----- ناک کا مادہ اور تھوک ❑
- 384----- خواب میں انسان کا اپنے کسی عضو میں ❑ 379----- قے ❑
- 384----- داخل ہونا ❑ 380----- چھینک ❑
- 384----- جسم کے بعض اعضا کا دوسرے اعضا میں ❑ 380----- کھانسی ❑
- 388----- داخل ہونا ❑ 380----- جمائی ❑
- 388----- مرد کا حمل ❑ 380----- ہنسی ❑
- 389----- ولادت ❑ 380----- بلند آواز ❑
- 389----- دوا پینا ❑ 381----- بوئے دہن ❑
- 391----- بدن کو داغنا ❑ 381----- بیماری ❑
- 391----- داغ لگوانا ❑ 382----- سر کی تکلیف ❑
- 391----- سرمہ لگانا ❑ 382----- کٹا ہوا کان ❑
- 391----- ناک میں دوا ڈالنا ❑ 383----- بہرا ❑
- 391----- حقنہ لینا ❑ 383----- آشوب چشم ❑
- 392----- بدن پر تیل لگانا ❑ 383----- چہرے کا عیب یا نشان ❑
- 393----- کھانے اور پینے کی ❑ 383----- کٹی ہوئی ناک ❑
- 393----- تعبیریں ❑ 383----- کٹی ہوئی زبان ❑
- 393----- پہلی قسم: اناج، اس کی بھی کئی قسمیں ❑ 383----- گلا گھٹنا ❑
- 393----- ہیں ❑ 384----- ہاتھوں کا فالج ❑

- 399----- اونٹ کا گوشت ❑ 393----- گیہوں ❑
- 400----- گائے کا گوشت ❑ 394----- جَو ❑
- 400----- بکری کا گوشت ❑ 394----- چاول ❑
- 401----- پرندوں کا گوشت ❑ 394----- تیل ❑
- 401----- مچھلی ❑ 395----- لوبیا ❑
- 401----- انتاہ ❑ 395----- آنا ❑
- 402----- تیسری قسم: پھل، پھل دو قسم کے ہیں ❑ 395----- روٹی پکانا ❑
- 402----- خشک پھل ❑ 395----- روٹی ❑
- 403----- تر پھل ❑ 396----- چپاتی ❑
- 404----- تر کھجور ❑ 396----- ہریسہ ❑
- 405----- سبز انجیر ❑ 397----- (روٹی اور شوربے کی چوری) ❑
- 406----- انگور ❑ 397----- نمک ❑
- 407----- زیتون ❑ 398----- زیرہ ❑
- 407----- سیب ❑ 398----- کالا زیرہ اور زیتون کا تیل ❑
- 408----- ناشپاتی ❑ 398----- سرکہ ❑
- 408----- عناب ❑ 398----- چٹنی، اچار ❑
- 408----- آلو بخارا ❑ 398----- شہد ❑
- 409----- مالٹا ❑ 398----- انتاہ ❑
- 409----- نارنگی ❑ ❑ دوسری قسم: گوشت۔ گوشت کی کئی قسمیں
- 409----- آڑو ❑ 399----- ہیں

- 416----- گندنا ❑ 410----- خوبانی ❑
- 416----- ہری سبزی ❑ 410----- بہی (سفرجل) ❑
- 417----- خشک دھنیا ❑ 410----- ہیر ❑
- 417----- انتباہ- ❑ 411----- کیلا ❑
- 411----- ایک پھل کا دوسرے پھل میں تبدیل ❑ 411----- انار ❑
- 419----- ہونا ❑ 411----- چوتھی قسم: سبزیاں، جڑی بوٹیاں اور ❑
- 420----- مشروبات ❑ 411----- پھول ❑
- 420----- جمادات یا حیوانات سے حاصل ہونے ❑ 411----- آس (خوشبودار پودا جس میں سفید پھول لگتے ہیں)۔ ❑
- 420----- والے مائعات ❑ 411----- گلاب کا پھول ❑
- 420----- شراب ❑ 412----- چنبیلی ❑
- 421----- اللہ تعالیٰ کے خوف سے یا قرآن مجید ❑ 412----- خربوزہ ❑
- 421----- پڑھتے وقت غشی چھا جانا ❑ 413----- کلتری ❑
- 423----- پاگل پن ❑ 415----- کدو ❑
- 424----- غشی اور نیند ❑ 415----- خنص (کھجور اور گھی سے بنی ہوئی مٹھائی) ❑
- 424----- قیمتوں کا اتار چڑھاؤ ❑ 415----- بیٹنگن ❑
- 425----- میٹھی چیز کا کھٹا یا کھٹی کا میٹھا ہو جانا ❑ 415----- پیاز ❑
- 426----- **باب: 10** ملبوسات ❑ 415----- گاجر ❑
- 426----- سر پر پہننے کے ملبوسات ❑ 416----- مولیٰ ❑
- 427----- بدن پر پہننے کا لباس ❑ 416----- شلوار ❑
- 429----- شلوار ❑

- 447 ----- خیمہ، شامیانہ ❑ 431----- نرم و ملائم کپڑے ❑
 448 ----- متعلقات ❑ 431----- سفید کپڑے ❑
 448 ----- سلام ❑ 431----- ہرے کپڑے ❑
 449 ----- اسلام کی نشانیاں ❑ 432----- سرخ کپڑے ❑
 450----- مسواک ❑ 432----- نوٹ ❑
 451----- ختنہ ❑ 434----- ریشمی کپڑے ❑
 451----- ہاتھ دھونا ❑ 434----- نوٹ ❑
 451----- وضو اور غسل ❑ 435----- نوٹ ❑
 453----- تیمم ❑ 435----- پیروں میں پہننے کی اشیا ❑
 453----- اذان اور اقامت ❑ 435----- جوتے کا پیر اور جوتا ❑
 456----- فرض نماز ❑ 436----- نوٹ ❑
 457----- نماز قصر ❑ 438----- زیورات ❑
 459----- صلاة الخوف ❑ 440----- دیدہ زیب پیٹیاں ❑
 459----- نفل نمازیں ❑ 441----- انگوٹھی ❑
 460----- نماز کسوف ❑ 442----- نوٹ ❑
 461----- نماز استسقا ❑ 443----- گھر میں بچھانے کی دری یا قالین ❑
 461----- نماز جنازہ ❑ 444----- پردے ❑
 461----- سجدہ ❑ 445----- جانور کی زین اور جانور پر سامان لادنے ❑
 445----- نماز میں شعر پڑھنا، عجمی زبان میں نماز کے تھیلے ❑

- 481----- سفر ③ ❑ 462- پڑھنا یا قبلہ سے ہٹ کر نماز پڑھنا
- 481----- بیوی ④ ❑ 463- دعا و استغفار اور تسبیح
- 481----- برچھا ❑ 465- اللہ کے سوا کسی اور سے مانگنا
- 482----- تیر ❑ 466- ادائے زکاۃ
- 482----- کمان ❑ 467- فطرانہ
- 483----- زرہ ❑ 467- صدقہ خیرات
- 483----- لاٹھی ❑ 467- تحفہ
- 484----- زرہ بکتر ❑ 469- روزہ
- 484----- خود ❑ 470- اعتکاف اور اللہ کی راہ میں پہرہ
- 484----- ڈھال ❑ 471- حج و عمرہ
- 484----- ہاتھوں اور پنڈلیوں کے خود ❑ 472- جہاد
- 484----- جھنڈا ❑ 474- تلاوت قرآن
- 485----- منبھق ❑ 477- نوٹ
- 485----- طبل بچنا ❑ 478- باب: 12 اوزار (پرزے، آلات)
- 486----- قتل ❑ 478- پہلی قسم: جنگ اور آلات حرب
- 486----- ذبح کرنا یا ذبح ہونا ❑ 478- لشکر کی آمد
- 488----- بچہ ذبح کرنا ❑ 479- اسلحہ
- 488----- گردن مار کے سر تن سے جدا کرنا ❑ 481- نیزہ
- 489----- سولی پر لٹکانا ❑ 481- ① چھی گواہی
- 490----- زخم ❑ 481- ② بچہ یا لڑکا

- 501-----قرعہ اندازی ❑ 490-----گرفتاری ❑
- 501-----شکست ❑ 491-----پاؤں کی بیڑی ❑
- 502-----راہ فرار اختیار کرنا ❑ 492-----گلے کا طوق ❑
- 503-----اچھل گود ❑ 493-----لڑائی جھگڑا، بغض، حسد ❑
- 503-----جست لگانا ❑ 494-----دھوکا دہی ❑
- 503-----دوڑنا ❑ 495-----نرم خوئی ❑
- 504-----چلنا ❑ 495-----ضرب لگانا ❑
- 504-----زمین میں غائب ہو جانا ❑ 496-----خراش ❑
- 505-----سواری پر سوار ہونا ❑ 496-----سر کا کچلا جانا ❑
- 506-----سفر سے لوٹنا ❑ 496-----رجم (سنکساری) ❑
- 506-----ملک بدر ہونا ❑ 497-----برا بھلا کہنا اور گالی دینا ❑
- 507-----الوداع کہنا ❑ 497-----کسی کا مذاق اڑانا ❑
- 508-----دوسری قسم: سواری کے آلات ❑ 498-----کسی کو تھپڑ مارنا ❑
- 508-----لگام ❑ 498-----کان کھجلاانا ❑
- 508-----کوڑا ❑ 498-----دشمنی ❑
- 508-----پٹی (گھوڑے کے پیٹ کے گرد باندھنے کی پٹی) ❑ 498-----سخت تنقید کا نشانہ بنانا ❑
- 509-----جو زین کا توازن قائم رکھتی ہے ❑ 498-----کسی کی مصیبت پر خوش ہونا ❑
- 510-----ہودج ❑ 499-----غصہ کرنا ❑
- 510-----سواری چھتری ❑ 500-----غصہ پینا ❑
- 510-----چمڑے کی گیند ❑ 500-----کشتی لڑنا ❑

- 523----- برتن تیسری قسم: گانے بجانے کے
- 524----- کفگیر اور چھلنی 511----- آلات
- 524----- غسل کے برتن 511----- گانے کی آوازیں
- 525----- رسی 511----- ڈھول
- 526----- چمڑے کا دسترخوان (چرمی فرش) 511----- ڈھولکیا
- 526----- مرغی کا پنجرہ 511----- دف
- 526----- لاٹھی 512----- سارنگی اور طنبور
- 527----- پنکھا 513----- موسیقی
- 527----- صراحی اور مڑکا 514----- بانسری
- 528----- صندوق اور الماریاں 514----- گیت
- 529----- تابوت 516----- رقص
- 529----- چرخہ 516----- شادی بیاہ
- 529----- کنگھی 517----- خوشبو
- 529----- آئینہ 517----- کافور
- 530----- موسلی 517----- سرمہ
- 530----- استرا 518----- آئینہ اور دیگر چمکدار اشیاء
- 530----- کلہاڑا 520----- چوتھی قسم: کھیل کود کے آلات
- 530----- بُغدا 522----- پانچویں قسم: گھر کا سامان
- 530----- پھاوڑا اور بیچہ 522----- کرسیاں
- 530----- سیخ 522----- پلیٹ، ہانڈی، جھاڑو اور گھر کے دیگر

- 541----- دوات ❑ 530----- کیل ❑
- 542----- چھری اور قینچی ❑ 531----- چابی ❑
- 542----- روشنائی ❑ 532----- ترازو ❑
- 543----- کاغذ ❑ 532----- تسبیح ❑
- 544----- کتاب اور خط ❑ 534----- چھٹی قسم: آگ کے آلات -- ❑
- 546----- دھاتیں ❑ 534----- آگ ❑
- 546----- سونا چاندی ❑ 535----- چقماق ❑
- 546----- سونے یا چاندی کی ڈلی ❑ 536----- سوکھا ایندھن ❑
- 547----- چاندی کی ڈلی ❑ 536----- کونکہ ❑
- 547----- چاندی کے برتن ❑ 536----- تندور ❑
- 547----- زیورات ❑ 536----- لوہار کی دھونکی ❑
- 548----- بالی ❑ 536----- چراغ ❑
- 549----- ہار ❑ 539----- ساتویں قسم: لکھائی کے آلات ❑
- 549----- کنگن ❑ 539----- قلم ❑
- 549----- بڑے کنگن ❑ 539----- عضو تناسل ❑
- 550----- پازیب ❑ 539----- زبان ❑
- 550----- سونے یا چاندی کے سکے ❑ 539----- علم ❑
- 550----- کھوٹے سکے ❑ 539----- لکھائی ❑
- 553----- موتی ❑ 539----- گواہ اور جج ❑

- 560----- کارگیروں کے اوزار ❑ 554----- مونگا ❑
- 562----- بادشاہ اور خلیفہ ❑ 554----- زبردرد ❑
- 565----- بادشاہ کا حکومت چھوڑنا یا برطرف ہونا ❑ 555----- یاقوت ❑
- 566----- بادشاہ کے ملازم اور مصاحب ❑ 555----- فیروزہ ❑
- 566----- وزیر ❑ 555----- تانبا ❑
- 566----- دربان ❑ 555----- پیتل ❑
- 566----- سپہ سالار ❑ 555----- کاغچ ❑
- 566----- پولیس کا سربراہ ❑ 555----- نوٹ ❑
- 566----- لشکر ❑ 556----- نوں تم: شکار کے آلات و اوزار ❑
- 566----- حج ❑ 556----- جال ❑
- 567----- خطابت اور امامت ❑ 556----- شکار کو پھانسنے کا پھندا ❑
- 568----- خزانچی ❑ 556----- غلیل ❑
- 568----- دربان ❑ 558----- دسویں قسم: کھانے کے آلات اور کارگیروں کے اوزار ❑
- 568----- ڈھولکیا ❑ 558----- دسترخوان ❑
- 568----- بگل بجانے والا ❑ 559----- زاہراہ ❑
- 569----- ڈاکیا ❑ 559----- لکڑی کا بڑا پیالہ ❑
- 569----- واقع نگار ❑ 559----- دیگچی ❑
- 569----- علمبردار ❑ 559----- گوشت اور سالن ❑
- 569----- منتظم ❑ 559----- کفگیر ❑

- 569------ بادشاہ کے معاونین ❑
 576------ بائی ❑
 577------ گیہوں فروش ❑
 577------ آٹے کی پسائی کا کام کرنے والا ❑
 577------ پوسٹین ساز ❑
 578------ (گھوڑوں کی دیکھ بھال کرنے والا) ❑
 578------ ہنر اور پیشے ❑
 578------ کھال اتارنے والا ❑
 578------ عطر فروش ❑
 578------ ڈاکٹر، آنکھوں کا معالج، جراح (سرجن) ❑
 578------ اور ہڈی جوڑ ❑
 579------ روئی اور آٹا صاف کرنے والے ❑
 579------ گارا بنانے یا لپینے والا ❑
 579------ قلعی گر، بھٹے والا، پالش کرنے والا اور ❑
 579------ چمڑا ساز ❑
 580------ نقش و نگار بنانے والا ❑
 580------ نقش و نگار بنانے والا ❑
 581------ لکڑی بیچنے والا ❑
 581------ لکڑہارا ❑
 581------ لوہار ❑
 581------ سبزی فروش ❑

- 585----- غوطہ خور ❑ 581----- خربوزہ فروش ❑
- 585----- ریشم بننے والا ❑ 582----- لوبیا فروش ❑
- 586----- ماہی گیر ❑ 582----- تیل اور عرق نکالنے والا ❑
- 586----- ناپ تول کرنے والا ❑ 583----- نیزہ ساز ❑
- 586----- برتن فروش ❑ 583----- جوتا ساز ❑
- ❑ **باب: 14 نکاح اور اس کے** 583----- جوتا فروش ❑
- ❑ 587----- متعلقات 583----- کئی کی شراب بنانے والا ❑
- 588----- شادی کی تقریب ❑ 583----- پرانے کپڑے بیچنے والا ❑
- ❑ خواب میں بیوی کی شادی کسی اور سے 584----- موچی ❑
- 588----- کرنا 584----- حلوائی ❑
- 588----- مجامعت ❑ 584----- گدھوں کی دیکھ بھال کرنے والا ❑
- ❑ عورتوں سے مجامعت کے بارے میں 584----- کسان ❑
- 589----- تعبیری اصول 584----- دلال ❑
- 591----- مردہ عورت سے مجامعت ❑ 584----- محافظ گودام ❑
- ❑ خواب میں مردہ آدمی کا زندہ عورت سے 584----- سقا ❑
- 592----- مجامعت کرنا 584----- فقیر ❑
- 592----- مردے کا مردے سے مجامعت کرنا 584----- کتابوں کا ناقل ❑
- 592----- قوم لوط کا فعل ❑ 585----- صراف ❑
- 594----- حیوانات سے بد فعلی ❑ 585----- دواساز یا دوا فروش ❑
- 595----- طلاق دینا یا ملنا ❑ 585----- (کاتا ہوا) سوت بیچنے والا ❑

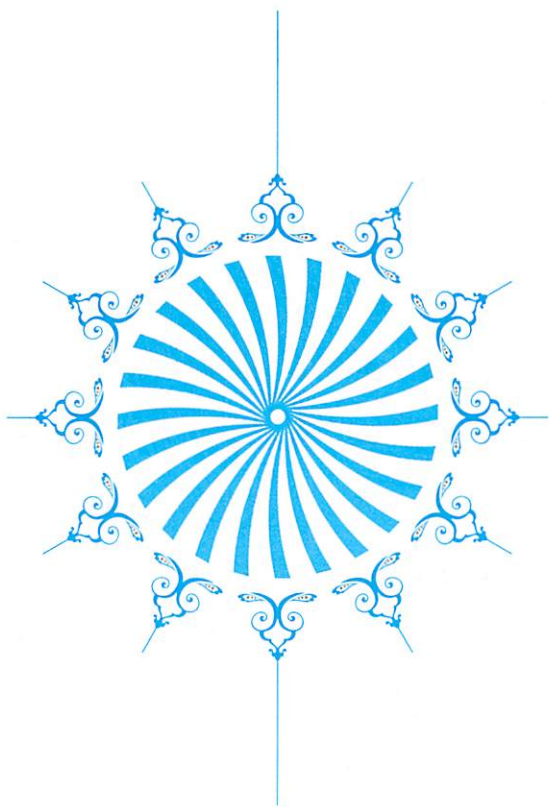
- 600----- ❑ غیرت مندی 595----- ❑ قرضوں کی ادائیگی
- 600----- ❑ باندی خریدنا 595----- ❑ قرض کی ادائیگی میں ڈھیل
- 602----- ❑ خواب میں زنا کرنا 595----- ❑ **باب 15: مختلف اشیا کی تعبیر**-602
- 602----- ❑ اغلام بازی اور عورتوں کی باہمی بدکاری-596 ❑ چت لیٹنا
- 602----- ❑ خواب میں غیر مناسب وقت پر عورت کا ❑ اوندھا لیٹنا
- 602----- ❑ حاملہ ہونا اور اسے طلاق ہونا 596----- ❑ اونگھنا
- 603----- ❑ ولادت 596----- ❑ بیدار ہونا
- 603----- ❑ خواب میں لوگوں کو زنا کرتے دیکھنا 597 ❑ پیاس
- 503----- ❑ خواب میں عورت کا مرد سے مشابہت ❑ پانی پینا
- 604----- ❑ اختیار کرنا 597----- ❑ سیراب ہونا
- 604----- ❑ خواب میں بھجوانا 597----- ❑ بھوک
- 604----- ❑ اندام نہانی اور عضو تناسل 597----- ❑ سیر ہونا
- 604 ❑ خرید و فروخت 598----- ❑ خواب میں انسان کا اپنا گوشت کھانا
- 605----- ❑ خواب میں کوئی چیز گروی رکھنا یا رکھوانا 598 ❑ گوند چبانا
- 605----- ❑ ٹھیکہ کرنا 598----- ❑ کسی کام سے مایوس ہونا
- 605----- ❑ شراکت داری 598----- ❑ یتیمی
- 605----- ❑ امانت 599----- ❑ تکلیف
- 605----- ❑ ادھار 599----- ❑ شدید غم و اندوہ
- 606----- ❑ قرض 600----- ❑ گھبراہٹ
- 606----- ❑ ضمانت 600----- ❑ برطرفی، علیحدگی

- 611-----سچ ❑ 606-----تیوری چڑھانا ❑
- 611-----جھوٹ ❑ 606-----پھسلنا ❑
- 612-----غربت ❑ 606-----برہنگی ❑
- 612-----دولتندی ❑ 607-----دُھنکار ❑
- 612-----خوف زدہ ہونا ❑ 607-----چوری ❑
- 612-----غم زدہ ہونا ❑ 607-----حماقت ❑
- 612-----خوشی ❑ 607-----حسرت ❑
- 612-----انکار ❑ 608-----قید ❑
- 613-----گناہ کا اعتراف ❑ 608-----بھاری بوجھ ❑
- 613-----اعترافِ قتل ❑ 608-----بدحالی ❑
- 614-----اچھا سلوک ❑ 608-----چھوٹے گناہ ❑
- 614-----گناہ ❑ 609-----راستہ بھولنا ❑
- 614-----توبہ ❑ 609-----چڑھنا ❑
- 614-----چوری چھپے کسی کی بات سننا ❑ 609-----چڑھنے کے بعد اترنا ❑
- 616-----کسی پر حجت قائم کرنا ❑ 609-----کنجوسی ❑
- 616-----لکنا ❑ 609-----حلال مال خرچ کرنا ❑
- 616-----ڈھارس بندھانا ❑ 610-----ہٹ دھرمی یا جھگڑا ❑
- 610-----انسان کو اس کے نام کے علاوہ کسی اور نام ❑ 610-----صلح ❑
- 617-----سے بلانا ❑ 611-----تکبر ❑
- 611-----اپنے آپ کی تعریف کرنا اور اپنے کو برتر ❑ 611-----انکسار ❑

خوابوں کی تعبیریں

- 625----- خود پسندی ❑ 617----- بتانا ❑
- 626----- غلام آزاد کرنا ❑ 618----- خوشامد ❑
- 626----- جلد بازی ❑ 618----- الوداع کہنا ❑
- 626----- دلبرانہ ننگی ❑ 618----- لوگوں سے چھینا ❑
- 627--- خواب میں فراست و قیافہ شناسی ❑ 619----- کسی کو حقیر یا کمتر سمجھنا ❑
- 627----- رسی کو بل دینا ❑ 619----- پہرہ دینا ❑
- 627----- غیر معمولی طاقت ❑ 620----- لکڑیاں جمع کرنا ❑
- 627----- بھیڑ دیکھنا ❑ 620----- قسم اٹھانا ❑
- 627----- انسانی اعضا کا بولنا ❑ 621----- کام کرنا ❑
- 628----- درختوں اور حیوانات کا آدمی سے بات کرنا ❑ 622----- بھڑکی بھنبھناہٹ ❑
- 628----- ملامت کرنا ❑ 622----- درہم و دینار کی آوازیں ❑
- 628----- بیعت کرنا ❑ 622----- بالوں کی چٹیا ❑
- 629----- کپڑا بننا ❑ 623----- کوئی چیز مانگنا یا چاہنا ❑
- 629----- وعدہ کرنا ❑ 623----- اپنی بڑائی ❑
- 629----- نصیحت ❑ 623----- درگزر کرنا ❑
- 629----- تنہائی ❑ 624----- ناپنا ❑
- 630----- گہری سانس لینا ❑ 624----- گانٹھ لگی دیکھنا ❑
- 630----- رونا ❑ 624----- گنتی کرنا ❑
- 630----- اختلاج قلب ❑ 625----- گنتی کے الفاظ ❑

- 646- خواب میں مرنے والوں کو دیکھنا۔- 630- مصیبت پر صبر کرنا ✕
- 630- فکرمندی ✕ **باب: 17** قیامت اور اس کی ✕
- 652- علامات ✕ 630- شیرازہ بندی- ✕
- 652- قیامت برپا ہونا۔- ✕ 631- گلے ملنا۔- ✕
- 652- سورج اور چاند کا مغرب سے نکلنا۔- ✕ 631- کسی کوشہوت سے بوسہ دینا۔- ✕
- 653- دابة الارض ✕ 632- دانتوں سے کاٹنا ✕
- 653- موسیٰ علیہ السلام کی لاشی ✕ 632- چوسنا۔- ✕
- 654- یاجوج ماجوج ✕ 632- کسی کے چنگی بھرنا ✕
- 655- پہلاصور ✕ 633- خواب میں مسلمان کا کافر ہونا۔- ✕
- 655- دوسری مرتبہ کا صور۔- ✕ 634- اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا۔- ✕
- 655- خواب میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ✕ **باب: 16** عالم نزع، موت اور اس ✕
- 656- ہونا۔- ✕ 636- متعلقات ✕
- 657- (قیامت کے دن نصب کردہ) ترازو۔- ✕ 636- عالم نزع اور موت ✕
- 658- پل صراط ✕ 638- مرنے کے بعد زندہ ہونا۔- ✕
- 659- خواب میں جنت اور دوزخ کے درمیان ✕ 639- میت کا غسل کرنا ✕
- 659- کھڑے ہونا۔- ✕ 640- کفن ✕
- 659- دوزخ۔- ✕ 641- کافور ✕
- 662- جنت ✕ 641- جنازے کی چارپائی ✕
- 643- نماز جنازہ ✕
- 644- قبر ✕



عرض ناشر

نبی کریم ﷺ نے بندہ مومن کے خواب کو نبوت کا چھیلیساواں حصہ قرار دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے مسلمانوں کے لیے پیغام نبوت و رسالت میں حقیقی سعادت و مسرت کا سامان پنہاں ہے اسی طرح خوابوں کے ذریعے سے جو بشارتیں دی جاتی ہیں ان میں بھی بندہ مومن کے لیے خوشی و مسرت کے بیش بہا مواقع ہیں دوسری حدیث میں اس کی وضاحت موجود ہے کہ نبوت سے صرف ”بشارت“ ہی باقی رہ گئے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: ”بشارت“ کیا ہیں؟ فرمایا: ”خواب جو مومن دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جاتا ہے۔“ گویا کہ اچھے خواب مومن کے لیے بشارت اور خوشخبری کا درجہ رکھتے ہیں مگر یہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ اچھے خواب ہی آئیں۔ کبھی بڑے ڈراؤنے، خطرناک اور عجیب قسم کے خواب بھی آجاتے ہیں اور انسان بیدار ہونے کے بعد بھی ایسے خوابوں کے اثرات تا دیر محسوس کرتا رہتا ہے، جیسے اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں اسی طرح برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔

خواب کی مختلف اعتبار سے کئی ایک اقسام ہیں جن کی تعبیریں خواب دیکھنے والے کے احوال سے مختلف ہوتی ہیں۔ ایک ہی قسم کا خواب مختلف احوال سے متعلقہ دو افراد دیکھیں تو ان کی تعبیریں مختلف ہو سکتی ہیں۔

در اصل مختلف قسم کے خواب آنے کی وجوہات اور اسباب بھی متعدد ہوتے ہیں۔ کبھی نفسانی خیالات سبب بنتے ہیں تو کبھی معمولات، کبھی ذاتی طبیعت سبب بنتی ہے تو کبھی پیش آمدہ حالات، کبھی خواب حقیقت کے عین مطابق ہوتا ہے اور کبھی بالکل متضاد۔ خواب کے اس قسم کے متعدد پہلو علم تعبیر کی طرف رجوع کا تقاضا کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ اکثر اوقات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھتے: تم میں سے کسی نے کوئی خواب تو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے خواب دیکھا ہوتا وہ بیان کرتے اور آپ ﷺ خوابوں کی تعبیر بتاتے۔ تعبیر بتانے کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ خواب سے متعلقہ احکام و آداب سے بھی نوازتے۔ محدثین کرام رضی اللہ عنہم نے انہی احکام و آداب اور آپ ﷺ کی بتائی ہوئی تعبیروں کو کسی نہ کسی انداز سے اپنے اپنے مجموعہ احادیث میں شامل کیا ہے۔ اور اس طرح علم تعبیر ایک فن کا روپ دھا گیا۔

امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ (م 110ھ) نے بھی اس فن میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ اور علم تعبیر کے امام کہلائے۔ آپ کی کتاب «تفسیر الأحلام» عوام و خواص کے لیے بہترین مرجع کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس کے تراجم بھی موجود ہیں۔ علاوہ ازیں اس موضوع پر شیخ عبدالغنی نابلسی کی کتاب «تعطیر الأنام فی تعبیر المنام» اور غرس الدین خلیل بن شاہین ظاہری کی «الإشارات فی علم العبارات» بھی نمایاں مقام رکھتی ہیں۔

اسی طرح زیر نظر کتاب «خوابوں کی تعبیریں» جو دراصل امام ابن راشد البکری القفصی رضی اللہ عنہ (م 736ھ) کی عربی تصنیف «المرتبة العلیا فی تفسیر الرؤیا» کا اردو ترجمہ ہے، یہ بھی فن تعبیر میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ قبل ازیں اس کتاب کا

اردو ترجمہ نہیں ہوا تھا۔ دارالسلام نے پہلے انگریزی میں اس کا ترجمہ شائع کیا اور اب سلیس رواں اور شایان شان اردو ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

یاد رہے کہ بعض اوقات خواب بڑے عجیب و غریب بلکہ بہودہ قسم کے آتے ہیں مگر ان کی تعبیر بڑی عمدہ ہوتی ہے۔ اسی لیے تعبیر کے موضوع پر ہر کتاب میں بظاہر عجیب و غریب اور عریاں خواب بھی دیے جاتے ہیں تاکہ ایسے خوابوں کی تعبیر تک پہنچا جاسکے۔ زیر نظر کتاب میں بھی آپ کا گزرا ایسے خوابوں سے ہوگا مگر یہ اس فن کی مجبوری ہے جس کے بیان کے بغیر موضوع نامکمل رہتا ہے۔

کتاب ہذا میں خواب کی حقیقت، اقسام، علم تعبیر، انبیائے کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خواب اور ان کی تعبیریں پیش کی گئی ہیں اور خواب میں دیکھی جانے والی شخصیات یا اشیاء کے اعتبار سے 17 ابواب میں ہزاروں خوابوں کی تعبیریں عمدہ ترتیب سے پیش کی گئی ہیں۔ کتاب کی ترتیب اور تعارف کو مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے ”پیش لفظ“ میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ مؤلف کے حالات زندگی بھی علیحدہ سے مضمون کی شکل میں دے دیے گئے ہیں۔

اس کتاب کا ترجمہ محمد واصف مرحوم نے کیا تھا مگر ابھی تکمیل نہ ہوئی تھی کہ وہ زندگی کی 37 بہاریں گزار کر اس عارضی جہاں سے رخصت ہو گئے۔ آہ!! آج وہ اپنے اس کام کو کتاب کی شکل میں دیکھ کر یقیناً خوش ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان کاوشوں کو ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے، ان کی لغزشیں معاف فرمائے اور فردوس بریں میں انھیں اعلیٰ مقام سے نوازے۔

واصف مرحوم کی وفات کے بعد ادارے کے فاضل نوجوان حافظ قمر حسن نے ترجمے

کی تکمیل بھی کی اور تسہیل و نظر ثانی کا کام بھی بڑی خوش اسلوبی سے نبھایا۔ ان کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

دارالسلام لاہور کے جنرل منیجر حافظ عبدالعظیم اسد اور شعبہ تحقیق، کمپوزنگ اور ڈیزائننگ کے احباب بھی میرے شکر و سپاس کے مستحق ہیں کہ انھوں نے بڑی عمدگی سے کتاب کو طباعتی مراحل تک پہنچایا۔ اللہ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام و خواص کے لیے نفع مند بنائے۔ اس میں جو خوبی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو بھی خامی ہے وہ ہمارے نفس اور شیطان کی طرف سے ہے۔ ہم اللہ سے رحمت اور بخشش کی امید رکھتے ہیں۔

خادم کتاب و سنت

عبدالمالک مجاہد

نینتنگ ڈائریکٹر دارالسلام، الریاض، لاہور

رمضان 1433ھ / اگست 2012ء

مصنف کے حالات زندگی

نام محمد بن عبداللہ بن راشد اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ قبیلہ بنو بکر سے تعلق تھا۔ فقہی اعتبار سے مالکی مکتبہ فکر کے حامی تھے۔ تونس کے شہر قفصہ میں پیدا ہوئے اور عرصے تک وہیں تعلیم حاصل کرتے رہے، پھر دار الحکومت تونس روانہ ہو گئے۔ وہاں بھی سلسلہ تعلیم جاری رہا۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے قاہرہ اور اسکندریہ کا رخ کیا۔ 680ھ میں حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ علم کی دولت سے مالا مال ہو کر تونس لوٹے۔ قفصہ ہی میں عرصے تک قاضی کے فرائض انجام دیتے رہے، بعد میں انھیں منصب قضا سے ہٹا دیا گیا۔

اساتذہ اور مشائخ

فاضل مصنف امام ابن راشد قفصی عرصہ دراز تک امام شہاب الدین قرانی کی خدمت میں حاضر رہے۔ انھی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی اور علمی طور پر بہت نفع اٹھایا۔ امام شہاب الدین قرانی نے انھیں فقہ و اصول فقہ میں درجہ امامت کی سند بھی عطا فرمائی۔ امام تقی الدین ابن دینق العید، جن سے انھوں نے فقہ میں مختصر ابن الحاجب پڑھی۔ امام ضیاء الدین علاف، جن سے فقہ کی عمومی تعلیم حاصل کی۔ قاضی ناصر الدین ابیاری جو ابو عمرو ابن الحاجب کے شاگرد ہیں۔ حافی الراس (ننگے سر) کے لقب سے معروف

امام محی الدین۔ اور امام شمس الدین اصبہانی۔

علماء کی تقریظیں

✽ امام ابن فرحون کے مطابق مصنف کتاب امام ابن راشد قفصی عربی زبان و ادب کے ماہر تھے۔ امام ابن فرحون ہی نے لکھا ہے کہ وہ عربی زبان کے بہت بڑے عالم اور خوابوں کی تعبیر کے ماہر کامل تھے۔

✽ خیر الدین زرکلی نے الاعلام میں لکھا ہے کہ امام ابن راشد قفصی مالکی فقہ کے عالم تھے۔

✽ عمر رضا کحالمہ ان کی تعریف میں یوں رطب اللسان ہیں: ”فقہ، ادیب اور عربی زبان کے ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ کئی علوم سے واقف تھے۔“

تصانیف

1 فقہ میں شہاب ثاقب کے نام سے مختصر ابن الحاجب کی شرح۔

2 الْمَذْهَبُ فِي ضَبْطِ قَوَاعِدِ الْمَذْهَبِ، یہ کتاب چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ امام ابن فرحون کا بیان ہے کہ امام ابن راشد نے اس میں بہترین علمی فوائد جمع کیے ہیں۔ میں نے ابو عبد اللہ ابن مرزوق کو کہتے سنا کہ فقہ مالکی میں اس جیسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔

3 لُبُّ اللَّبَابِ، یہ کتاب فقہ مالکی کے فروعی مسائل پر مشتمل ہے اور زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہے۔

4 الْمَرْتَبَةُ السَّنِّيَّةُ فِي عِلْمِ الْعَرَبِيَّةِ.

5 الْمَرْتَبَةُ الْعُلْيَا فِي تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا، اس کتاب کے متعلق امام ابن فرحون کا کہنا ہے کہ اپنے باب میں بہترین کتاب ہے۔ یہی کتاب اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

- 6 النَّظْمُ الْبَدِيعُ فِي اخْتِصَارِ التَّفْرِيعِ.
 - 7 نُحْبَةُ الْوَاوِلِ فِي شَرْحِ الْحَاوِلِ، یہ کتاب اصولِ فقہ پر مشتمل ہے۔
 - 8 تَحْفَةُ اللَّيْبِ فِي اخْتِصَارِ كِتَابِ ابْنِ الْخَطِيبِ.
 - 9 الْفَائِقُ فِي الْأَحْكَامِ وَالْوَثَائِقِ، یہ کتاب آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔
- امام ابن فرحون کا بیان ہے کہ ان تصانیف کے علاوہ امام ابن راشد کی کئی اور مفید تصنیفات بھی ہیں۔

وفات

امام ابن فرحون نے بیان کیا کہ مجھے امام ابن راشد کی تاریخ وفات نہیں مل سکی، تاہم کہا جاتا ہے کہ 731ھ میں وہ بقید حیات تھے۔ عصر حاضر کے عظیم مؤرخ خیر الدین زرکلی نے ان کی تاریخ وفات بڑی صراحت سے 736ھ لکھی ہے۔

امام ابن راشد کے حالات زندگی کے مآخذ

- 1 الدِّيَابُجُ الْمُدَهَّبُ، امام ابن فرحون، 2/339,328۔
- 2 نَيْلُ الْإِبْتِهَاجِ، تنبکی، یہ کتاب الدیباج کے حاشیے پر چھپی ہے (236,235)
- 3 شَجَرَةُ النُّورِ الذِّكِّيَّةِ، مخلوف (1/210)
- 4 إِضْحَاحُ الْمَمْكُونِ، بغدادی (2/464,399)
- 5 هَدْيَةُ الْعَارِفِينَ، بغدادی (2/134,135)
- 6 الأعلام، خیر الدین زرکلی (6/234)
- 7 معجم المؤلفین، عمر رضا کمالہ (10/214,213)

پیش لفظ

از امام ابن راشد

لڑپن میں جب مجھے ذرائع علم و معاش سے بخوبی واقفیت نہیں تھی، طرح طرح کی پریشانیاں اور وساوس میرے ذہن میں ڈیرے ڈالے رکھتے تھے۔ ایسے میں، میں طلبِ علم کے لیے مصر روانہ ہوا۔ مجھ پر حصولِ علم کی ذہن سوار تھی۔ مصر میں مجھے مختلف علما و مشائخ سے استفادے کا موقع ملا۔ میں نے ان سے معقولات و منقولات کے مختلف علوم حاصل کیے اور ان کے افاداتِ علمی سے اپنے دامن طلب کو خوب خوب بھرا۔ دورانِ تعلیم میں جن علوم سے مجھے گہرا شغف تھا ان میں ایک علم خوابوں کی تعبیر کا بھی تھا۔

خوابوں کی تعبیر کا عظیم علم انبیاء کے علوم کا حصہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صحیح خواب حقائق پر مبنی ہوتا اور انسان کو آئندہ حالات و واقعات سے آگاہ کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صحیح خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب قیامت نزدیک آجائے گی تو مسلمان کا کوئی خواب غلط ثابت نہیں ہوگا۔ ان میں سب سے سچے خواب دیکھنے والا وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ سچ بولتا ہوگا۔ بے شک مسلمان کا خواب نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“^①

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے بعد

① صحیح مسلم، الرؤیا، باب فی کون الرؤیا من اللہ تعالیٰ، حدیث: 2263.

صرف مبشرات (خوشخبری دینے والے خواب) باقی رہ جائیں گے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! ”مبشرات کیا ہیں؟“ آپ نے فرمایا: ”اچھا خواب جو مسلمان دیکھتا ہے یا اُس کے لیے دیکھا جاتا ہے۔“¹

میں نے قاہرہ میں امام شہاب الدین قرانی سے ملاقات کی۔ وہ اس علم میں امامت کے مرتبے پر فائز تھے۔ مشکل خوابوں کی تعبیر معلوم کرنے کے لیے انھی سے رجوع کیا جاتا تھا۔ اس سلسلے میں ان کی مہارت تامہ کا یہ عالم تھا کہ وہ خواب دیکھنے والے کو اُس کا نام، اس کے والد کا نام، بیوی بچوں کے نام اور اُس کے گھر کی حالت تک بتا دیتے تھے۔ میں نے ان سے کتاب «الْبَدْرُ الْمُنِيرُ فِي عِلْمِ التَّعْبِيرِ» پڑھی۔ انھوں نے مجھے اس کی اجازتِ تدریس بھی عطا فرمائی۔ میں عرصہ دراز تک ان سے منسلک رہا اور ان کے علم سے مستفید ہوتا رہا۔ ان کے بہت سے افادات علمی میں نے زبانی بھی یاد کیے۔ غرضیکہ اُن کے فیضانِ علم سے میں خوب خوب سیراب ہوا۔ گو میری بضاعت علمی علامہ ممدوح سے کہیں کم ہے، پھر بھی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے پھر مجھے تصنیف و تالیف کی توفیق عطا فرمائی اور میں نے مختلف علوم پر کتب تصنیف کیں۔ میری کتابیں کل ملا کے تقریباً ساٹھ جلدوں تک پہنچتی ہیں۔ تب میں نے ارادہ کیا کہ میں اس موضوع پر بھی ایک کتاب تصنیف کروں۔ ممکن ہے کہ علوم انبیاء کے بحرِ بے کراں سے کچھ قطرے میرے حصے میں بھی آجائیں اور میں اولیاء اللہ کے راستے پر گامزن ہو جاؤں۔ یہ سوچتے ہوئے میں نے یہ مختصر سی کتاب تصنیف کی جس میں، میں نے وہ سب کچھ ذکر کر دیا ہے جو استاذ امام شہاب الدین ابن نعمہ قرانی سے سیکھا اور جس

کا ذکر 'الْبَدْرُ الْمُنِيرُ' میں ہوا ہے۔¹ ساتھ ہی میں نے اس کتاب میں 'الْبَشَارَةُ فِي عِلْمِ الْعِبَارَةِ'² کے جملہ مسائل بھی بیان کر دیے ہیں۔ یہ کتاب امام نیشاپوری کی تصنیف ہے اور دو جلدوں پر مشتمل ہے، نیز اس علم کے بڑے علماء سے میں نے جو بھی علمی فوائد حاصل کیے، وہ سب میں نے اس کتاب میں بیان کر دیے ہیں۔ اس کتاب کا نام میں نے 'الْمَرْتَبَةُ الْعُلْيَا فِي تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا' رکھا ہے تاکہ یہ اسم با مسمی ثابت ہو۔ کتاب کا عنوان ہی اس کے مندرجات کے بارے میں بتاتا ہے۔ جسے اپنے میدان میں ان مسائل و مشکلات سے گزرنا پڑا جن سے میں گزرا ہوں، وہ کتاب میں ذکر کیے گئے عجیب و غریب معاملات کو سمجھے گا اور جان لے گا کہ میں نے اس علم میں سخت محنت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں کج روی سے محفوظ رکھے اور بشری تقاضے کے تحت کتاب میں کسی بھی قسم کی غلطی کو معاف فرمائے اور ہمیں اپنے قریب کر کے اپنی رضا مندی سے سرفراز فرمائے (آمین۔) میں نے اس کتاب کو ایک مقدمے اور چند ابواب میں ترتیب دیا ہے۔ مقدمہ چھ حصوں پر مشتمل ہے:

پہلا حصہ نفس کی حقیقت کے متعلق ہے کیونکہ خواب کا ادراک نفس ہی کو ہوتا ہے۔ دوسرا حصہ خواب کی حقیقت کے بارے میں ہے۔ تیسرا حصہ خواب کی مختلف اقسام کے بارے میں ہے۔ چوتھا حصہ بعض تعبیروں کے متعلق ہے جو نبی کریم ﷺ یا بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

1 «الْبَدْرُ الْمُنِيرُ فِي عِلْمِ التَّعْبِيرِ» شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن عبدالرحمن بن عبدالمنعم مقدسی کی تالیف ہے۔ آپ ابن نعمہ کی کنیت سے پہچانے جاتے تھے۔ یہ کتاب استنبول میں احمد الثالث کی لائبریری میں موجود ہے (3168)۔ اس کی فوٹو اسٹیٹ مجہد مخطوطات العربیہ نے حاصل کی ہے۔

2 «الْبَشَارَةُ فِي عِلْمِ الْعِبَارَةِ» جلال الدین عبداللہ بن سلیمان بن حازم مزنی کی تصنیف ہے۔ اس کا ایک نسخہ استنبول میں، احمد الثالث کی لائبریری میں محفوظ ہے (3166)۔

نے بتائیں۔ ان کا ذکر اول تو برکت کے لیے کیا ہے، دوسرے اس لیے کہ ان میں بعض ان باتوں کی دلیل ملتی ہے جن پر خواب کی تعبیر کرتے وقت اعتماد کیا جاتا ہے۔ پانچواں حصہ خواب دیکھنے والے اور اس کی تعبیر بتانے والے کے آداب کے متعلق ہے۔ چھٹا حصہ ان اصولوں سے تعلق رکھتا ہے جنہیں معبرین خواب کی تعبیر بتاتے وقت پیش نظر رکھتے ہیں۔ یہ کل اٹھارہ اصول ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

مشابہت (اس اصول کو سب سے زیادہ مد نظر رکھا جاتا ہے)، اشتقاق، تصحیف، لفظ میں حرکات و اعراب کی تبدیلی، لزوم، خاتمہ و انجام، تضاد، عوام الناس کی زبان کا اعتبار، لغوی و عرفی مثالوں کا اعتبار، قرآن و حدیث کے دلائل، شعر کے دلائل، اشتراک یا تو اٹو (موافقت) کے لحاظ سے لفظ کی دلالت کا اعتبار^۱ یا اس کے مجازی استعمال کا اعتبار، حروف کی تعداد کا اعتبار، حروف کے اعداد کا اعتبار، دیکھی گئی چیز کتنی بار خواب میں نظر آئی اس کا اعتبار، معبر کو خواب بتانے والے کا اعتبار، مختلف ناموں اور واقعات کا اعتبار، اسی بحث میں اسم کے مشتق ہونے اور خواب میں واقعات یا اشیاء کے باہمی تعلق کے متعلق بھی بتایا گیا ہے۔

یہ کتاب سترہ ابواب پر مشتمل ہے:

پہلا باب خواب میں اللہ تعالیٰ، انبیاء و صحابہ اور صلحاء امت کو دیکھنے کے بارے میں ہے۔ دوسرا باب آسمان اور اس کے متعلقات کو دیکھنے کے بارے میں ہے۔ تیسرا باب

۱ اشتراک کے لحاظ سے لفظ کی دلالت کا مطلب یہ ہے کہ لفظ کے ایک سے زیادہ معنی ہیں۔ اس کو مشترک لفظی بھی کہا جاتا ہے جیسے کہ لفظ عین ہے جس کے کئی معنی ہیں: ایک معنی دیکھنے والی آنکھ کے ہیں۔ ایک معنی پانی کے چشمے کے اور ایک معنی جاسوس کے ہیں۔ تو اٹو (موافقت) سے شاید مصنف کی مراد خاص طبقے یا قوم کا لغوی عرف ہے جیسے کہ بعض لوگوں کا عورت کو نَعَجَةٌ یعنی بھیڑ کہنا۔

جنت، ہوا، دن رات، موسم اور اس کے متعلقات جیسے بارش، برف، بادل، بجلی اور قوس قزح کے دیکھنے کے متعلق ہے۔ چوتھا باب زمین اور اس پر موجود پہاڑ، معدنیات، پتھر، کنکر، ریت اور مٹی کو دیکھنے کے تعلق سے ہے۔ پانچواں باب باغات، درختوں، نہروں، سمندروں اور کشتیوں کو دیکھنے کے بارے میں ہے۔ چھٹا باب شہروں، ان میں موجود بڑے گھروں، دکانوں، شہر کے گوشوں، سرائیں، تیل نکالنے والی مشینوں، چھوٹے گھروں، کمروں، منزلوں، دروازوں اور سیڑھیوں کو دیکھنے کی بابت ہے۔

ساتواں باب حیوانات کے متعلق ہے، اس باب کے تین حصے ہیں:

پہلا حصہ حیوانات کی مختلف انواع و اقسام کی تعبیر کے متعلق ہے۔ اس کے تحت بھی تین ابواب ہیں:

وہ حیوان جو چلتا ہے، وہ جو اڑتا ہے اور وہ جو پانی میں تیرتا ہے۔ چلنے والے حیوان کی دو قسمیں ہیں: وہ جو شہروں میں ہوتا ہے اور وہ جو جنگلات میں ہوتا ہے۔ وہ حیوان جو شہروں میں ہوتا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں: وہ حیوانات جن میں فوائد ہیں اور وہ جو بے فائدہ ہیں۔ پہلی قسم دس انواع پر مشتمل ہے: گھوڑے، خچر، گدھے، اونٹ، گائے، بکری، مرغی، کبوتر، بطخ، ایسے پرندے جو پنجروں میں رکھے جاتے ہیں، شہد کی مکھی اور بلے۔

دوسری قسم اُن حیوانوں کی ہے جو بے فائدہ ہیں جیسے مکھی، چیونٹی وغیرہ۔ دوسرا حصہ جانور کے ذبح کرنے، اس کے انسان سے کلام کرنے، انسان کے حیوان میں تبدیل ہونے اور ایک حیوان کے کسی اور حیوان میں تبدیل ہونے، حیوان کے انسان سے اچھا سلوک کرنے، اُس کے انسان کے لیے ضرر رساں ہونے اور دونوں کے ایک دوسرے کو سجدہ کرنے کے متعلق ہے۔ انسان کے حیوان کے پنجرے میں داخل ہونے اور اس کے حیوان سے اپنی حاجتیں اور ضرورتیں مانگنے کے بارے میں بھی اسی حصے میں تفصیل

بیان کی گئی ہے۔ تیسرا حصہ حیوان کے جسم سے نکلنے والی مختلف مانع اشیاء، اس کے مختلف اجزا اور اس کی آوازوں کے متعلق ہے۔

آٹھواں باب بنی آدم کے متعلق ہے۔ اس باب کے بھی تین حصے ہیں:

پہلا حصہ: بنی آدم کی عمر، ان کے رنگ نیز معلوم و مجہول اور مرد و عورت میں فرق۔

دوسرا حصہ: جسم انسانی کے ہر عضو کی تعبیر، ان پر نکلنے والے بالوں کی تعبیر، بال موٹڈ ہنے، چھوٹے کرانے، ان کے بکھرنے اور ان میں تیل ڈالنے کی تعبیر، بال کو سنوارنے اور کنگھی کرنے کا حکم، ان میں پیدا ہونے والی جوؤں اور ان کے انڈوں کی تعبیر، ڈاڑھی، اس کی پراگندگی اور اس میں خضاب لگانے کی تعبیر، جسم کے موٹاپے، جسم کے لمبایا چھوٹا ہونے، اس میں کو بڑ نکلنے اور خسیوں کے پھول جانے کی تعبیر اور ہتھیلی کے اندر اور باہر بھنگ کے اُگنے کی تعبیر۔

تیسرا حصہ: وہ فضلات جو ابن آدم کے بدن سے خارج ہوتے ہیں جیسے لعاب، آنسو، بول و براز، پسینہ، رت، تھوک، ناک کا فضلہ، بلغم، تے، چھینک، کھانسی، جماہی، ہنسی، چیخ، ابن آدم اس کے منہ سے آنے والی بو، بدن میں یا اس کے کسی حصے میں لگنے والی بیماری، انسان کا اپنے کسی عضو میں داخل ہونا، مرد اور عورت کو حمل ہونا اور دونوں کو ولادت ہونا۔ تیسرے حصے کے آخر میں ہم نے ادویہ، مشروبات اور تیل، سُر مہ لگانے، تیل یا دوا کو ناک میں سونٹنے، حقنہ کرنے، سینگی لگوانے، فصد لینے اور لوہے سے داغنے کا ذکر کر کے اس تیسرے حصے کو ختم کیا ہے۔

نواں باب: ماکولات و مشروبات کے متعلق۔ ماکولات کی چار قسمیں ہیں:

پہلی قسم: اناج اور اس سے بننے والے کھانے۔ اسی طرح سے وہ اشیاء جو کھانے کی اصلاح کے لیے استعمال ہوتی ہیں جیسے نمک وغیرہ۔ علاوہ ازیں سالن کے طور پر استعمال

ہونے والی اشیاء جیسے تیل، سرکہ، مربا، یا ساتھ میں استعمال کے لیے جیسے شہد، چینی یا اس سے تیار کی جانے والی اشیاء۔ دوسری قسم: گوشت اور اس کے مسالے جو اس کو مزیدار بنانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں جیسے مرچ وغیرہ۔ تیسری قسم: تر اور خشک پھل۔ چوتھی قسم: لہسن، پیاز اور دیگر سبزیاں، اسی قسم میں ان اشیاء کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے جو سونگھی جاتی ہیں۔ مشروبات کے بیان میں پانی، شراب اور شراب کے نشے کا ذکر بھی موجود ہے۔ اسی طرح سے وہ نشہ جو شراب کے علاوہ دوسری اشیاء سے پیدا ہوتا ہے، نیز وہ نشہ جو پاگل پن، بے ہوشی اور نیند کا سبب بنتا ہے۔ اس باب کے آخر میں ہم نے مہنگائی اور اشیاء کے سستے ہونے کے دلائل دیے ہیں، نیز بیٹھے کے کھٹے میں تبدیل ہونے اور کھٹے کے بیٹھے میں تبدیل ہونے کا بھی ذکر کیا ہے۔ اسی طرح اچھی شے کے خراب شے میں تبدیل ہونے اور خراب شے کے اچھی شے میں تبدیل ہونے کا بھی ذکر ہے۔

دسواں باب ملبوسات کے بیان میں ہے۔ اسی میں قالین اور پردے کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔ مویشیوں کے پہناوے جیسے زین، کمبل، نیزان کے اوپر رکھنے کی بوریوں اور تھیلوں کا بھی ذکر ہے۔ اس کے علاوہ زیور کے کپڑے، بہترین کپڑے، ماہواری کے کپڑے، انگوٹھی کا کپڑا نیز ریشم کے خیمے، پنڈال اور دیگر اقسام کے خیموں کا ذکر ہے۔

گیارہواں باب عبادات کے متعلق ہے۔ اس میں سلام، مصافحے، معافقہ کرنے، نیز اسلام کے دلائل، ختنہ کرنے، مسواک کرنے اور ہاتھوں کو دھونے کی تعبیر شامل ہے۔

بارہواں باب اوزاروں کے متعلق ہے۔ یہ باب دس حصوں پر مشتمل ہے:

پہلی فصل آلاتِ حرب کے بیان میں ہے۔ اس کے متعلقات جیسے جنگ، قتل و غارت، سولی پر چڑھانا، زخم، جیل، قید، ہتھکڑی، لڑائی جھگڑا، بغض، دھمکی، ظلم، حد، دھوکہ، لات مارنا، ضرب، خراش آنا، پتھر سے کچلنا، رجم کرنا، برا بھلا کہنا، مذاق اڑانا، معاف کرنا،

دشمنی، عیب گوئی، غصہ، غصہ پینا، گشتی، شمشیر زنی، شکست، راہ فرار اختیار کرنا، سفر، چھلانگ مارنا، کودنا، بھاگنا، متوسط چال چلنا، زمین میں غائب ہو جانا، سفر کے لیے سوار ہونا اور سفر سے واپس آنا، وطن سے نکلنا، الوداع کہنا، صلح کرنا، غرضیکہ ان سب کا ذکر بھی شامل ہے۔ دوسری فصل: سواری کا سامان جیسے زین، کبیل یا دری، لگام، کوڑا، سوئی، مہار (کبیل)، کجاوہ (محمل)، پردہ۔ تیسری فصل: آلاتِ لہو و لعب اور اس کے متعلقات کے بیان میں جیسے گانے کی تعبیر، رقص، شادی بیاہ، نیز اس میں لگائے جانے والی خوشبو، سرمہ، سرمہ دانی کی تعبیر، کانچ یا دھات کا سرمہ کش، آئینے میں اپنے آپ کو دیکھنے کا اور بھاری اشیاء کی تعبیر کا ذکر ہے۔ چوتھی فصل: کھیل کے آلات کے بیان میں جیسے شطرنج کے مہرے، نزد (چوسر کی طرح کا ایک کھیل جو ڈھری بساط پر کھیلا جاتا ہے)، اخروٹ سے کھیلنا اور نزد کے مہرے یا گینے۔ پانچویں فصل: گھر کے افراد اور ساز و سامان کے بیان میں جیسے گھرانہ، کرسیاں اور پلیٹ، بڑی پلیٹ، ہنڈیا، دسترخوان، پنجرہ، لاٹھی، پنکھا، پانی کے برتن جیسے مٹی کا گھڑا، پانی کا حوض، اسی طرح اشیاء کی حفاظت کا ساز و سامان جیسے الماریاں، صندوق، عورتوں کے استعمال کی اشیاء جیسے سوت کاتنے کا چرخہ یا مشین، کنگھی، عام سرمہ دانی، کانچ یا دھات کی سرمہ دانی، اس کے علاوہ چیزوں کو باہم جوڑنے، کاٹنے، توڑنے، کھولنے..... کے آلات جیسے ہاون دستہ، اُسترا، دراختی، کدال یا پھاوڑا، بُغدا، بیلچہ، سیخ، کیل، میخ، چابیاں، ترازو.....۔ چھٹی فصل: آگ جلانے کے اوزاروں کے بیان میں جیسے لکڑی، کوندہ، لوہار کی دھونکی، تندور، چراغ، موم بتی، قندیل اور راکھ۔ ساتویں فصل: آلاتِ کتابت کے بیان میں جیسے قلم، دوات، نقش، روشنائی، کاغذ، کتاب، قینچی، کاغذ کاٹنے کا خنجر۔ آٹھویں فصل: سونے، چاندی اور ان سے بننے والی اشیاء کے بیان میں، اس فصل میں قیمتی پتھروں، دیناروں، درہموں اور ان میں سے کسی

ایک یا دونوں کے خراب یا برباد ہو جانے کی تعبیر بیان کی گئی ہے۔ نویں فصل: شکار کے آلات کے بیان میں جیسے شکاری جال، پھندا، بندوق، شکار کے لیے کھودے جانے والے گڑھے، مچھلی کا شکار کرنے والی لکڑی۔ دسویں فصل: کھانے کے لیے استعمال ہونے والے آلات جیسے دسترخوان، چھری یا اُسترا، نیز اس کو بنانے میں استعمال ہونے والے آلات و اوزار کا بیان۔

تیرہواں باب: کاریگری اور کاریگروں کے بیان میں، اس باب میں بادشاہوں اور ان کے وزراء و اتباع اور خواص کا ذکر کیا گیا ہے نیز اس میں قاضیوں کا بھی بیان ہے۔ چودھواں باب: نکاح کے بیان میں، اس باب میں مرد کا اپنی عورت کی شادی کسی اور مرد سے کرانا، اس کے علاوہ مباشرت کی مختلف اقسام نیز طلاق، غیرت، لونڈی کا خریدنا، زنا، لواطت اور چپٹی کی تعبیر نیز بوجہ فساد حمل اور ولادت کا اکٹھا ہونا، آدمی کا عورت کی مشابہت کرنا، آدمی کا بیچڑا بننا اور عورت کی شرمگاہ کو دیکھنا، نیز اس میں ذکر ہے خرید و فروخت کا، رہن، اجارہ (کرائے پر دینا)، شراکت اور ہبہ کا، نیز قرض، ضمانت، عاریہ (ادھار دینا)، نیز قرض اور حقوق کی ادائیگی کا بھی ذکر ہے۔

پندرہواں باب: مختلف اشیاء کی تعبیر کے بیان میں ہے جیسے چت لیٹنا، منہ کے بل لیٹنا، اونگھ آجانا، جاگنا، پیاس، پینا، سیرابی، کھانا، بھوک، انسان کا اپنے گوشت کو کھانا یا دوسرے انسان کے گوشت کو کھانا اور گوند چباننا، تکلیف، غم، درد، پریشانی، رنج، خوف، ٹھوکر کھانا، تیوری، برہنہ پن، علیحدگی، دھتکارنا، چوری، حماقت، غلطی، نقصان، خیانت، بھاری بوجھ اٹھانا، تنگی، پریشانی، طغیانی، گمراہی، چڑھنا، نیچے اترنا، کنجوسی، خرچ کرنا، ہٹ دھرمی، تکبر، تواضع، سچ، جھوٹ، غریبی، امیری، امن و امان، خوف، رنج و غم، خوشی، انکار، اقرار، احسان، براسلوک، ارتکاب گناہ، توبہ، چھپ کے کسی کی بات سننا، حجت قائم کرنا،

کسی کے قریب ہونا، تعزیت کرنا، انسان کو اس کے نام کے علاوہ کسی اور نام سے پکارنا، تزکیہ نفس، خوشامد، رخصت کرنا، چھیننا، تساہل برتنا، کسی چیز کا کھچنا یا لمبا ہونا، چوکیداری، لکڑیاں اٹھانا، قسم، سوال، کام، شفاعت، بھڑکی آواز، بہت سے درہم اور دینار کی آواز، بالوں کی چوٹی، لمبائی، چھوٹائی، مطالبہ، بلندی، درگزر، کھیتی باڑی، گنتی اور اس کے الفاظ، تعجب، غلام آزاد کرنا، پاکدامنی، جلد بازی، عتاب، فراست، عقل، طاقت، سخت بھیر، انسان کے اعضاء کا اور درخت کا انسان سے بات کرنا، نتیجہ، ملامت، تسبیح، تیاری، نصیحت، تنہائی، لمبی گہری سانس لینا، رونا، دل کا تیزی سے دھڑکنا، صبر، کاٹنا، چنگلی بھرنا، مومن کا کافر ہو جانا اور دار کفر کی طرف منتقل ہو جانا، بت کو دیکھنا اور غیر اللہ کے لیے سجدہ کرتے دیکھنا۔ سولہواں باب: حالت نزع، موت اور اس کے متعلقات جیسے غسل، کفن، کافور، جنازے کا اٹھانا، نماز جنازہ، وقوف، مُردوں کو دیکھنا اور ان سے کچھ لینا، ان کی مدد کرنا، ان کے ساتھ چلنا۔ سترہواں باب: قیامت اور اس کی علامات، ترازو، پل صراط، جنت، دوزخ کی تعبیر، انسان کا اپنا اعمال نامہ سیدھے یا لٹے ہاتھ سے پکڑنا یا بیٹھ پیچھے سے پکڑنا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں دین و دنیا کی بھلائی و کامیابی سے ہمکنار فرمائے

(آمین۔)

روح کی حقیقت

علماء نے روح کی حقیقت کے بارے میں بہت اختلاف کیا ہے۔ مجھے میرے شیخ شہاب الدین قرانی نے امام تقی الدین ابن دقیق العید کے حوالے سے بتایا کہ انھوں نے روح کی حقیقت پر حکما کی ایک کتاب دیکھی۔ اس میں روح کے بارے میں تین سو اقوال درج تھے۔ انھوں نے فرمایا: اختلاف کی کثرت احتمالات کی کثرت کی دلیل ہے۔ اس امر کے بارے میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ آیا روح کے بارے میں بحث مباحثہ کرنا جائز ہے کہ نہیں۔ اس کے بارے میں علماء کے دو قول ہیں: عدم جواز اور جواز۔

❖ **قائلین عدم جواز کی دلیل:** اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ۗ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ۝﴾

”اور لوگ تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کہو روح میرے رب کا حکم ہے اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔“

❖ **وجہ دلالت:** توجیہ اس آیت سے استدلال کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بھی روح کی حقیقت سے آگاہ نہیں کیا اور مختصر سا جواب دیا کہ ”کہہ دو روح میرے رب کا حکم ہے۔“ آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی وضاحت فرمادی کہ مخلوق کو بہت

ہی کم علم عطا کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ کم علم اس بہت سارے علم کا حصہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات تک محدود رکھا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر ایک چیز کا علم اللہ تعالیٰ نے ہم سے پوشیدہ رکھا ہے تو ہم اس کے بارے میں بحث مباحثہ کیسے کر سکتے ہیں۔

♦ **قائلین جواز کی دلیل:** جواز کے قائلین کہتے ہیں کہ اس بارے میں بحث مباحثہ کرنا

عوام الناس کے لیے منع ہے نہ کہ خود علماء کے لیے۔ امام غزالی نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ قائلین جواز کا اختلاف ہے کہ آیا روح عرض ہے جو ترکیب کے عمل سے گزر کے وجود میں آئی جیسے جڑی ہوئی تصویریں یا عجیب و غریب دھاگے، اسی طرح سے ریشم کے کپڑوں پر آنکھوں کو چندھیادینے والے نقش و نگار اور جب ترکیب زائل ہو جائے تو وہ نقش و نگار بھی ختم ہو جاتے ہیں اور ان کا وجود باقی نہیں رہتا یا روح جو ہر ہے یا روح عرض ہے نہ جو ہر اور اس کو اندرونی اور بیرونی جسم نہیں کہا جاسکتا۔ امام غزالی وغیرہ اسی طرف مائل ہیں۔ متاخرین میں سے محققین کا کہنا ہے کہ روح نورانی جسم ہے جو مادی جسم میں سرایت کرتا ہے جیسے گلاب میں پانی یا گوشت میں آگ۔

روح کے مادی جسم میں ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ
الْحُلُقُومَ﴾ ”پھر کیوں نہیں کہ جب وہ (روح) حلق تک پہنچ جاتی ہے۔“ (الواقعة

83:56) اگر روح جسم نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ یوں نہ فرماتا۔

اگر تم یہ اعتراض کرو کہ جالینوس نے کہا ہے ہم نے حیوانی جسم کاٹ کے دیکھا، ہمیں تو روح کا کوئی نشان نہیں ملا۔ اور اگر روح جسم میں ہے تو لازم ہے کہ جب بھی جسم کا کوئی عضو کاٹا جائے تو ساتھ میں روح کا عضو بھی کٹے۔ جب ایسا نہیں تو ثابت ہوا کہ روح جسم میں نہیں۔ میں جواباً کہتا ہوں: جسم میں روح کا نہ ملنا اُس کے عدم وجود کی دلیل نہیں۔ اس کی دلیل شیشہ ہے جسے ریت سے نکالا جاتا ہے لیکن اگر ہم شیشے میں

ریت کے تمام عناصر تلاش کریں تو ہمیں ان کا کوئی سراغ نہیں ملے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ بعض اجسام شفاف ہوتے ہیں اور دکھائی نہیں دیتے جیسے کہ ہوا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ روح سکرتی بھی ہے اور پھیلتی بھی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ عضو کے کاٹنے سے وہ سکڑ جاتی ہو۔ اس طرح عضو کے کٹنے سے روح کے کسی عضو کا کٹنا لازم نہیں آتا۔ روح کے اجزا بکھر کے الگ الگ بھی ہو جاتے ہیں اور باہم مل بھی جاتے ہیں۔ اور جو شے اجزا میں ہوتی ہے وہ کٹ نہیں سکتی جیسے کہ پانی، آگ اور بادل۔

یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ نفس، روح، قلب اور عقل¹ یہ سب ہم معنی الفاظ ہیں۔ جسم میں صرف ایک ہی چیز کا وجود ہے۔ اس کو نفس اس لیے کہا گیا کہ یہ شہوات کی طرف مائل ہوتا ہے۔ روح اس لیے کہ جسم اسی کے ساتھ قائم ہے۔ قلب اس لیے کہا گیا کہ یہ مسلسل الٹ پلٹ ہوتا رہتا ہے اور عقل اس لیے کہا گیا کہ یہ معلومات کو اپنے اندر قید کر لیتا ہے۔ نیز عقل ہی علم ہے۔ ہم کہتے ہیں: **عَقَلْتُ كَذَا** یعنی مجھے فلاں چیز معلوم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ جسم اس لیے پیدا کیا کہ روح اس کے ذریعے سے معارفِ ربانیہ تک پہنچ جائے جو ابدی سعادت مندی کا سبب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حواسِ خمسہ پیدا کیے، سماعت، بصارت، سونگھنا، چکھنا اور چھونا۔ دماغ میں بھی پانچ ہی حواس

¹ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجموع الفتاویٰ میں اس کے متعلق تفصیل سے لکھا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قلب سے بعض اوقات جسم میں موجود چلغوزے کی شکل کی وہ بوٹی مراد ہوتی ہے جو جسم کے بائیں جانب موجود ہے اور بعض دفعہ اس سے انسان کا باطن مراد ہوتا ہے کیونکہ کسی چیز کا قلب اس کے باطنی حصے کو بھی کہا جاتا ہے۔ اس بنا پر اگر قلب سے یہ مراد لیا جائے تو عقل کا تعلق بھی دماغ سے ہے، اسی لیے کہا گیا کہ عقل دماغ میں ہوتی ہے۔ بہت سے اطباء کا یہی قول ہے۔ یہ قول امام احمد سے بھی منقول ہے جبکہ ان کے بعض اصحاب کا کہنا ہے کہ عقل کی اصل قلب میں ہے۔ جب وہ کامل ہو جاتی ہے تو دماغ میں آ جاتی ہے۔ درست یہ ہے کہ روح جو نفس ہے، اس کا دل اور دماغ دونوں سے تعلق ہے تاہم غور و فکر و نظر کا منبع دماغ ہے اور نیت و ارادے کا منبع دل۔ (مجموع الفتاویٰ: 304,303/9)

پیدا کیے، ادراک کرنے والی حس (قوت مدرکہ)، ذہن میں تصویر بنانے والی قوت (مصورہ)، خیالی قوت (خیالیہ)، وہمی قوت (واہمہ) ¹، حفظ کرنے والی قوت (حافظہ)۔ ان حواس کے بارے میں بھی اختلاف ہے کہ آیا یہ درپچوں کی طرح ہیں جن سے روح دیکھتی ہے تو اسے ان کے ماورا کا علم و ادراک حاصل ہو جاتا ہے یا یہ حواس جاسوس اور نوکروں کی طرح ہیں۔ اس کی مثال ایسے دی جاسکتی ہے کہ ایک گنبد ہے جس کے پتھوں بیچ ایک بادشاہ بیٹھا ہے، گنبد میں پانچ درتپے ہیں، ہر درتپے پر جاسوس بیٹھا ہے اور وہ آنکھوں دیکھا حال بادشاہ سے بیان کر رہا ہے۔

بادشاہ اپنی معلومات کے مطابق ایسی تدابیر اختیار کرتا ہے جو اس کی رعایا کے لیے سود مند ہوتی ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنی رعایا کی دیکھ بھال اور ان کے امور کی اصلاح میں مصروف رہتا ہے، تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ بادشاہ ہمہ وقت اس حال میں نہیں رہ سکتا۔ اسے اور اس کے خادموں کو بھی آرام کی ضرورت پڑتی ہے۔ آرام کے وقت بھی ممکن نہیں کہ وہ ملکی حالات کو نظر انداز کر دے۔ اس لیے ضروری ہے کہ وہ کوئی ایسا شخص مقرر کرے جو اسے، جب بھی وہ آرام کرنے کے بعد واپس لوٹے، تمام خبریں بتائے اور صورتحال سے آگاہ کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جسم میں اس روح کو اسی طرح بنایا ہے جیسے اس گنبد میں بادشاہ، اور نیند کو اس کے لیے کام کاج سے آرام کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ قوت خیالیہ کو بھی قائم رکھا ہے جو چمکتے آئینے کی طرح ہے۔ روح جب لوح محفوظ کے سامنے پہنچتی ہے تو جو علم اللہ تعالیٰ اس کو لوح محفوظ میں سے دینا

¹ حکیم ابن سینا کے نزدیک وہمی قوت تو انے حیوانیہ میں سے ہے جو محسوسات سے حاصل معانی کو تصویروں کی شکل دیتی ہے جیسے بھیڑیے کے لفظ سے چیرنے پھاڑنے کا تصور ذہن میں ابھرتا ہے، شیر کے لفظ سے طاقت اور خونخواری کا تصور ذہن میں آتا ہے اور شیر خوار بچے کے لفظ سے مہربانی اور رحمت کا تصور جاگر ہوتا ہے۔

چاہتا ہے وہ اس میں نقش ہو جاتا ہے۔ جب وہ روح میں منعکس ہوتا ہے تو قوت خیالیہ میں خاص قسم کے آثار پیدا ہوتے ہیں اور روح اپنے تصور میں انہیں دیکھنے لگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قوت حافظہ کو وہ سب کچھ محفوظ کرنے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے جس کا تصور روح کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور قوت پیدا فرمائی ہے جو قوت حافظہ کی حفظ کردہ معلومات کو اس وقت روح تک پہنچاتی ہے جب وہ نیند سے بیدار ہوتی ہے۔

امام فخر الدین رازی نے لکھا ہے کہ ثابت ہوا اللہ تعالیٰ نے اس متحرک روح کو اس طرح بنایا ہے کہ وہ عالم افلاک میں جا کر لوح محفوظ کا مطالعہ کر سکتی ہے۔¹ بیداری میں اس کے لیے یہ ممکن نہیں رہتا کیونکہ اس وقت وہ بدن کے کاموں میں مصروف ہوتی ہے۔ نیند کے وقت اس کے یہ کام کم ہو جاتے ہیں، اس لیے اس کے مطالعے کی قوت تیز ہو جاتی ہے۔ دوران نیند جب وہ کسی منظر کے سامنے کھڑی ہوتی ہے تو اس کے مخصوص آثار اس کے خیال پر وارد ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ ان آثار کے ذریعے سے روح کو اس منظر کا ادراک کرنے میں مدد ملتی ہے۔ میرے استاد گرامی الشیخ شہاب الدین قرانی نے فرمایا تھا: اس کی مثال اس طرح ہے اگر آدمی یہ خواب دیکھے کہ وہ خوبصورت برتن میں سے مٹھائی کھا رہا ہے تو اگر خواب دیکھنے والا بیمار ہے اور اسے حرارت ہے، ہم کہیں گے کہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کی بیماری طول پکڑے گی۔ خواب دیکھنے والا صحت مند

¹ کیسے ثابت ہوا؟ ہاں یہ دینِ فلاسفہ میں ضرور ثابت ہے۔ اور جو کوئی بھی علم کلام اور فلسفے کو جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ اضطراب کا شکار ہوتا اور کتاب و سنت کی روشن شاہراہ سے کوسوں دور چلا جاتا ہے۔ مؤلف کی اس عبارت اور گزشتہ عبارت سے فلسفے کی بو آرہی ہے، اللہ تعالیٰ رازی پر رحم فرمائے جنہوں نے اپنی کتاب اقسام اللذات میں قرآن کے طریقے پر کاربند ہونے کی تاکید فرمائی ہے۔ (فصل الاعتقاد، مجموع الفتاویٰ: 4/73، 72)، مؤلف نے معقولات یعنی علم کلام میں بہت توسع اختیار کیا ہے، اس لیے انہوں نے ایسے قول کو نقل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا، عَفَا اللَّهُ عَنَّا وَعَنْهُ۔

ہے اور بادشاہ ہے تو ہم کہیں گے یہ اس بات کی علامت ہے کہ بادشاہ کسی نئے ملک پر قابض ہوگا۔ خواب دیکھنے والا بادشاہ نہیں تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ کسی خوبصورت مکان کا مالک بنے گا۔ خواب دیکھنے والا طالب علم ہے تو مطلب یہ ہے کہ اس کے علم میں اضافہ ہوگا۔ خواب دیکھنے والا کنوارا ہے تو اسے خوبصورت بیوی ملے گی۔

اگر مٹھاس گھٹیا قسم کی ہے تو یہ ساری تعبیریں الٹی ہو جائیں گی۔ یہ بات دھیان میں رہے کہ بعض ارواح بہت مضبوط ہوتی ہیں۔ ایسی ارواح خواب دیکھتی ہیں تو جیسے خواب میں دکھائی دیتا ہے، ہو، ہو، واقع ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کسی خیال میں گم ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں وہ نیند کی طرح خواب دیکھتا ہے۔ ایسے خواب کی کبھی تعبیر کی جاتی ہے اور کبھی وہ خواب عین حقیقت بن کے سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔ مجھے بذات خود اور بعض دوسرے حضرات کو متعدد بار اس امر کا مشاہدہ ہو چکا ہے۔

خواب کی حقیقت

خواب سے مراد ایسا علم ہے جو اکثر اوقات کسی مثال کے ذریعے سے سوتے میں حاصل ہوتا ہے۔ امام غزالی کا کہنا ہے کہ رو میں دیکھا نہیں کرتیں اور جو کچھ خواب میں دکھائی دیتا ہے وہ درحقیقت مثال ہوتی ہے۔ اس سے خواب دیکھنے والے کو مثال کی مراد سمجھانا مقصود ہوتا ہے۔ اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ بعض دفعہ انسان دن میں سو جاتا ہے اور جانے پہچانے آدمی کو خواب میں دیکھتا ہے۔ دنوں میں بات چیت ہوتی ہے۔ خواب کے دوران میں وہ دوسرا آدمی نہیں سوراہا ہوتا، اس لیے یہ کہنا ممکن نہیں کہ اس آدمی کی روح نکل کے خواب دیکھنے والے آدمی سے ملنے لگی۔ یوں یہ ثابت ہوا کہ خواب میں نظر آنے والا آدمی محض عکس اور مثال ہے۔ بعض دفعہ انسان خواب میں دیکھی گئی چیز حقیقت میں ہو ہو پالیتا ہے اور خواب بالکل ویسے ہی ظاہر ہوتا ہے جیسے دیکھا گیا تھا۔ مثال کے طور پر ایک صحابی نے ثابت بن شماس رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ ثابت بن شماس رضی اللہ عنہ مسلمہ سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ ثابت بن شماس رضی اللہ عنہ نے ان صحابی سے کہا: میری تمہیں یہ نصیحت ہے کہ اس خواب کو محض خواب سمجھ کر نظر انداز مت کر دینا، میں جب کل شہید ہوا تو ایک مسلمان میرے پاس سے گزرا اور میری زرہ اٹھالی۔ اس کا گھر لوگوں کے گھروں میں سب سے آخر میں ہے۔ اس کے گھر کے پاس

ایک گھوڑی ہے جو بڑے جوش سے اچھلتی اور بھاگتی ہے۔ اس نے زرہ پر ہانڈی رکھی ہوئی ہے اور ہانڈی پر تھیلا ڈالا ہوا ہے۔ تم خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ کسی کو بھیج کے میری زرہ منگوا لیں۔ مدینے میں خلیفہ رسول کے پاس پہنچو تو ان سے کہنا کہ فلاں فلاں کا مجھ پر قرض ہے اور میرے غلاموں میں سے فلاں فلاں آزاد ہیں۔ وہ صحابی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے سارا ماجرا بیان کیا۔ انھوں نے ایک آدمی کو بھیج کے ثابت کی زرہ منگوائی۔ صحابی نے وہ خواب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو انھوں نے ثابت بن شماس رضی اللہ عنہ کی وصیت پر عمل کرنے کی اجازت دے دی۔ ثابت بن شماس رضی اللہ عنہ کی وصیت کے علاوہ کسی اور کے متعلق یہ ثابت نہیں کہ اس کی وصیت مابعد الموت پر عمل کیا گیا تھا۔

خواب کی پانچ اقسام

◆ **پہلی قسم:** صحت و فساد کے اعتبار سے خواب کی دو قسمیں ہیں: صحیح اور فاسد۔ صحیح خواب وہ ہے جو ایسے نظر آئے جیسے آدمی حالت بیداری میں چیزوں کو دیکھتا ہے۔ اور فاسد خواب وہ ہے جس کا سبب مندرجہ ذیل پانچ اسباب میں سے کوئی ایک ہو:

◆ **پہلا سبب:** نفسانی خیالات: نفسانی خیالات خواب کو فاسد کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان خواب میں ہو بہو وہی شے دیکھے جس کے بارے میں وہ سوچ رہا تھا یا ایسی شے دیکھے جو اس شے پر دلالت کرتی ہو جس کے بارے میں وہ سوچ رہا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب انسان کسی شے کے بارے میں سوچتا ہے تو وہ اس کے خیال میں نقش ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر اگر وہ شے اس کی پسندیدہ ہو۔ جب انسان سوتا ہے تو قوت خیالیہ اُس شے کی تصویر بناتی ہے اور قوت حافظہ اس کو محفوظ کر لیتی ہے۔ روح پر سے نیند کا حجاب اٹھ جاتا ہے تو قوت موصولہ اس کو روح تک پہنچا دیتی ہے۔

◆ **دوسرا سبب:** معمولات: اگر انسان کوئی ایسا فعل یا عمل دیکھے جس کو کرنا اس کا معمول ہو جیسے مؤذن اپنے آپ کو اذان دیتے دیکھے یا قاری اپنے آپ کو قرآن پڑھتا دیکھے اور گھڑ سوار اپنے آپ کو گھوڑے پر سوار دیکھے تو ایسے خوابوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ لیکن اگر وہ اپنے آپ کو اپنے کام کے مثل اعلیٰ یا ادنیٰ کام کرتے دیکھے، مثال کے طور پر اس کا معمول

غیر عربی گھوڑے پر سوار ہونے کا ہے اور وہ اپنے آپ کو اعلیٰ نسل کے عربی گھوڑے پر سوار دیکھے یا اس کے برعکس صورتحال ہو تو ایسے خواب کی تعبیر بیان کی جائے گی۔¹

◆ **تیسرا سبب:** اگر لوگوں میں کوئی افواہ تیزی سے گردش کر رہی ہو اور آدمی خواب میں اس کا وقوع پذیر ہونا دیکھے تو ایسے خواب کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔

◆ **چوتھا سبب:** خواب میں خیال آئے یا آدمی سوچتے ہوئے محو خواب ہو جائے تو ایسے خواب کی بھی کوئی تعبیر نہیں۔ ایک آدمی نے ایک دفعہ مجھ سے کہا: میں نے دیکھا کہ میں عبدالحق بن سلیمان کے خچر پر سوار ہوں اور گویا اندھیرے اور روشنی کے درمیان موجود ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ تم نے تصور کیا تھا کہ تم سوار ہو؟ بولا: ہاں، میں نے کہا: تم امید لگائے بیٹھے ہو کہ وہ خچر تمہارے حصے میں آجائے گا جبکہ تم اس کے مستحق نہیں ہو اور نہ وہ تمہیں ملنے والا ہے۔ سو ایسا ہی ہوا۔

◆ **پانچواں سبب:** چاروں اخلاط میں سے کسی خلط کا غلبہ ہو جانا، مثال کے طور پر آدمی پر خون کا غلبہ ہو جائے اور وہ خواب میں خوشیاں اور کھیل کود دیکھنے لگے، یا اس پر صفرا کا غلبہ ہو جائے اور اسے خواب میں پہلی اشیا، آگ یا دھواں دکھائی دے یا اس پر بلغم غالب آجائے تو وہ خواب میں بارشیں اور برف دیکھنے لگے یا سودا غالب آجائے اور خواب میں کالی اشیا نظر آنے لگیں تو ایسے خوابوں کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔ میرے استاذ اشخ شہاب الدین قرانی نے فرمایا کہ تاہم اگر کوئی فاسد خواب کے ساتھ صحیح خواب بھی دیکھے

یہ بات درست نہیں معلوم ہوتی۔ بعض دفعہ آدمی خواب میں اپنے معمولات ہی دیکھتا ہے لیکن اُس کی تعبیر کی جاتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ جیل میں جو دو افراد قید تھے، اُن میں ایک بادشاہ کا ساتی اور دوسرا شاہی باورچی تھا۔ اُن دونوں نے خود کو خواب میں معمول کا کام انجام دیتے دیکھا تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن کے خوابوں کی تعبیر بتائی تھی جو ہو بہو واقع ہوئی تھی۔

تو فاسد خواب کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اور صحیح خواب کی تعبیر نکالی جائے گی۔

♦ **دوسری قسم:** خیر و شر کے اعتبار سے: خیر و شر کے اعتبار سے خواب کی چار اقسام ہیں: ایک قسم وہ جو ظاہر و باطن دونوں میں بھلائی کی طرف اشارہ کرتی ہے جیسے دودھ پینا یا اچھے آدمی کا اچھا لباس پہننا، یہ ظاہر میں خیر و بھلائی ہے جبکہ باطن میں رزق اور فائدے کی علامت ہے۔ دوسری قسم اس کے بالکل برعکس ہے، یعنی وہ قسم جو ظاہر و باطن میں برائی کی طرف اشارہ کرے جیسے آگ کا جلانا، زہر پینا، سانپوں کا ڈنک مارنا، اس قسم کے خواب ظاہر میں شر محض ہیں جبکہ باطن میں دشمن کی طرف سے تکلیف و ایذا رسانی کا اشارہ کرتے ہیں۔

تیسری قسم وہ ہے جو اگرچہ ظاہر میں شر ہے لیکن باطن میں بھلائی ہی بھلائی ہے جیسے موت، یا اپنا جنازہ گزرتے ہوئے دیکھنا، یا صلیب پر لٹکنا بشرطیکہ صلیب الٹی نہ ہو اور صلیب پر لٹکے آدمی کی شرمگاہ ننگی نہ ہو، ایسی صورت میں یہ رفعت و بلندی کا اشارہ ہے۔ یہ اگرچہ دیکھنے میں شر ہے لیکن حقیقت میں خیر و بھلائی کی علامت ہے۔ ان اقسام میں آخری قسم وہ ہے جو بظاہر خیر و بھلائی ہے لیکن حقیقت میں برائی کی علامت ہے۔ میرے استاذ الشیخ شہاب الدین قرانی نے آخری قسم کی مثال دیتے ہوئے فرمایا: جیسے پھولوں کو سونگھنا کیونکہ سونگھنے والا پھول کی خوشبو سونگھنے کے لیے گہری سانس لیتا ہے تو اس کے منہ سے سانس کے ساتھ آہ کی آواز نکلتی ہے۔ یہ لفظ درد اور تکلیف کے موقع پر منہ سے نکلتا ہے۔ دوسرے علماء نے الشیخ شہاب الدین قرانی کے اس قول کی مخالفت کی ہے جس کی تفصیل ہم آئندہ بیان کریں گے۔

ایک کسان نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے خواب میں دیکھا، وہ عرق گلاب سونگھ رہا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ مصیبت ہے جو تمہیں سفید جانور کی وجہ سے پہنچے گی۔

کسان کے پاس سفید گھوڑی تھی جو مر گئی۔ یوں اسے سخت صدمہ پہنچا۔

میرے نزدیک قرین صواب یہ ہے کہ خواب میں خوشبوؤں کا سونگھنا خوشی، شادمانی اور کام کے برے انجام کار کی نشاندہی کرتا ہے، جیسے کہ استاذ امام الشیخ شہاب الدین قرانی نے فرمایا تھا۔ علمائے کرام کے مختلف اقوال میں مطابقت اسی بات سے پیدا ہوتی ہے۔

♦ **تیسری قسم:** قرب وقوع اور بعد وقوع کے لحاظ سے خواب کی تین اقسام ہیں: وہ قسم جو قرب پر دلالت کرتی ہے۔ یہ قسم غم اور پریشانی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل و کرم ہے کہ وہ اپنے بندے پر دو پریشانیاں ایک ساتھ نہیں اتارتا، ایک تو اس مصیبت کے نازل ہونے کی توقع کی پریشانی اور دوسرے اس مصیبت کے وقوع کی پریشانی، چنانچہ اگر انسان کوئی ایسی چیز خواب میں دیکھے جو مصیبت اور پریشانی کی نشاندہی کرتی ہے اور اس کے بارے میں سوال کرے تو اگر حقیقت میں کوئی ایسا حادثہ واقع ہو چکا ہے جو اس خواب کی تعبیر ثابت ہو سکتا ہے تو پھر اسی کو خواب کی تعبیر سمجھا جائے گا ورنہ اس کی تعبیر عنقریب واقع ہو جائے گی۔ اسی طرح سے اگر کوئی انسان دن میں ایسا خواب دیکھے جو بھلائی اور خیر کی طرف اشارہ کرتا ہو تو زیادہ امکان یہی ہے کہ اس کی تعبیر عنقریب واقع ہو جائے گی۔ اگر آدمی خواب میں کوئی ایسی چیز دیکھے جو تعبیر کے جلد واقع ہونے پر دلالت کرتی ہو تو تعبیر جلد واقع ہو جاتی ہے۔ جیسے سورہ یوسف میں بیان کردہ ساتی کا خواب جس نے اپنے آپ کو باغ میں دیکھا تھا اور دیکھا کہ وہ انگور کی ایک خوب صورت بیل پر چڑھا ہوا ہے جس کی تین شاخیں ہیں اور ان پر انگور کے تین گچھے لٹک رہے ہیں۔ وہ ان گچھوں کو توڑتا ہے اور ان کو بادشاہ کے گلاس میں نچوڑ کے ان کا عرق بادشاہ کو پلاتا ہے۔ اس کی تعبیر یوسف علیہ السلام نے یہ بتائی ہے کہ انگور کی بیل پر چڑھنا اچھی حالت میں ہونے کی نشانی ہے۔ اور تین دن کے بعد تم جیل سے نکل جاؤ

گے اور اپنی حالت پر لوٹ آؤ گے۔ اس خواب میں آپ نے تین ٹہنیوں سے ساقی کی جلد رہائی کی تعبیر لی۔

خواب کی دوسری قسم وہ ہے جو بعد وقوع پر دلالت کرتی ہے، یعنی ایسا خواب جس کی تعبیر کا جلد واقع ہونا محال ہو جیسے کوئی نیک آدمی ایسا خواب دیکھے جو بادشاہ بننے کی طرف اشارہ کرتا ہو جبکہ بادشاہت کے اسباب موجود نہ ہوں۔

خواب کی ایک قسم وہ ہے جو کبھی قرب وقوع پر اور کبھی بعد وقوع پر دلالت کرتی ہے، جیسے کہا جاتا ہے اگر انسان ابتدائی رات میں خواب دیکھتا ہے تو اس کی تعبیر دیر سے واقع ہوتی ہے۔ اگر صبح کے قریب خواب دیکھتا ہے تو ایسے خواب کی تعبیر جلدی واقع ہوتی ہے۔ اگر خواب آدھی رات کے وقت دیکھا جائے تو تعبیر درمیانے عرصے میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس ضمن میں میرے تجربات اس کے خلاف ہیں۔ بعض دفعہ انسان رات کے ابتدائی حصے میں خواب دیکھتا ہے اور صبح سویرے ہی اس کی تعبیر ظاہر ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ خواب رات کے آخری حصے میں دیکھنے کے باوجود تعبیر دیر سے ظاہر ہوتی ہے۔

◆ چوتھی قسم: اشیائے خورد و نوش کی سختی و نرمی اور ترشی و مٹھاس کے اعتبار سے خواب کی چار قسمیں ہیں: ایسے خواب کی پہلی قسم اُن اشیائے خورد و نوش پر مشتمل ہے جو کھانے کے شروع میں بھی نرم ہوتی ہیں اور آخر میں بھی نرم، جیسے دودھ، شہد، مکھن اور روٹی وغیرہ۔ ایسے خواب کی دوسری قسم ان اشیائے خورد و نوش پر مشتمل ہے جو کھانے کے شروع اور آخر میں سخت ہوتی ہیں اور درمیان میں نرم جیسے مالٹا۔ اس کا چھلکا سخت، ترش اور گرم ہوتا ہے جبکہ درمیان کا گودا نرم، میٹھا اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اس کا آخری حصہ فضلہ ہوتا ہے۔ اسی طرح سے انار ہے۔ اس کا چھلکا سخت ہوتا ہے، گودا میٹھا ہوتا ہے۔ آخر میں بیج ہوتے ہیں جو سختی کی علامت ہیں۔ استاذ امام شہاب الدین قرانی نے اسی معنی کو ملحوظ خاطر رکھتے

ہوئے ایک آدمی سے کہا جس نے خواب میں دیکھا تھا کہ اس کو ایک ہڈی ملی جس پر کچھ گوشت لگا ہوا تھا۔ اس نے گوشت اور ہڈی کا مخ کھایا۔ استاذ امام نے اس سے کہا: تم ابتدا میں امیر ہو گے، پھر غربی کا دور آئے گا۔ اس کے بعد ایک بار پھر تم امیر ہو جاؤ گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گوشت اور مخ فراوانی مال و دولت کی نشانی ہے جبکہ ہڈی پر کچھ نہیں ہوتا اور وہ ان دونوں کے درمیان ہوتی ہے، چنانچہ ایسے ہی ہوا۔

ایسے خواب کی تیسری قسم میں وہ اشیائے خورد و نوش شامل ہیں جن کی ابتدا سخت اور انتہا نرم ہے جیسے اخروٹ۔ اس کا چھلکا نہایت سخت ہوتا ہے۔ اخروٹ بعض دفعہ ایسے مال و دولت کی علامت بھی ہو سکتا ہے جو لڑائی جھگڑے کے بعد حاصل ہو۔ وجہ یہ ہے کہ اس کے چھلکے کو توڑتے وقت آواز پیدا ہوتی ہے اور اس کے اندر گودا ہوتا ہے۔

چوتھی قسم کی اشیائے خورد و نوش اس کے بالکل برعکس ہیں، جیسے کہ کھجور اور منقا۔ ان دونوں کا گودا ان کے اوپر یعنی ابتدا میں ہوتا ہے جبکہ آخر میں بیج اور گٹھلی ہوتے ہیں۔

استاذ امام شہاب الدین قرانی نے فرمایا: خواب میں خوبانی یا آڑو دیکھنا پریشانی اور مصیبت کی علامت اس لیے ہے کہ اس میں گٹھلی ہوتی ہے۔ کھانے والا اسے کھانے سے احتراز کرتا ہے کہ کہیں دانتوں تلے آ کر دانتوں کی تکلیف کا باعث نہ بنے۔

◆ پانچویں قسم: اتحاد و اختلاف کے لحاظ سے خواب کی اقسام۔

یہ بات خوب سمجھ لینی چاہیے کہ مختلف خوابوں کی ایک ہی تعبیر ہو سکتی ہے۔ اور ایک ہی خواب کی مختلف تعبیریں بھی ہو سکتی ہیں۔ پہلی صورت کی مثال یہ ہے کہ قاضی خواب میں دیکھے کہ اس کا خنجر بھاگ گیا ہے، یا اس کا قلم گم ہو گیا ہے یا اس کی دوات ٹوٹ گئی یا گم ہو گئی ہے، اسی طرح سے اس کی انگوٹھی اور کرسی کی مثال لے لیں۔ یا قاضی خواب میں دیکھے کہ وہ اپنی بیوی سے الگ ہو گیا ہے یا اس کا پاؤں یا بازو خراب ہو گیا ہے یا اس کا

پورا یا آدھا دھڑ پھٹ گیا ہے، یہ تمام امور قاضی کے اپنے منصب سے الگ ہونے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اگر کوئی انسان خواب میں دیکھے کہ سورج کو گرہن لگا ہے اور دوسرا انسان دیکھے کہ سمندر کا پانی خشک ہو گیا ہے اور تیسرے انسان کو بہت بڑا پہاڑ دکھائی دے جو ریزہ ریزہ ہو جائے۔ کوئی اور دیکھے کہ نہر کا پانی غائب ہو گیا ہے تو یہ تمام خواب بادشاہ، بڑے عالم یا نیک آدمی کی موت کا اشارہ کرتے ہیں۔

ایک ہی خواب کی مختلف تعبیریں ہونے کے پانچ اسباب ہیں:

◆ پہلا سبب: اختلاف لغات۔ مثال کے طور پر سفر جل (بہی) جس کے معنی فارسی زبان میں چہرے کی رونق، بشاشت اور تروتازگی کے ہیں۔ اہل فارس میں سے یا ان کی زبان جاننے والوں میں سے اگر کوئی خواب میں سفر جل دیکھتا ہے تو یہ اس کے لیے چہرے کی رونق، خوبصورتی اور تروتازگی کی علامت ہے۔ عربوں اور عربی جاننے والوں کے لیے یہ سَفَرَجَل یعنی عظیم سفر ہے اور اس سے جہاد یا حج کے سفر کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔ نیز اگر جمیم کو مشابہت حروف کی وجہ سے غلط طور پر ح بنا دیا جائے تو یہ عربی میں سَفَر حَلَّ ہو جائے گا۔ یوں مطلب یہ ہوگا کہ سفر کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اگر کوئی آدمی یہ کہے کہ میں نے سفر جل (بہی) دیکھا تو یہ سفر اور جلا وطنی کی بھی علامت ہے۔ اس کی تائید شاعر کے اس شعر سے بھی ہوتی ہے:

لَا تُهْدِيَنَّ لِمَنْ تُحِبُّ سَفَرُ جَلَا
لِأَنَّ أَوَّلَهُ (سَفَرٌ) وَآخِرُهُ (جَلَا)

”تم جس سے محبت کرتے ہو اس کو کبھی سفر جل (بہی) تجھے میں نہ دینا کیونکہ

اس کا پہلا حصہ سفر ہے اور آخری حصہ جلا وطنی۔“ (عربی میں جلا وطنی کو جَلَا

کہتے ہیں۔)

میرے نزدیک خواب میں سفرِ جل دیکھنا پریشانی سے چھٹکارے کا اشارہ ہے کیونکہ سفرِ جل کی تصحیف عربی میں **بَتْ يُفْرَجُ** (پریشانی دور کی جاتی ہے) ہے۔

◆ **دوسرا سبب:** اختلافِ ادیان، جیسے مردار کا گوشت کھانا یا شراب نوشی، جو ان کو حرام سمجھتا ہے اور انھیں خواب میں دیکھتا ہے، اس کے لیے یہ مال حرام سے عبارت ہیں ورنہ یہ مال حلال سے عبارت ہیں۔ زنا اہل ہند کے لیے مدح و ستائش کی بات ہے کیونکہ وہ اس سے بزمِ خولیش اپنے خداؤں کا قرب حاصل کرتے ہیں جبکہ ہمارے یہاں زنا اس کے بالکل برعکس ہے۔ اسی طرح سے آگ کو سجدہ کرنے کی تعبیر ہے۔

◆ **تیسرا سبب:** اختلافِ عادات، جیسے حمام میں برہنہ ہونا بھلائی کا اشارہ ہے جبکہ خواب میں برسرِ عام برہنہ ہونا پریشانی اور مصیبت کا اشارہ ہے کیونکہ حماموں میں نہانا لوگوں کا دستور رہا ہے جبکہ لوگوں کے مجمع میں ایسا کرنا گھٹیا حرکت ہے، خاص طور پر جبکہ شرمگاہ ظاہر ہو رہی ہو۔ اسی طرح سے خواب میں ڈاڑھی مونڈھنا ہے۔ یہ عیسائیوں اور صوفیوں کے لیے، جو اسے ترجیح دیتے ہیں، یا عورتوں کے لیے بھلائی اور فائدے کی علامت ہے۔ اور جو لوگ اسے صحیح نہیں سمجھتے ان کے لیے مصیبت اور خسارے کی علامت ہے۔ خواب میں ریشم کا لباس زیب تن کرنا اور سونا پہننا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔ جن لوگوں کے لیے اسے پہننا مناسب ہے ان کے لیے یہ بھلائی، فائدے اور بادشاہ سے قربت کی علامت ہے۔ اگر کوئی خواب میں مردے کو ریشم یا سونا پہنے دیکھے تو یہ اس امر کا اشارہ ہے کہ مردہ خیر و عافیت سے ہے۔

◆ **چوتھا سبب:** موسموں کا اختلاف، جیسے آگ سے گرمی حاصل کرنا، دھوپ میں سینک لینا، جانوروں کی کھال پہننا، نیز سردی میں خواب میں گرم پانی کا استعمال خیر اور بھلائی کا اشارہ ہے۔ خواب دیکھنے والا مریض ہو اور اسے ٹھنڈ لگی ہو تو خواب میں گرم پانی کا

استعمال صحت یابی کی علامت ہے۔ موسم گرما کے خواب میں گرم پانی کا استعمال مصیبت اور گرمی کے مریض کی بیماری کے طویل ہونے کا اشارہ ہے۔ موسم کے شروع ہونے پر درخت دیکھنا فائدے کی نشانی ہے۔ گرمی کے موسم میں خواب میں درخت کا سایہ دیکھنا بھی فائدے کا اشارہ ہے۔ موسم کے اختتام پر درخت دیکھنا مصیبت اور پریشانی کا اشارہ ہے۔

❖ **پانچواں سبب:** لوگوں کا اختلاف، جیسے بہادر سپاہی کا خواب میں اسلحہ پہننا اس کے لیے ملازمت برقرار رہنے کی نشانی ہے۔ یہی خواب لڑنے والے کے لیے نصرت کی علامت ہے۔ عبادت کرنے والے کے لیے یہ خواب عبادت سے دل اچاٹ ہونے کی نشانی ہے۔ طالب علم کے لیے یہ خواب طلب علم سے دل بھر جانے کی خبر ہے جبکہ دوسرے لوگوں کے لیے متوقع جھگڑے اور دھوکا دہی کے بارے میں انتباہ ہے۔

خواب میں سفید اور خوش وضع لباس زیب تن کرنا نیک لوگوں اور علماء و فقہاء کے لیے اچھا ہے اور ان کی رفعت، نیک طہنتی اور حسن معاش کی علامت ہے۔ ایسے کپڑے قصائیوں اور بازاری لوگوں کے لیے غیر مستحکم معیشت کی علامت ہیں کیونکہ وہ ایسے کپڑے بیکاری میں ہی زیب تن کرتے ہیں۔ خواب میں ان کو میلے لباس میں دیکھنا اچھا ہے کیونکہ میلا لباس ان کے کام کی نشاندہی کرتا ہے۔ خواب میں میلا لباس پہننا فقہاء اور نیک لوگوں کے لیے بدحالی کی علامت ہے۔ خواب میں فقیہ کا خنجر اور گدھے پر سوار ہونا اس کے منصب پر فائز ہونے کا اشارہ ہے۔ خواب میں خنجر یا گدھے پر سوار ہونا ایسے شخص کے لیے جو شادی کا خواہش مند ہو، شادی ہونے کی علامت ہے۔ باورچی اور دیگر بازاری لوگوں کے لیے یہی بات بدنامی کی علامت ہے۔ خواب میں انار دیکھنا بادشاہ کے لیے نئے ملک کی نشانی ہے۔ یہی بات فقیہ کے لیے عہدے پر فائز ہونے کی، عام آدمی کے لیے رزق کی، کنوارے کے لیے بیوی کی، مسافر اور گھر خریدنے کے

خواہش مند کے لیے سرمائے کی علامت ہے۔ خواب میں بارش دیکھنا کثادگی رزق کی علامت ہے جبکہ یہی خواب جولا ہے اور دھوبی کے لیے تنگدستی کی نشانی ہے۔ جولا ہے اور دھوبی کے لیے خواب میں سورج دیکھنا اس کے بالکل برعکس خوشحالی کی علامت ہے۔ خواب میں مٹھائی کھانا صحت مند اور ٹھنڈ کی وجہ سے بیمار لوگوں کے لیے رزق کی علامت ہے۔ اور جس کی بیماری کا سبب گرمی ہے، یہ خواب اس کی بیماری کے طول پکڑنے کی علامت ہے۔ خواب میں کھٹی اشیاء کھانا باعتبارِ تعبیر اس کے بالکل برعکس ہے۔

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بیان کردہ بعض تعبیریں

رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا لوگ میرے سامنے پیش ہو رہے ہیں اور ان پر گرتے ہیں۔ بعضوں کا کرتا ان کے سینے تک ہے، بعضوں کا اس سے بھی اوپر ہے، پھر میرے سامنے عمر رضی اللہ عنہ آئے، ان کا کرتا بہت لمبا تھا اور وہ اسے گھسیٹ رہے تھے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین۔¹

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں اپنے سینے پر (لوہے سے داغے ہوئے) دو داغ دیکھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ”تم دو سال لوگوں پر حکومت کرو گے۔“²

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خواب میں دیکھا کہ وہ کھجور کھا رہے ہیں۔ انھوں نے اللہ کے رسول سے اس کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ایمان کی حلاوت (کی نشانی) ہے۔“

اللہ کے رسول ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور بولا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں ہر باغ دیکھا جس میں دسترخوان لگا ہوا ہے اور سات درجے والا ایک منبر رکھا ہے۔

¹ صحیح البخاری، ایمان، باب تفاضل أهل الإيمان في الأعمال، حدیث: 23. ² ابن شاپین نے اسے اپنی کتاب ”الاشارات فی علم العبارات“ میں ص: 68 پر ذکر کیا ہے۔

میں نے دیکھا آپ ساتویں درجے پر کھڑے ہیں اور لوگوں کو دسترخوان کی طرف بلا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”ہر باغ جنت ہے۔ دسترخوان اسلام ہے اور منبر جس کے سات درجے ہیں اور میں ساتویں درجے پر کھڑا ہوں، اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے جس میں سے چھ ہزار سال گزر چکے ہیں اور میں ساتویں ہزاری میں آیا ہوں۔ اور بلانے سے مراد جنت کی طرف بلانا ہے۔“¹

مکہ جاتے ہوئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کے ساتھ مکہ جا رہے ہیں اور مکہ سے قریب ہو چکے ہیں۔ اسی اثنا میں ایک کتیا دم ہلاتی ہوئی ان کی طرف آتی ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ اس کے قریب پہنچتے ہیں تو وہ پیٹھ کے بل لیٹ جاتی ہے اور اپنے تھن سے آواز کے ساتھ دودھ نکالنا شروع کر دیتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کلب (قبیلے کا نام) چلے گئے ہیں اور درہم (قبیلے کا نام) آگئے ہیں۔ وہ تم سے رشتے داری کے واسطے سے سوال کریں گے کہ تم ان سے ملو، اسی لیے اگر تم سفیان بن حرب سے ملو تو اسے قتل مت کرنا۔“²

ایک اور آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے چوبیس دینار ملے ہیں، میں نے وہ سب چھوڑ دیے ہیں اور ان میں سے صرف چار اٹھا لیے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے بندے! تم باجماعت نماز

1 المجروحین لابن حبان: 412/1، 329، نیز دیکھیے المعجم الكبير للطبراني، جدید: 8146، 302/8، بطریق سلیمان بن عطاء القرشي الحراني عن سلمة بن عبد اللہ الجهني عن عمه ابی مشجعة ابن ربعي الجهني عن ابن زمل الجهني به، ابن حبان فرماتے ہیں: سلیمان بن عطاء عمر رسیدہ راوی ہیں جو سلمہ بن عبد اللہ جہنی عن عمہ ابی مشجعة بن ربعی سے موضوع حدیثیں روایت کرتے ہیں جو کسی بھی طرح ثقات کی روایات سے میل نہیں کھاتیں۔ مجھے علم نہیں کہ اس حدیث میں اختلاط ان سے سرزد ہوا ہے یا سلمہ بن عبد اللہ سے۔ 2 دلائل النبوة للبيهقي: 48/5.

چھوڑ کے اکیلے نماز پڑھتے ہو۔“

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے ہاتھوں میں سونے کے کڑے ہیں۔ آپ کو پریشانی لاحق ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے خواب میں آپ کی طرف وحی کی کہ ان پر پھونک مارو۔ آپ نے پھونک ماری تو دونوں کڑے ہوا میں اڑ گئے۔ آپ نے ان کی تعبیر یہ لی کہ آپ کے بعد دو کذاب نکلیں گے، چنانچہ صنعا میں اسود عنسی کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور یمامہ میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔¹

ایک دفعہ اللہ کے رسول ﷺ کو خواب میں کالی بھیڑیں دکھائی دیں، ان کا تعاقب زرد بھیڑیں کر رہی تھیں۔ آخر وہ ان پر چھا گئیں۔ آپ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”ابو بکر! اس کی تعبیر کیا ہے؟“ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! عرب و عجم آپ کے تابع دار ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: ”فرشتے نے بھی اس کی یہی تعبیر کی ہے۔“²

رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ آپ ایک صحابی ابورافع کے گھر میں ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ”پھر ہمارے لیے ابن طاب (کھجوروں کی ایک قسم) کی کھجوریں لائی گئیں۔“ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ دنیا میں ہمارے لیے رفعت و بلندی ہے۔ آخرت

صحیح البخاری، المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، حدیث: 3621. 2 المستدرک للحاکم: 4/437، امام حاکم نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں کالی بھیڑیں دیکھیں جن کے پیچھے دھول میں اٹی ہوئی مٹیالی بھیڑیں تھیں۔“ آپ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”ابو بکر! اس کی تعبیر بیان کرے۔“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! عرب آپ کی اطاعت و فرماں برداری میں داخل ہوں گے، ان کے بعد عجم آپ کے فرماں بردار ہوں گے یہاں تک کہ عربوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سحر کے وقت فرشتے نے بھی اس کی یہی تعبیر کی ہے۔“ امام ذہبی نے اس حدیث کے متعلق سکوت اختیار کیا ہے۔

میں اچھا انجام کار بھی ہمارے لیے ہے۔ اور ہمارا دین اچھا ہے۔“¹ یہاں آپ نے اشتقاق کا اعتبار کرتے ہوئے خواب کی یہ تعبیر لی۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں سو رہا تھا کہ میں نے خود کو ایک کنویں پر دیکھا۔ کنویں پر ایک ڈول لٹکتا تھا۔ میں نے وہ ڈول لیا اور اُس سے پانی کھینچا جتنا اللہ نے چاہا۔ پھر وہ ڈول ابن ابی قحافہ نے لیا اور ایک ڈول یا دو ڈول پانی کھینچا۔ اُن کے پانی کھینچنے میں قدرے ضعیفی تھی۔ اللہ تعالیٰ انھیں معاف کرے۔ اُن کے بعد عمر آئے۔ اُنھوں نے پانی کھینچا تو وہ ڈول، بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا۔ میں نے ایسا باکمال آدمی نہیں دیکھا جس نے اُن کے جیسا حیرت انگیز کام کر دکھایا ہو۔ اُنھوں نے اتنا پانی کھینچا کہ سب لوگوں نے خوب سیراب ہو کر پانی پی لیا۔“²

رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا: ”میں نے خواب میں ابو جہل کو دیکھا کہ وہ میرے ہاتھ پر بیعت کر رہا ہے۔ چنانچہ اس کا بیٹا عکرمہ مسلمان ہو گیا۔ یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ خواب کبھی خواب میں دیکھے گئے شخص کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے بھی ہو سکتا ہے۔ ایک مرتبہ طائف میں آپ نے خواب میں دیکھا کہ دودھ کا ایک پیالہ لا کے آپ کے سامنے رکھ دیا گیا۔ وہ پیالہ گر گیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ”میں نہیں سمجھتا کہ اس سال طائف سے آپ کو کچھ ملے گا۔“ رسول اللہ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا: ”ٹھیک کہتے ہو، مجھے طائف کی اجازت نہیں ملی۔“ ایک اور مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو خواب میں کالے رنگ کی، بکھرے بالوں والی عورت مدینہ سے نکلتی اور جھگہ کی طرف جاتی دکھائی دی۔³

¹ صحیح مسلم، الرؤیا، باب رؤیا النبی ﷺ، حدیث: 2270. ² صحیح البخاری، فضائل الصحابة، باب: لو كنت متخذاً خليلاً، حدیث: 3664. ³ صحیح البخاری، کتاب التبعیر، باب إذا رأى أنه أخرج الشئ، حدیث: 7038.

جھہ مدینہ کے قریب ایک مقام ہے۔ یا قوت جموی کہتے ہیں: یہ مدینے کے کنارے عظیم بستی تھی جو مکہ سے چار میل کے فاصلے پر تھی۔ وہ اہل شام اور اہل مصر جن کا گزر مدینے سے نہیں ہوتا تھا، ان کے لیے یہ میقات کے حکم میں تھی۔ آپ نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وبا جھہ منتقل ہو جائے گی۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا مجھ پر درویش یعنی چادریں ہیں اور میرے کپڑے پر سینے کی جگہ دو پیوند لگے ہیں۔ میں لوگوں کے بیت الخلا میں داخل ہو رہا ہوں اور ان کی شرمگاہوں کو پاؤں سے روند رہا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جہاں تک دو چادروں کا تعلق ہے، وہ تمہارے دو بیٹے ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو۔ دو پیوند آنے والے دو سال ہیں اور تمہارا لوگوں کے بیت الخلا میں جا کے ان کی شرمگاہوں کو روندنے کا مطلب ان کے مسئلے مسائل اور آپس کے جھگڑے ہیں جو وہ تمہارے پاس لے کے آئیں گے۔“¹

ام فضل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ تم نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں، ان شاء اللہ، ایک بچہ پیدا ہوگا جس کی پرورش تم کروگی۔“ چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی جنہیں ام فضل کے حوالے کیا گیا۔²

نخج³ قبیلے کا ایک آدمی اپنے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا

¹ الطبقات لابن سعد: 2/224، 3/172. ² المعجم الكبير للطبراني: 42، 25/27. ³ والمستدرک للحاکم: 3/194، امام حاکم نے اس حدیث کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ امام ذہبی ان کا تعاقب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بلکہ یہ منقطع ہے۔ ³ نخج ازد قبیلے کی ایک شاخ ہے۔ ابن حزم ۱۱

اور بولا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں گدھی دیکھی، جسے میں اپنے قبیلے میں چھوڑ آیا ہوں۔ اس نے کالا سیاہ بھینگا بچہ پیدا کیا ہے۔

آپ نے فرمایا: کیا تمھاری کوئی لونڈی ہے جسے تم نے اپنے محلے میں حالتِ حمل میں چھوڑا ہے؟ آدمی نے جواب دیا: ہاں، اے اللہ کے رسول! فرمایا: اس کے بچہ ہوا ہے، جو تمھارا بیٹا ہے۔ آدمی بولا: لیکن اللہ کے رسول! یہ سیاہ اور بھینگے ہونے کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا: میرے قریب آؤ۔ جب وہ قریب آیا تو آپ نے اس سے پوچھا: کیا تمھیں برص کی بیماری ہے جو تم لوگوں سے چھپاتے ہو؟ آدمی بولا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میری یہ بیماری کسی نے نہیں دیکھی اور نہ اس کے بارے میں کسی کو پتہ ہے۔

آپ نے فرمایا: سیاہ اور بھینگے پن سے یہی مراد ہے۔¹

« نے اپنی کتاب 'جمہرہ' میں اسے یثجب بن غریب بن زید بن کہلان کی طرف منسوب کیا ہے جو سب سے تعلق رکھتا تھا۔ اس بنا پر یہ قبیلہ یثنبی ہے۔ ان کے جد امجد کا نام نضج بن عامر بن علعہ ہے۔

¹ الطبقات لابن سعد: 531/5، بے سند۔

وہ باتیں جن کا خواب دیکھنے والے اور اس کی تعبیر بتانے والے کو خیال رکھنا چاہیے

خواب دیکھنے والے کو پانچ باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:
① حاسد کو اپنا خواب نہ بتائے۔ یعقوب ؑ نے یوسف ؑ کو یہی وصیت کی تھی:

﴿لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ﴾

”اپنا خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنانا.....“^①

اپنا خواب کسی جاہل، بیمار، بچے یا عورت کو نہ بتائے کیونکہ یہ تمام لوگ ناقص العقل شمار ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کوئی خواب کی بری تعبیر بیان کرے اور خواب اچھا ہونے کے باوجود اسی بری تعبیر کے مطابق نکلے۔ اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: ”خواب سب سے پہلی تعبیر کے مطابق نکلتا ہے۔“^②

ایک اور روایت میں ہے: ”خواب پرندے کے پاؤں پر رہتا ہے۔ جب اس کی تعبیر بیان کی جاتی ہے تو وہ گر پڑتا ہے۔“^③

① یوسف: 12، 5: 2 سنن ابن ماجہ، تعبیر الرؤیا، باب علی ماتعبر بہ الرؤیا، حدیث: 3915۔
البانی نے اسے صحیح میں ضعیف کہا اور یزید رقاشی کو اس کی علت قرار دیا ہے۔ ③ سنن أبي داود،
الأدب، باب ما جاء في الرؤیا، حدیث: 5020، وجامع الترمذی، کتاب الرؤیة، باب ماجاء
في إذا رأى في المنام ما يكره، حدیث: 2278، 2279۔

ایک دفعہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور بولی: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے بچی ہوئی ہے اور میرے گھر کا ستون گر گیا ہے۔ اس عورت کا شوہر سفر پر تھا۔ آپ نے فرمایا: ”تمہارے یہاں بیٹی پیدا ہوگی اور تمہارا شوہر واپس لوٹ آئے گا۔“ چنانچہ ایسا ہی ہوا، اس کا شوہر لوٹ آیا اور اس کے یہاں بچی کی ولادت ہوئی۔ اس کے بعد اس کا شوہر دوبارہ جہاد کے لیے نکلا تو وہ دوبارہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہی خواب دہرایا۔ آپ نے اسے دوبارہ وہی تعبیر بتائی۔ اس کا شوہر پھر لوٹ آیا۔ تیسری مرتبہ جہاد کے لیے نکلا، عورت پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو نہ پا کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف گئی۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”تمہارے بچی ہوگی اور تمہارا شوہر قتل ہوگا۔“ عورت نے اس کے بعد یہی خواب رسول اللہ ﷺ کو بتایا۔ آپ نے اس سے پوچھا: ”کیا کسی نے تمہیں اس خواب کی تعبیر بتائی ہے؟“ اس نے آپ کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعبیر سے آگاہ کیا، آپ نے فرمایا: تعبیر وہی ہے جو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بتائی۔

اس حدیث میں آپ نے خواب کو پہلی تعبیر کے مطابق قرار دیا۔^①

③ خواب بیان کرنے والا خواب کو کمی بیشی کے بغیر بیان کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جھوٹا خواب بیان کرنے والے کو قیامت کے دن حکم دیا جائے گا کہ دو جُو میں گرہ لگائے۔“^②

بعض کتب فقہ میں حدیث کے یہ الفاظ بھی آئے ہیں: دو جُو میں گرہ لگائے اور وہ

① ابن حجر نے اسے فتح الباری (451/12) میں ذکر کیا اور مرسل کے طور پر سعید بن منصور کی طرف منسوب کیا ہے۔ ② جامع الترمذی، الرؤیا، باب فی الذی یکذب فی حلمہ، حدیث: 2181،

کبھی گرہ نہیں لگا سکے گا۔

④ جس طرح اس نے خواب اکیلے میں نیند کی حالت میں دیکھا ہے اسی طرح وہ اس کو چپکے سے بیان کرے۔

⑤ خواب دیکھنے والے کو چاہیے کہ وہ خواب مہینے کے ابتدائی ایام میں بیان کرے۔ میں نے علم تعبیر کی بعض کتابوں میں اس کے متعلق پڑھا ہے۔ دیگر علماء نے لکھا ہے کہ خواب دیکھنے والا خواب کو عصر کے بعد یا رات میں بیان نہ کرے۔ لیکن ہمارے استاد الشیخ شہاب الدین قرانی خواب کی تعبیر عصر کے بعد بیان کیا کرتے تھے۔ میں نے ان کو کبھی مہینے کے شروع یا آخر کے دنوں میں خواب کی تعبیر بیان کرتے نہیں دیکھا۔ مذکورہ عالم کی بات کی کوئی توجیہ میری سمجھ میں نہیں آئی۔

خواب کی تعبیر بیان کرنے والے کو سات باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:

① وہ خواب دیکھنے والے سے کہے کہ تم نے اچھا خواب دیکھا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ خواب دیکھنے والے سے یہ کہتے تھے:

”تمہیں بھلائی نصیب ہوگی اور برائی سے بچے رہو گے۔ یہ خواب ہمارے لیے

خیر اور ہمارے دشمنوں کے لیے شر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو

تمام جہانوں کا رب ہے۔ اپنا خواب بیان کرو۔“^①

② خواب کی اچھی سے اچھی تعبیر بیان کرے کیونکہ حدیث میں وارد ہے: ”خواب تعبیر

① المجروحین لابن حبان: 412، 329/1، امام ابن حبان نے لکھا: سلیمان بن عطا عمر رسیدہ ہیں

اور مسلمہ بن عبد اللہ جہنی سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے چچا ابو مشجعہ بن ربیع سے۔ سلیمان کی

احادیث موضوع ہوتی ہیں اور ثقات کی احادیث سے مشابہت نہیں رکھتیں، المعجم الكبير للطبراني:

302/8، 8146، حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں بیہقی کا اضافہ کیا ہے: 451/12۔ حافظ ابن حجر نے

فتح الباری: 451/12 میں اس حدیث کی سند کو سخت ضعیف کہا ہے۔

کے مطابق واقع ہوتا ہے۔“^① ③ خواب دیکھنے والا جب خواب بیان کرے تو معبر اسے توجہ سے سنے اور اس کا خوش اسلوبی سے جواب دے۔ ④ جواب دینے میں جلدی نہ کرے بلکہ سوچ سمجھ کر جواب دے۔ مثال مشہور ہے کہ جو سوچ کر جواب دیتا ہے وہ صحیح جواب دیتا ہے یا اس کے قریب ہوتا ہے۔ اور جو جواب دینے میں جلد بازی کا مظاہرہ کرتا ہے وہ غلطی کرتا ہے یا اس کے قریب ہوتا ہے۔ ⑤ خواب کی صحیح تعبیر خواب دیکھنے والے سے نہ چھپائے۔ ⑥ تعبیر بتانے والے کو چاہیے کہ خواب اس سے سنے جس نے بذاتِ خود خواب دیکھا ہے تاکہ معبر اسے دیکھ کر اس کی مناسبت سے خواب کی تعبیر بیان کر سکے۔ ہو سکتا ہے تیسرا شخص خواب کے الفاظ تبدیل کر دے اور الفاظ کے اختلاف سے تعبیر مختلف ہو جائے۔ ⑦ معبر کو چاہیے کہ اگر اسے خواب میں اچھی بات نظر آئے تو تعبیر سے پہلے ہی خواب دیکھنے والے کو خوشخبری دے۔ اگر خواب برا ہو تو اسے آگاہ نہ کرے اور مقدور بھر خواب کی اچھی اور مناسب تعبیر بیان کر دے۔ اگر خواب کا کچھ حصہ بھلائی پر اور کچھ برائی پر مشتمل ہو تو ایسی صورت میں ترجیح کے مسلک پر عمل کرتے ہوئے راجح کو اختیار کرے۔ پھر بھی تعبیر اس کی سمجھ میں نہ آئے تو وہ خواب دیکھنے والے سے اس کا نام دریافت کرے اور نام کے مطابق اس کی تعبیر بیان کرے۔

① سنن الدارمی، الرؤیا، باب فی القصص: 2/130، 131 اسی باب میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے: ”عائشہ! جب تم کسی مسلمان کے خواب کی تعبیر بیان کرو تو اچھی طرز پر بیان کرو کیونکہ خواب تعبیر بیان کرنے والے کی تعبیر کے مطابق واقع ہوتا ہے۔“ لیکن اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور انھوں نے یہاں عن کے ساتھ بیان کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے اسے فتح الباری: 450/12 میں حسن کہا ہے۔

تعبیر خواب کے اصول و ضوابط

خواب کی تعبیر بتاتے وقت حسب ذیل اصولوں کو پیش نظر رکھا جاتا ہے:

① **مشابہت:** پچھلے صفحات میں ہم ذکر کر آئے ہیں کہ خواب میں انسان کو مختلف مثالیں نظر آتی ہیں۔ معبر (تعبیر بتانے والے) کو چاہیے کہ وہ مثال اور جس کی مثال دی گئی ہے، ان دونوں میں موجود مشابہت اور مماثلت پر غور کرے۔ یہ مماثلت جسمانی صفات میں بھی ہو سکتی ہے، نفسانی امور میں بھی ہو سکتی ہے، نام، پٹھے اور نسب وغیرہ میں بھی ہو سکتی ہے۔ میں نے ان امور میں سے ہر ایک امر کو بتائے گئے خواب سے ملایا تو وہ درست نکلا۔ کتاب میں جو تعبیریں میں نے بیان کی ہیں وہ میں نے اپنی طرف منسوب کی ہیں۔ اور جو تعبیریں میرے استاد الشیخ شہاب الدین قرانی نے بیان کی ہیں وہ ان کی طرف منسوب کی ہیں۔ جو تعبیر میرے نزدیک صحیح ثابت ہے کہ فلاں خواب کی تعبیر بیان کی گئی اور وہ درست نکلی تو تعبیر کے ذکر کے بعد میں نے معبر کا ذکر کر دیا ہے۔ اس کا نام معلوم نہ ہو تو میں کہہ دیتا ہوں کہ ایک معبر نے کہا۔ اور جو تعبیریں میں نے بغیر کسی حوالے کے ذکر کی ہیں وہ کتاب اشارہ سے نقل کی ہیں۔ ان کی توجیہ میری سمجھ میں آتی ہے تو وہیں بتا دیتا ہوں۔ ورنہ انتباہ کر کے اس کے بارے میں اپنا نقطہ نظر بیان کر دیتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے زمانے میں اہل تعبیر کو جن معمولات سے واسطہ پڑتا تھا

وہ ہمارے زمانے میں بدل چکے ہیں، اس لیے لازمی طور پر حکم بھی تبدیل ہونا چاہیے۔ اس کی مثال ایک آدمی کا وہ خواب ہے جس میں اُس نے یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ خواب میں متوکل کے غلبے کا اشارہ تھا۔ 614ھ میں ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ میں نے یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک کشتی پر مراکش پہنچے ہیں۔ میں (مصنف کتاب) نے اپنے دل میں کہا کہ غالباً مراکش پر کوئی ایسا حاکم حکومت کرنے والا ہے جس کے اور یوسف علیہ السلام کے درمیان کچھ اقدار مشترک ہیں۔ دل میں یہ بات آئی کہ ہونہ ہو یہ حاکم حاکم قسطنطنیہ ہے۔ میرے غالب گمان کی متعدد وجوہات تھیں:

- ① پانی سے گھرا ہونے کی وجہ سے قسطنطنیہ بہت حد تک کشتی کے مشابہ ہے۔
- ② اعلیٰ خاندان و عمدہ نسب، چنانچہ یوسف علیہ السلام کریم ابن کریم (یعقوب علیہ السلام) ابن کریم (اسحاق علیہ السلام) ابن کریم (ابراہیم علیہ السلام) ہیں۔ قسطنطنیہ کا بادشاہ بھی بادشاہ کا بیٹا اور اس کا باپ بھی بادشاہ کا بیٹا ہے، چنانچہ ان دونوں میں اعلیٰ خاندان اور عمدہ نسب کے لحاظ سے مشابہت ہے۔

- ③ یوسف علیہ السلام کے دادا اور بادشاہ کے دادا کا نام ایک ہے، یعنی ابراہیم۔
- ④ یوسف علیہ السلام کے جد امجد ابراہیم علیہ السلام کی کافر بادشاہ کے ذریعے سے آزمائش ہوئی جو بے دین تھا۔ قسطنطنیہ کے بادشاہ کے دادا کی بھی ایسے بادشاہ کے ذریعے سے آزمائش ہوئی تھی جو بے اصل تھا۔

- ⑤ یوسف علیہ السلام بہت خوبصورت تھے۔ مجھے خبر ملی تھی کہ وہ بادشاہ بھی بہت خوبصورت ہے۔ اس آدمی نے میری یہ بات سنی، پھر جو ہوا سو ہوا۔ بعد میں، میں نے سنا کہ اس کی بادشاہت کا سبب ایک خواب تھا۔ عرصے بعد میں اس کے عہد حکومت میں ادھر گیا۔ پتہ چلا کہ خواب کی مراد اسی سے تھی۔ ابراہیم جب تیونس گیا اور یہ بادشاہ ابھی وہیں تھا، ایک

آدمی نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا جسے ابو بکر قلعی کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ وہ زیتونہ کی جامع مسجد میں داخل ہو رہا ہے اور اس کے کپڑے کا دامن اس کے کندھے پر پڑا ہے۔ مسجد میں جا کر وہ ایک حلقے کے درمیان براجمان ہو جاتا ہے۔ میں نے جواب دیا: امیر ابو بکی کی مراکش واپسی ہوگی۔ چنانچہ اسی طرح ہوا۔ توجیہ اس کی یہ ہے کہ ابو بکر قلعی کا تعلق قسطنطنیہ کے قلعے سے ہے۔ کپڑے کا دامن کندھے پر پڑا ہونا اس کے محتاط ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔

ایک اور آدمی نے اسی ابو بکر قلعی کو خواب میں دیکھا کہ وہ رات میں بڑی ہی سریلی آواز میں قرآن کی تلاوت کر رہا ہے جبکہ حمزہ بن ابی اللیل اس کی تلاوت سن رہے ہیں۔ ابو بکر قلعی خواب دیکھنے والے کی طرف ملتفت ہوا اور بولا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں دانا اور بہت قوت والا ہوں۔ ادھر بادشاہ جنگ کے لیے نکلا ہوا تھا۔ میں (مصنف) نے کہا: اللہ کی قسم! بادشاہ فتح یاب ہوگا کیونکہ وہ قوت والا اور دانا و صاحب عقل ہے۔ چنانچہ یہی وقوع پذیر ہوا۔

ابراہیم بن احمد، حاکم قیروان، کو جان لیوا مرض لاحق ہو گیا، جس سے وہ مرنے کے قریب پہنچ گیا۔ اسی حالت میں اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک تابوت اس کے سامنے رکھ دیا گیا ہے۔ وہ تابوت کھلا ہے اور اس میں سے خوبصورت سفید رنگ کی لونڈی باہر نکلی ہے جس نے سفید لباس زیب تن کر رکھا ہے۔ لونڈی نے اسے سلام کیا ہے۔ اس کے بعد وہ چلی گئی ہے۔ پھر اس تابوت میں سے پیلے رنگ کی لونڈی باہر نکلی ہے۔ اس نے بھی اسے سلام کیا ہے اور چلی گئی ہے۔ اسی تابوت میں سے کالے رنگ کی لونڈی باہر نکلی ہے۔ اس نے بھی ابراہیم بن احمد کو سلام کیا ہے اور چلی گئی ہے۔ اس کے بعد لال رنگ کی لونڈی تابوت سے باہر نکلی ہے جس نے لال لباس

زیب تن کر رکھا ہے۔ اس کے ہاتھ میں طنبور ہے۔ وہ لونڈی کھڑی ہو کے طنبوراً بجانا شروع کر دیتی ہے۔

حاکم نے یہ خواب الشیخ ابوالحسن قیروانی سے بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا: تم ہر حال میں فصد کھلو۔ اس وقت جو طبیب موقع پر موجود تھے، انھوں نے کہا: اگر اس کا خون نکلا تو یہ فوراً مر جائے گا۔ الشیخ قیروانی بولے: فصد کھلوانا بہت ضروری ہے۔ امیر نے فاصد کو بلوانے کا حکم صادر کیا۔ فصد کھلوانے کے بعد حاکم بالکل ٹھیک ہو گیا۔ الشیخ قیروانی سے پوچھا گیا آپ کو یہ کیسے پتہ چلا۔ فرمایا: تابوت سے مراد حاکم کا جسم ہے۔ لونڈیاں بدن انسانی کی اخلاط ہیں۔ سفید، پیلے اور کالے رنگ کی لونڈیوں کا سلام کر کے جانے کا مطلب ہے کہ حاکم تین اخلاط سودا، صفرا اور بلغم کے بد اثرات سے محفوظ ہے۔ لال رنگ کی لونڈی کے کھڑے ہونے اور طنبوراً بجانے کا مطلب یہ ہے کہ حاکم کی بیماری کی وجہ خلط خون کا فساد ہے۔ فصد کھلوا کر خون کا فساد دور کیا گیا تو حاکم ٹھیک ہو گیا۔^۱

اسی طرح سے ایک بادشاہ کا خواب ہے جس کا ذکر مجھ سے میرے استاد الشیخ شہاب الدین قرانی نے کیا، آپ نے فرمایا: الملک الظاہر نے مجھے بلایا، میں نے دیکھا کہ بادشاہ ہوا کے تھیٹرے پر پڑے پتے کی طرح کانپ رہا ہے۔ بادشاہ بولا: شیخ تشریف لائے ہیں؟ میں نے کہا: جی حضور! بادشاہ بولا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دایہ میں تبدیل ہو گیا ہوں اور میں نے بارہ زچوں کے بچے جنائے ہیں۔ الشیخ قرانی کہتے ہیں

۱ اسی خواب میں فصد کھلوانے کا بھی اشارہ ہے۔ وہ یوں کہ طنبورے کا تار رگ خون کے مشابہ ہوتا ہے۔ تار پر ضرب لگا کر طنبوراً بجانا اس جانب اشارہ ہے کہ رگ خون پر بھی ضرب لگائی جائے۔ اور رگ خون پر ضرب تبھی لگائی جاتی ہے جب فصد کھلوانی مقصود ہو۔ جس شے سے طنبورے کے تار پر ضرب لگائی جاتی ہے وہ جڑ کی صاف ستھری لکڑی ہوتی ہے۔ جس آلے سے ہمارے ہاں فصد کھلوائی جاتی ہے وہ بھی جڑ ہی کی لکڑی سے بنایا جاتا ہے۔ یوں اشتقاق کی مناسبت سے بھی خواب میں فصد کھلوانے کا واضح اشارہ دیا گیا تھا۔

کہ میں نے کہا: بادشاہ سلامت! آپ نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ آپ کے عورت بننے کا مطلب یہ ہے کہ آپ راز چھپاتے ہیں اور زچوں کا بچہ جنانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ جنگ کے لیے نکلیں گے اور عیسائیوں کے بارہ ملک فتح کریں گے۔ یہاں استادِ گرامی نے بادشاہ اور عورت کے درمیان چھپاؤ کی مشابہت کو مد نظر رکھا اور عورتوں کے پیٹوں کو قلعوں سے تشبیہ دی۔

الشیخ قرانی نے مجھے بتایا: پھر بادشاہ جنگ کو نکلا اور اس نے عیسائیوں کے بارہ قلعے فتح کیے۔ واپس آ کے مجھے پھر بلوایا اور بولا: شیخ!! میں نے کہا: جی حضور! بادشاہ بولا: یہ مال میں نے جنگ سے حاصل کیا ہے اور یہ میرے امراء کے لیے خطرناک ہے، اس لیے اس کا آدھا حصہ تم رکھ لو۔ باقی آدھا بادشاہ نے رکھ لیا۔

ایک اور آدمی نے خواب میں دیکھا کہ اس نے رات اور دن چرا لیے ہیں اور ان کو بیچ دیا ہے۔ الشیخ شہاب الدین قرانی نے اس آدمی سے کہا: تم نے شطرنج کی بساط چرا کے بیچ ڈالی ہے۔ آدمی بولا: آپ نے سچ کہا۔ یہاں وجہ شبہ یہ ہے کہ شطرنج اور دن رات دونوں میں ایک طرف سفید اور دوسری کالی ہوتی ہے اور دونوں ایک دوسرے کے بعد آتے ہیں۔ ایک اور آدمی نے دیکھا کہ اس نے جبریل عَلَيْهِ السَّلَام کو خریدا اور انھیں پنجرے میں رکھ دیا ہے۔ بلے نے آ کے انھیں کھا لیا ہے۔ الشیخ شہاب الدین قرانی سے استفسار کیا گیا۔ آپ نے اس سے کہا: تم نے ہد ہد خریدا اور اسے پنجرے میں رکھا۔ بلا آ کے اسے کھا گیا۔

وجہ مشابہت یہاں یہ ہے کہ ہد ہد سلیمان عَلَيْهِ السَّلَام کا قاصد تھا۔ جبریل عَلَيْهِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کے قاصد ہیں۔ دونوں میں پیغام رسانی کے لحاظ سے اشتراک ہے۔

ایک عورت نے خواب میں دیکھا کہ وہ عیسائیوں کے قلعے فتح کر رہی ہے۔ الشیخ قرانی

سے دریافت کیا گیا۔ آپ نے اس سے کہا: تم دایہ ہو اور زنا کے بچے جناتی ہو۔ ایک اور عورت نے دیکھا کہ وہ داؤد علیہ السلام بن گئی ہے۔ اُس نے یہ خواب ایشخ قرانی سے بیان کیا۔ آپ نے اس سے کہا: تم نے سوئی سے بدن گودنے کا کام شروع کیا ہے۔ وہ بولی: آپ نے سچ کہا۔

وجہ مشابہت یہ ہے کہ گودائی کے حلقے زرہ کے حلقوں کی طرح ہوتے ہیں۔ ایک آدمی نے امام المعمرین حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے خواب میں کھجوروں کی ایک پلیٹ دیکھی جس پر قینچی رکھی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم سفر پر جانا چاہتے ہو؟“ بولا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”نہ جاؤ کیونکہ قینچی کی شکل (لا نہیں) کے جیسی ہے اور وہ کھجور پر رکھی ہے جس کا مطلب ہے لا تَمُرَّ یعنی تم مت جاؤ۔“ عربی میں کھجور کو تَمْرٌ کہتے ہیں۔ لا اور تَمْرٌ کو ملایا تو لا تَمْرٌ حاصل ہوا۔ لفظی معنی ہیں تم مت گزرو۔

ایک شاعر نے اس پر شعر کہا ہے:

(لا) فِي الْكَلَامِ تَقْصُّ أَجْنَحَةَ الْمُنَى
فَلَا جَلَّ ذَلِكَ تُشْبَهُ الْمِقْرَاضَا

”بات چیت میں (لا نہیں) کا لفظ آرزوؤں کے پر کاٹ ڈالتا ہے۔ اسی لیے یہ قینچی سے مشابہت رکھتا ہے۔“

ایک اور آدمی نے خواب میں کبڑے کو قرض کرتے دیکھا۔ اُس کے ہاتھ میں پھول تھا اور وہ کہہ رہا تھا: پھول، پھول اور آدھا پھول۔ معبر نے اس سے کہا: کیا سمندر میں تمھاری کوئی کشتی یا جہاز گیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں۔ معبر بولا: وہ کشتی یا جہاز سو دن کے بعد تمھارے پاس پہنچ جائے گا، چنانچہ اسی طرح ہوا۔

اس خواب میں معمر نے کبڑے کو کوہان سے تشبیہ دی کیونکہ کوہ بڑ بھی ایک طرح کا کوہان ہوتا ہے۔ کشتی میں بھی کوہان ہوتا ہے۔ پھول چالیس دن کا ہوتا ہے۔ ایک پھول چالیس دن، دوسرا پھول چالیس دن اور نصف پھول بیس دن، یہ کل ملا کے سو ہو گئے۔ کبڑے کے ناچنے کا مطلب سمندر کی موجوں پر کشتی کا ہلنا ہے۔

بالکل اسی قسم کا ایک اور خواب ایک آدمی نے بادشاہ کے لیے دیکھا جو دشمن سے جنگ کے لیے نکلا تھا۔ اس نے ایک کبڑے کو دیکھا کہ وہ بادشاہ کے خیمے کی چوٹی پر کھڑا ہے۔ اس کے ہاتھ میں پھول ہے اور وہ ناچ ناچ کے کہہ رہا ہے: پھول، پھول اور آدھا پھول۔ معمر نے کہا: اس بادشاہ کو ایسی عبرتناک شکست ہوگی کہ شکست کے سو دن بعد تک بھی وہ اٹھ نہیں پائے گا۔ اس کی توجیہ یہ ہے کہ کبڑے کی کمر بھی ٹوٹی ہوتی ہے جو کبھی ٹھیک نہیں ہو پاتی۔ سو تعبیر ایسے ہی نکلی۔

ایک اور آدمی نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ انتقال کر گئے ہیں۔ معمر نے کہا: قاضی کی موت واقع ہوگی، چنانچہ فقیہ ابو عبد اللہ بن یعقوب انتقال کر گئے۔

ایک مرتبہ فقیہ ابویحییٰ نے مجھ سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ امیر مجھے گئی اور شہد کے گودام میں لے گئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا: آپ نکاح وغیرہ کے معاملات میں قاضی بنائے جاؤ گے، پھر ایسا ہی ہوا۔ توجیہ اس کی یہ ہے کہ گھی تنخواہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور نکاح کے معاملات میں متعین قاضی ہی تنخواہوں کا تعین کرتا ہے جبکہ خواب میں شہد دیکھنا نکاح سے عبارت ہے۔

ایک آدمی نے خواب میں ایک عام آدمی کو مراکش میں باجماعت نماز کی امامت کرتے دیکھا۔ مسجد کا پیش امام اس سے پہلے فوت ہو چکا تھا۔ مجھے اس کی آنکھوں میں فقیہ ابواسحاق بن عبدالرفیع کی شبابہت نظر آئی۔ میں نے کہا ابواسحاق ہی نئے امام اور

قاضی ہوں گے۔ چنانچہ اسی طرح ہوا۔

فقہ ابن زیتون بیمار تھے، پھر ان کا انتقال ہو گیا۔ اس سال میں مراکش میں تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں زیتونہ کی مسجد میں ہوں۔ میرے دادا نے بڑے فانوس کو ہلایا ہے۔ وہ بڑے زور سے ہلنے لگا ہے۔ میں چلا کر کہتا ہوں: اس کو پکڑو، کہیں یہ گرنے جائے لیکن کسی نے اس کو نہیں پکڑا۔ وہ فانوس گر گیا ہے اور اس کے بعض حصے ٹوٹ گئے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ محراب کے پاس جو چھوٹا فانوس ہے وہ بھی زمین پر پڑا ہے۔ میں نے فقہ قاضی ابن غماز کو یہ خواب بتایا اور کہا: بڑا فانوس شیخ الفقہاء سے عبارت ہے جو ابن زیتون ہیں اور چھوٹے فانوس سے مراد ان کے نائب فقہ ابو طاہر بن سرور ہیں۔ فقہ ابن زیتون عنقریب انتقال کریں گے۔ ابو طاہر بیکار رہ جائیں گے۔ فانوس کے بعض حصوں کا ٹوٹنا اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔

مجھے دوسرے شہر جانا تھا۔ میں نے ابن زیتون سے اجازت چاہی۔ انھوں نے مجھے جانے سے پہلے ملنے کو کہا اور بولے: بیٹے! بیماری کی وجہ سے میں تمہیں قاضی نہ بنا سکا۔ میں نے ان کے لیے دعا کی اور دل میں کہا: یہی وہ محرومی ہے جس کے لیے میرے دادا (جد) نے فانوس ہلایا تھا کیونکہ (جد) کے معنی نصیب کے ہیں۔ میں نے فقہ ابن غماز کو بتایا اور کہا: ابن زیتون کا لازمی انتقال ہوگا کیونکہ خواب کے کچھ حصے کی تعبیر نکل آئے تو باقی کی بھی نکلتی ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ میرے دوسرے شہر پہنچنے کے بعد فقہ ابن زیتون انتقال کر گئے۔

ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ گویا اس کو جن لپٹ گئے ہیں۔ میں نے اس سے کہا: تم ٹھنڈ لگنے کی وجہ سے بیمار پڑو گے۔ اسی طرح ہوا۔

ایک دفعہ ایک یہودی نے خواب میں دیکھا کہ گویا موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام اس کے پیچھے کھڑے

ہیں۔ میرے استاد الشیخ شہاب الدین قرانی نے اس سے کہا: تم نے تورات کا کچھ حصہ یاد کر کے اسے چھوڑ دیا ہے۔ تم اپنا دین تبدیل کر لو گے۔ اس کے بعد وہ یہودی واقع میں مسلمان ہو گیا۔ یہودی ہی کے قبیلہ سامرہ کے ایک آدمی نے ان سے کہا کہ میں نے دیکھا میں نے تورات کے دس اوراق کھالیے ہیں۔ آپ نے اس کو جواب دیا: تم نے تورات کے احکام عشرہ کی جھوٹی قسم کھائی ہے۔ اس نے کہا: آپ نے بجا فرمایا۔

ایک عورت نے خواب میں دیکھا کہ گویا اس کے گھر میں کھجور کا درخت ہے۔ اس پر تر کھجور اور کالے انگور لگے ہوئے ہیں۔ اُس نے یہ خواب الشیخ شہاب الدین قرانی سے عرض کیا۔ آپ نے اس سے پوچھا: پھر تم نے ان میں سے کیا کھایا؟ وہ عورت بولی: میں نے کالے انگور کھائے۔ فرمایا: تمہارے یہاں کوئی کالا آدمی ہے جس پر تم فریفتہ تھیں۔ اُس سے تمہیں حمل ٹھہرا تھا۔ وہ بولی: میں نے جان بوجھ کے ایسا نہیں کیا تھا۔ شیخ نے فرمایا: دوبارہ ایسا مت کرنا۔

کھجور کے درخت سے مراد عورت کا شوہر ہے جس کے ساتھ کالے انگور، یعنی کالا آدمی چپکا ہوا ہے۔ اسے کھانا اس سے لذت اٹھانا ہے جو عورت کے کالے آدمی سے مباشرت کرنے کا اشارہ ہے۔

ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ اس نے انار کے درخت سے انار توڑ کر کھایا جبکہ دوسرا انار سور کی جلد پر اُگا تھا۔ اُس نے یہ خواب استاذ امام شہاب الدین قرانی کی خدمت میں عرض کیا: آپ نے اس سے کہا: تمہارے پاس ایک عورت ایسی ہے جس سے تم نے نکاح کیا ہے جبکہ دوسری عورت عیسائی ہے جسے تم سے حمل ٹھہرا ہے۔ اسے تم نے بغیر نکاح کے گھر میں ڈال رکھا ہے۔ وہ آدمی بولا: آپ نے درست کہا۔ انار سے عورت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔ انار کے درخت سے ایک انار کھانے کا مطلب

ہے کہ آدمی نے عورت سے نکاح کے بعد ہم بستری کی ہے۔ سور کی جلد پر دوسرا انار اگنا اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ آدمی کے پاس دوسری عورت ہے جس سے اس نے نکاح نہیں کیا۔ سور سے عورت کے عیسائی ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس کا حمل سے ہونا آدمی کے انار کھانے سے عبارت ہے۔

ایک عورت نے خواب میں اپنے گھر میں کھجور کا درخت دیکھا جس کے ارد گرد کھجور کے چھوٹے درخت اور ہیں۔ ان میں ہر ایک پر پختہ کھجور لگی ہے۔ معبر نے خواب کی تعبیر یہ بتائی کہ تمہارے سات بچے ہوں گے جو سب کے سب لڑکے ہوں گے۔ ساتوں کی شادیاں ہوں گی اور ان کی بیویوں کے حمل ٹھہرے گا۔

ایک آدمی نے دیکھا کہ درزی اس کے سر کی جلد پر خوبصورت سی ٹوپی سی رہا ہے جس سے اسے تکلیف ہوئی ہے۔ استاذ امام شہاب الدین قرانی سے استفسار کیا گیا تو آپ نے اس آدمی سے کہا: درزی سے مراد کاتب ہے جس نے تمہارا اور کسی عورت کا نکاح کروایا ہے۔ تمہیں اس عورت سے تکلیف ہے اور تم اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہو۔ وہ آدمی بولا: آپ نے درست کہا۔

اس خواب میں امام قرانی نے ٹوپی کو سر کے اس میں داخل ہونے کے لحاظ سے عورت سے تشبیہ دی، جیسے قلم کی نوک دوات میں گھستی ہے۔ درزی کو کاتب سے تشبیہ دی کیونکہ سوئی قلم کی طرح ہے اور سلائی کتابت کی مانند ہے۔ سلائی کا اس کے سر سے جڑ جانا اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ اسے اس عورت سے تکلیف ہے اور وہ اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کر پارہا۔

ایک بڑے آدمی نے خواب میں دیکھا کہ بادشاہ نے اس کے لیے بڑی اونچی جگہ پر مکان بنایا ہے تاکہ وہ وہاں سے نظارہ کر سکے لیکن اس میں کوئی روشن دان نہیں۔ امام

شہاب الدین قرانی نے جواباً فرمایا: بادشاہ تمہیں ایسے عہدے پر فائز کرے گا جس کی ذمہ داری اٹھانے کی طاقت تم میں نہیں ہوگی۔

ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ ایک دریچہ ختم ہو گیا ہے۔ شیخ قرانی نے اس سے کہا کہ کیا تمہاری کوئی کشتی ہے۔ اس نے کہا: ہاں۔ فرمایا: اس کے بادبان ٹوٹ جائیں گے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ دریچہ اور بادبان دونوں ہوا لاتے ہیں۔

ایک اور آدمی نے خواب میں دیکھا کہ بیت الخلا کا راستہ تربوز سے بند ہو گیا ہے۔ امام قرانی نے استفسار پر اس سے کہا: تمہارے مقعد پر ابھار نکلے گا جو تمہیں ہلنے جلنے سے معذور کر دے گا۔ تم اسے لوہے سے کاٹو گے۔ آپ نے ابھار کو تربوز سے تشبیہ دی کیونکہ اس کا چھلکا بھی ہوتا ہے اور اس میں پانی بھی بھر جاتا ہے۔ مقعد انسان کے آرام کی جگہ ہے اور بیت الخلا میں بھی انسان کو آرام ملتا ہے۔

ایک اور آدمی نے خواب میں دیکھا کہ وہ حمام میں غسل کر رہا ہے۔ اس کے سر کے اوپر ایک ستارہ ہے۔ وہ ستارہ اس کے سر پر گر گیا اور اس کا سر پھوٹ گیا ہے۔ شیخ شہاب الدین قرانی سے استفسار کیا گیا تو آپ نے اس سے فرمایا: تمہارے سر پر حمام میں رکھے ہوئے پیالوں میں سے ایک پیالہ گرے گا، چنانچہ اسی طرح ہوا۔ استاد گرامی نے ستارے کو حمام کے پیالے سے تشبیہ دی کیونکہ وہ بھی ستارے کی طرح گول اور صاف رنگ کا ہوتا ہے۔

سردست ہم انھی مثالوں پر اکتفا کرتے ہیں۔ ابواب میں جو جو مثالیں آتی جائیں گی، وہیں کے وہیں ان کی توجیہ سے آگاہ کر دیا جائے گا۔

اشتقاق: اشتقاق اصولِ تعبیر کے اہم قواعد میں سے ہے۔ پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خواب میں اپنے آپ کو ابورافع کے گھر میں دیکھا اور یہ بھی دیکھا

کہ آپ ابن طاب کی کھجوریں کھا رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر کے سلسلے میں آپ نے اصول اشتقاق کا اعتبار کیا تھا۔ اس کی ایک اور مثال یہ ہے کہ آدمی خواب میں دیکھے اس کے ہاتھ میں عصا (لاٹھی) ہے اور وہ اس سے لوگوں کو تکلیف دے رہا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ یہ آدمی لوگوں سے برا سلوک کر کے معصیت کا مرتکب ہو رہا ہے کیونکہ عصا اور معصیت کا اشتقاق ایک ہے۔

ایک اور صورت یہ ہے کہ بیمار خواب میں دیکھے کہ اس کے پاس دوات رکھی ہوئی ہے۔ استاذ امام شہاب الدین قرانی کا کہنا ہے کہ یہ بیمار شفا یاب ہوگا کیونکہ دوات سے مشتق ہے۔ اس کی ایک اور مثال یہ ہے کہ آدمی سخت مصیبت میں مبتلا ہو اور خواب میں شرمگاہ دیکھے یا اپنے آپ کو اپنی شرمگاہ چھوتے ہوئے دیکھے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کی مصیبت عنقریب ٹل جائے گی کیونکہ فرج (رے کے سکون سے، شرمگاہ) اور فرج (رے کے زبر سے، ازالہ کلفت، کشادگی) دونوں فرج سے مشتق ہیں۔ استاذ امام شہاب الدین قرانی نے ایسے خواب کے یہی معنی بتائے ہیں۔

ایک مرتبہ فقیہ ابو عبد اللہ بن یعقوب نے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے کہا میں نے دیکھا کہ قاضی عبد الحمید بن ابی الدنیا کا سر میری گود میں ہے اور میں نے اسے بوسہ دیا ہے۔ شیخ شہاب الدین قرانی نے ابو عبد اللہ کو جواب دیا: سر سے مراد ریاست و بادشاہت ہے۔ آپ ان کے عہدے پر فائز ہوں گے جبکہ ان کو بادشاہ کی طرف سے بے مروتی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بعد میں یہی ہوا۔

قاضی ابویحییٰ مروزی نے ایک مرتبہ مجھ سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا شاہی محافظ دستے کے ایک سپاہی نے میرے سیدھے ہاتھ پر بوسہ دیا ہے۔ میں نے ان سے کہا: تمہارے بھائی کو کسی طاقت ور شخصیت سے تکلیف پہنچے گی۔ بوسہ تکلیف سے

عبارت ہے (کیونکہ وہ یوس (تکلیف) سے مشتق ہے۔) سیدھے ہاتھ سے مراد بھائی ہے۔ میری یہ تعبیر سچ نکلی۔

ایک اور شخص نے خواب میں دیکھا کہ ایک بچہ اس کے گدھے پر سوار ہے۔ میں نے اس سے کہا: بچے (صبی) سے مراد مصیبت ہے۔ گدھے سے مراد تمہاری شان و شوکت ہے، اس لیے اس کی تعبیر یہ ہے کہ تم اپنے عہدے سے فارغ کر دیے جاؤ گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ صبی اور مصیبت کے الفاظ باہم ملتے جلتے ہیں۔

اگر کوئی خواب میں کھٹا انگور یا چٹائی دیکھے تو یہ پریشانی اور رنج و غم کا اشارہ ہے کیونکہ یہ دونوں لفظ حصرہ سے مشتق ہیں جس کے معنی تنگی اور حصار کے ہیں۔ کم از کم میرا تجربہ تو یہی ہے کہ چٹائی کے خواب میں اس کے سوا اور کوئی تعبیر نہیں نکلتی۔

ایک آدمی کو خواب میں اپنے گھر میں درخت دکھائی دیا جبکہ اس کے گھر میں کبھی کوئی درخت نہیں تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تمہارے گھر میں لڑائی ہوگی۔ میری یہ تعبیر بالکل سچ نکلی۔ عربی میں جھگڑے کو مشاجرہ اور درخت کو شجر کہتے ہیں۔ ان دونوں کا اشتقاق ایک ہے۔ جس آدمی کا کوئی کام رکا ہو، خواب میں اسے چابی دکھائی دینا اس امر کی نشانی ہے کہ اس کا کام ہو جائے گا۔ دراصل عربی میں چابی کو مفتاح کہتے ہیں جو فتح سے ماخوذ ہے۔ فتح کے معنی کھلنے کے ہیں۔

استاذ امام شہاب الدین قرانی کا کہنا ہے کہ خواب میں نازبو یا پودینہ دیکھنا اگر وہ کھائے یا اس کے پاس رکھا ہو، وبا کی علامت ہے۔ اگر بیمار، جسے پودینہ نقصان دیتا ہو، اسے خواب میں دیکھے تو اس کے لیے یہ موت کی نشانی ہے۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ خواب میں چغل خور دیکھنا چغل خوری کا پتہ دیتا ہے۔ میرے نزدیک اگر کوئی کسان جس کی فصل کو پانی کی ضرورت ہو، خواب میں نازبو کا پودا دیکھے تو یہ اس امر کی نشاندہی ہے کہ اس کے

کھیت پر عنقریب مینہ برسے گا۔ وجہ یہ ہے کہ عربی میں نازبو کو ریحان کہتے ہیں۔ ریحان کو توڑ کر لکھیے تو دو الفاظ ملتے ہیں، رَیّ اور حَآن۔ عربی میں رَیّ کے معنی سیرابی کے ہیں اور حَآن کے معنی وقت قریب آنے کے ہیں۔

ایک عورت نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی نے اس کے ہاتھ پر خوبصورت سی فصیل بنا دی ہے۔ اُس نے استاذ امام شہاب الدین قرانی کو یہ خواب سنایا تو آپ نے اس سے کہا: یہ آدمی تم سے شادی کرے گا اور تمہیں ننگن پہنائے گا۔ چنانچہ یہی ہوا۔ دراصل عربی میں فصیل کو سُور اور ننگن کو سوار کہتے ہیں۔ ان دونوں الفاظ میں ایک طرح کا اشتقاق پایا جاتا ہے۔ ایک اور عورت نے دیکھا کہ ایک آدمی نے اس کے کانوں پر پُل بنا دیا ہے۔ الشیخ شہاب الدین قرانی نے اس عورت کو تعبیر بتائی کہ وہ شخص تم سے دھوکہ کر رہا ہے۔ وہ تم سے وعدہ کر رہا ہے کہ تمہارے لیے بالیاں خریدے گا۔ عورت بولی: ہاں، ایسی ہی بات ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کی بات مت سننا۔ توجیہ اس کی یہ ہے کہ قُرط (بالی) اور قنطرة (پُل) کے درمیان ایک قسم کا اشتقاق پایا جاتا ہے۔ مرد کا عورت کے کان پر پُل کھڑا کرنا اس کے جھوٹا ہونے کی علامت ہے کیونکہ پُل کان پر کھڑا نہیں رہ سکتا۔ یہ محض حیلہ تھا جس سے اس کا مقصود عورت کے قریب آنا تھا۔

ایک اور خواب کی توجیہ پہلے بیان کیے دیتا ہوں کہ لفظ علی (بلندی) سے مشتق ہے جبکہ لفظ منصور نصر (نُصرت و فتح) سے مشتق ہے۔ اب خواب کی تفصیل سنئے۔ امیر ابو یحییٰ، میرے الجزیرہ پر حاکم ہونے کے بعد، لحيانی کے بیٹے سے جنگ کے لیے نکلا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی جنہیں میں جانتا ہوں، ایک علی اور دوسرا منصور، دونوں مجھ سے کسی چیز کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ایک نے میرا دایاں کندھا اور دوسرے نے بائیں کندھا پکڑا ہوا ہے اور دونوں قسم کھا رہے ہیں کہ جب تک حق نہیں ملے گا، نہیں جائیں

گے۔ بعد ازاں منصور مجھے چھوڑ کے چل دیا ہے۔ میں اُس سے پوچھتا ہوں تم کہاں چلے۔ وہ جواب دیتا ہے علی، ابن لحيانی کا دربان بن گیا ہے، اُس کے بجائے میں جا رہا ہوں کیونکہ اس کا دربان مر گیا ہے۔ میں اس سے کہتا ہوں: وہ اس بادشاہ کا دربان کیوں نہیں بنتا۔ منصور چپ ہو جاتا ہے اور نماز پڑھنا شروع کر دیتا ہے لیکن اسے مکمل نہیں کر پاتا۔ بعد ازاں دربان اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے بادشاہ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے۔ منصور بادشاہ کو سجدہ کرتا ہے۔ اسی اثنا میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ میں نے خواب کی تعبیر یوں کی کہ امیر ابویحییٰ چارو جوہ کی بنا پر فتح یاب ہوگا: پہلی وجہ یہ کہ یہ دونوں آدمی میرے ساتھ کھڑے رہے جو اس بات کی علامت ہے کہ میری امارت قائم رہے گی۔ میری امارت کا قیام و دوام بادشاہ کی حکومت سے جڑا ہے کیونکہ میں اُسی کا مقرر کردہ والی ہوں۔ دوسری وجہ ابن لحيانی کے دربان کی موت جو اس امر کی نشانی ہے کہ ابن لحيانی کو فتح نصیب نہیں ہوگی۔ تیسری وجہ یہ کہ منصور نے چاہا کہ ابن لحيانی کا دربان بنے۔ اس نے نماز پڑھی لیکن اسے مکمل نہ کر پایا۔ چوتھی وجہ اس کا میرے بادشاہ کے روبرو سجدہ کرنا۔

◆ **تصیّف**¹: اہل تعبیر نے اس علم میں تصیّف کو بھی مد نظر رکھا ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا ایک آدمی نے اسے بنفشہ (بنفشہ کا پھول) دیا ہے۔ معبر نے اُس سے پوچھا: کیا تم نے خرید و فروخت کا کوئی معاملہ کیا ہے یا نکاح کا عقد کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں، معبر بولا: یہ عقد فسخ ہو جائے گا کیونکہ بنفشہ (بنفشہ کا پھول) کی تصیّف بنفشہ یعنی فسخ ہونا ہے۔

① تصیّف کا مطلب یہ ہے کہ نقطوں کے بدل جانے یا حذف ہو جانے کی وجہ سے لفظ کو غلط طریقے سے پڑھ لیا جائے جس سے اس کے معنی و مفہوم بدل جائیں، جیسے عین کو غلط طور پر عین پڑھ لیا جائے۔ مثال کے طور پر لفظ عرفہ پر غلطی سے نقطہ لگ جائے اور اسے عرفہ پڑھا جائے گا۔

لیکن میرے نزدیک اگر بیمار خواب میں دیکھے کہ اسے بنفج (بنفشہ کا پھول) دیا گیا ہے تو یہ اس کی شفا یابی کی علامت ہے۔

ایک اور آدمی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شکاری پھندے کے بیچ جا پڑا ہے۔ معبر نے اس سے کہا کہ تمہیں گرفتاری کا ڈر ہے۔ شکاری پھندے کے بیچ کو عربی میں حوزہ کہتے ہیں جس کی تصحیف جورہ ہے۔ جورہ کے معنی ظلم و زیادتی کے ہیں۔

ایک آدمی کو خواب میں اپنے گھر میں ایک گھر نظر آیا جس میں سلسلہ وراثت کی کئی کڑیاں بھی موجود تھیں۔ اُس نے خواب مجھے سنایا۔ میں نے اس سے کہا: تمہارے بکثرت بیٹیاں ہوں گی، پھر تمہارے رشتہ داروں میں کوئی آدمی فوت ہوگا جس کے تم وارث بنو گے۔ بعد ازاں یہی ہوا۔ ایک اور آدمی نے خواب میں دیکھا کہ اسے ایک شخص نے خابیہ (بڑا مٹکا) دیا ہے۔ اُس نے خواب مجھ سے بیان کیا۔ میں نے کہا کہ تم اُس آدمی سے کوئی چیز مانگو گے اور تمہیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ خابیہ خائبہ (ناکامی) کی تصحیف ہے۔ اسی شخص نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ مٹکا نہر میں گر گیا ہے تو میں نے اس سے کہا کہ اب تمہیں کامیابی نصیب ہوگی کیونکہ ناکامی (خابیہ) جا چکی ہے، چنانچہ اسی طرح ہوا۔

عبدالرحمن وستانی قبروان کا باشندہ تھا۔ ایک قاضی نے اس پر جرح کی تھی۔ اسے اس کے عہدے سے معزول کر دیا گیا تھا۔ عبدالرحمن مراکش میں کئی مہینے مقیم رہا۔ ایک مرتبہ اس نے مجھ سے کہا کہ اُس نے خواب میں دیکھا کہ حجام اُسے پاک کر رہا ہے۔ میں نے اسے جواب دیا: خوش ہو جاؤ! تمہیں تمہارا عہدہ واپس ملے گا اور تمہارا اثر و رسوخ بڑھ جائے گا کیونکہ طہور ظہور (غلبہ) کی نشانی ہے، چنانچہ عبدالرحمن واقعی اپنے شہر کا قاضی منتخب ہوا۔

پچھلے صفحات میں ہم ذکر کر آئے ہیں کہ سفرِ جل (بہی) کی تصحیف بَتُّ یُفْرَجُ لَی

(میری پریشانی ختم ہو جائے گی) ہے، اس لیے خواب میں بھی دیکھنا پریشانی اور مصیبت سے نجات کی نشانی ہے۔ ایک شخص نے خواب میں آری دیکھی جس سے وہ کتابیں کاٹ رہا تھا۔ اس کی تعبیر یہ تھی کہ اسے کوئی خوشخبری ملی ہے۔ عربی میں آری کو نَسَارَةٌ کہتے ہیں۔ نَسَارَةٌ کی تصحیف بَسَارَةٌ ہے جس کے معنی خوشخبری کے ہیں۔ اسی طرح سے عنب (انگور) ہے، اس کی تصحیف غیث (بارش) ہے، چنانچہ اگر کسی کو خواب میں اپنی فصل یا کھیتی میں انگور دکھائی دے اور اس کی کھیتی کو بارش کی ضرورت ہو تو اسے بارش کی خوشخبری دینی چاہیے۔ اسی طرح باقی چیزوں کو قیاس کر لیں۔

◆ **اعراب کی تبدیلی:** اعراب کی تبدیلی بھی خواب کی تعبیر میں اہمیت کی حامل ہے۔ اس کی مثال اس طرح ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا اس کی ہانڈی ٹوٹ گئی ہے۔ میں نے اس سے کہا: اس سے مراد کوئی معاملہ ہے جسے تم نے پختہ بنیادوں پر استوار کیا تھا لیکن وہ قائم نہیں رہ سکا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اگر بُرمہ (ہانڈی) کی بے کے زبر لگادیں تو وہ بُرمہ بن جائے گا جس کے معنی عربی میں کسی معاملے کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کے ہیں۔ یوں اعراب کی مشابہت سے تعبیر میں مشابہت ہوئی۔ ہانڈی کے ٹوٹنے نے معاملے کے قائم نہ رہنے کا پتہ دیا۔ آدمی بولا: آپ نے سچ کہا۔

ایک اور شخص نے خواب میں دیکھا کہ چند عرب اس کے گھر میں داخل ہوئے ہیں۔ ایک آدمی کہہ رہا ہے کہ یہ لوگ پاؤں پر گھٹنے تک نشان لگاتے ہیں۔ میں نے اس سے کہا: تم بدکار عورتوں کو اپنے گھر لاتے ہو، اس لیے توبہ کرو، چنانچہ اس نے توبہ کر لی۔

اس کی توجیہ یہ ہے کہ اگر ہم عرب کے عین کے پیش لگادیں اور رے کو ساکن کر دیں تو لفظ عَرَبْ عَرَبْ بن جائے گا جس کے معنی عورتوں کے ہیں۔ نیز قدم (پاؤں) کا قاف کاٹ دیا جائے تو وہ دم (خون) بن جاتا ہے۔ بدکار عورتوں کی سزا یہ ہے کہ اُن کا

خون کر دیا جائے۔ کہنے والے کا یہ کہنا کہ گھٹنے (رکبہ) تک، یہ ارتکابِ گناہ کے تکرار کی طرف اشارہ ہے۔ رکبہ اور ارتکاب کا اشتقاق ایک ہے۔ ایک اور لغوی فرق زبر اور زیر کے ساتھ لفظ جمال کا ہے۔ زبر کے ساتھ اس کے معنی خوبصورتی کے ہیں اور زیر کے ساتھ اونٹوں کے، چنانچہ اگر بد خواب میں دیکھے کہ اس کی جوانی اور خوبصورتی لوٹ آئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کے گمشدہ اونٹ اس کو واپس مل جائیں گے۔

اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اس کا ذکر (عضو تناسل) کٹ گیا ہے تو یہ اس امر کی علامت ہے کہ اس کی موت واقع ہو جائے گی کیونکہ ذکر کے ذال کے زیر لگا دی جائے تو وہ ذکر بن جاتا ہے۔ انسان کا ذکر یا تو اس کی موت سے ختم ہوتا ہے یا عہدے سے سبکدوش ہونے پر۔ بعض دفعہ خواب میں عضو تناسل کا کٹ جانا اولاد کی موت کا اشارہ بھی ہوتا ہے۔ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اسے دریائے نیل دیا گیا ہے تو یہ اس امر کا اشارہ ہے کہ اسے اس کا مقصد حاصل ہو جائے گا کیونکہ نیل کی زیر کو زبر میں تبدیل کر دیں تو نیل ہو جائے گا جس کے معنی حصول یا حاصل ہونے کے ہیں۔ اسی طرح دوسری اشیا کو قیاس کر لیں۔

◆ لفظ کو دو حصوں میں توڑنا: یہ بھی تعبیر کا اہم قاعدہ ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی آدمی خواب میں دیکھے کہ اسے سوسنہ کا پھول دیا گیا ہے تو یہ اس امر کا اشارہ ہے کہ وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوگا جو ایک سال تک باقی رہے گی۔¹ حکایت ہے کہ ایک عورت اپنے شوہر کے ساتھ جھگڑتی ہوئی ایک قاضی کے پاس آئی۔ شوہر کا رنگ کالا تھا۔ جب شوہر نے اپنی آواز بلند کی تو عورت کمزور پڑ گئی۔ قاضی سمجھ گیا کہ عورت اپنے شوہر سے محبت کرتی ہے۔

◆ کیونکہ سوسنہ کو جب دو لفظوں میں توڑیں گے تو وہ سو (برائی) اور سنہ (سال) پر ٹوٹے گا۔

اس نے یہ شعر کہا:

رَأَيْتُ عُرَابًا عَلَى سَوَسَنَةٍ
يُنِي بِالسُّوءِ يَبْقَى سَنَةً

”میں نے سوسنہ پر (ایک قسم کا سفید پھول) ایک کوا بیٹھا دیکھا۔ وہ ایسی مصیبت کی خبر دے رہا تھا جو ایک سال تک باقی رہے گی۔“

لیکن استاد محترم شیخ شہاب الدین قرانی کا کہنا ہے کہ یہ برائی اور قحط سالی کا اشارہ ہے۔ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ڈنڈا ہے جس سے وہ گیند کو مارتا ہے اور ڈنڈا اڑ کر اس کے سر کی طرف آتا ہے۔ اُس نے یہ خواب شیخ شہاب الدین قرانی کو سنایا۔ آپ نے اس آدمی کو جواب دیا کہ تم پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے۔ وہ بولا: آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے۔ تو جیہ اس کی یہ بیان فرمائی کہ جب تم صولجان (ڈنڈا) کو دو حصوں میں تقسیم کرو گے تو وہ صول (حملہ) اور جان (جن) میں تقسیم ہوگا جو سر کی طرف آتا ہے۔ مطلب یہ کہ شیطان تمہارے سر ہوتا ہے تو تم پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے۔

ایک آدمی نے استاد گرامی امام شہاب الدین قرانی سے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا بادشاہ مجھے سروال (شلوار) دے رہا ہے۔ آپ نے اس سے کہا: تم کسی شہر کے والی بنو گے کیونکہ سروال کو دو لفظوں میں تقسیم کر کے جو کچھ بنتا ہے اس کے معنی یہی ہیں: سر (ہو جاؤ) والیا (والی) یعنی والی بن جاؤ۔

میرے والد صاحب نے خواب میں دیکھا کہ انھوں نے قاضی ابن عبدالرہیع کی شلوار حاصل کی ہے اور وہ پھٹی ہوئی ہے۔ میں نے ان سے کہا: انھوں نے آپ سے جو عہدہ چھینا تھا وہ آپ کو واپس مل جائے گا۔ چنانچہ یہی ہوا۔

ایک آدمی قفصہ کا رہنے والا تھا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ قفصہ کے والی کے پاس گیا ہے۔ اور اس کی گردن میں تو ابیت (تابوت کی جمع، بہت سارے تابوت) پڑے ہوئے ہیں۔ تو ابیت کو تقسیم کیا جائے تو اس سے دو لفظ نکلتے ہیں ایک (توی بمعنی ہلاکت) اور دوسرا (بت بمعنی قطع)، چنانچہ میں نے کہا: یہ شخص یقینی طور پر مر جائے گا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ وہ کچھ ہی دنوں میں انتقال کر گیا۔ ایک اور آدمی نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک شخص کے گھر میں داخل ہوا ہے۔ اس نے وہاں سے طویٰ شیانامی غلام کو بغل میں لیا اور باہر نکل آیا ہے۔ استاذ امام شیخ شہاب الدین قرانی نے اس سے کہا: تم نے کوئی لٹی ہوئی چیز چرائی تھی اور اسے بغل میں داب کر، اُس گھر سے بھاگ نکلے تھے۔ وہ آدمی بولا: آپ نے سچ کہا۔

ایک اور آدمی نے آپ سے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا میں قبرستان گیا ہوں۔ ایک قبر پر مجھے نرگہ ملا ہے جو مجھے بلارہا ہے لیکن میں اس کی طرف نہیں گیا۔ امام شہاب الدین قرانی نے اس سے کہا: قبرستان میں کسی بدکار عورت نے تمہیں گناہ کی دعوت دی تھی جسے قبول کرنے سے تم نے انکار کر دیا تھا۔ وہ بولا: آپ نے سچ کہا۔ توجیہ اس کی یہ ہے کہ اگر مردون (نرگہ) کو دو حصوں میں تقسیم کریں تو جر اور دون کے دو لفظ ملتے ہیں۔ حر کے معنی عورت کی شرمگاہ کے ہیں اور دون کے معنی ہیں گھٹیا پن۔ اس سے مراد عورت کا بیچ اور گھٹیا ہونا ہے۔

ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ اُس نے خواب میں دیکھا اُسے عناب دیے گئے ہیں۔ میں نے کہا: اس کا مطلب ہے **عَنَاۓ اَب** (پریشانی لوٹ آئی۔) تمہیں تنگدستی اور پریشان حالی کا سامنا ہوگا۔ سو یہی تعبیر واقع ہوئی۔ ایک اور شخص نے مجھ سے کہا کہ اُس نے خواب میں دیکھا اُس کے گھر میں انگور کی بیل اُگی اور ایسی جگہ پہنچی جہاں لکڑی

کا راستہ بنا ہے۔ اُس نے اُس لکڑی کو وہاں سے ہٹایا اور چیر ڈالا۔ میں نے اس سے کہا کہ تمھاری ایک چھوٹی بیٹی ہے جو اسہال کی بیماری میں انتقال کرے گی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ دالیہ (انگور کی بیل) کے عربی لفظ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے تو داء (بیماری) اور الیہ (مقعد) کے دو الفاظ بنتے ہیں، یعنی مقعد کی بیماری جو اسہال ہے۔ سبیل (راستے) سے مراد چھوٹی بچی ہے۔

امیر ابن زکریا کے زمانے میں ہمارے یہاں قفصہ میں ایک شخص تھا جو قفصہ سے ہی تعلق رکھتا تھا۔ اس کا نام عبداللہ بن ابی زید تھا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ اس کے چہرے پر تین نارنجات (نارنگیاں) اُگ آئی ہیں۔ تعبیر بتانے والے نے اس سے کہا: یہ نَارٌ (آگ) ہے جو جَوَاءَ ت یعنی آئی ہے۔ اور پھر حاکم شہر نے اسے گرفتار کر لیا۔

ایک روز جمعے کے دن میں الشیخ صالح ابو محمد مزدری کے بچوں کے ساتھ تھا۔ ایک بچے نے دوسرے بچوں سے پوچھا: اسماعیل کی طبیعت اب کیسی ہے۔ اسماعیل ان کا بھائی تھا اور بیمار تھا۔ دوسرے نے جواب دیا: اچھی ہے، پھر اس نے کہا میں نے رات خواب میں دیکھا کہ ہم سب مروزیہ اور کنافہ میں اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا: اپنے بھائی کی حالت کا پتہ کرو، وہ آج مرجائے گا کیونکہ مروزیہ کے حروف میں رَزِيَّةٌ بھی ہے جس کے معنی مصیبت کے ہیں۔ كُنَافَةٌ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے تو كُنُ آفہ کے دو الفاظ حاصل ہوتے ہیں۔ ان کے معنی ہیں، مصیبت بن، چنانچہ کچھ ہی دیر میں ان کا بھائی انتقال کر گیا۔ نماز جمعہ کے بعد اس کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔

اگر کوئی بیمار خواب میں زرافے کو کمرے میں گھستا دیکھے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کی موت واقع ہو جائے گی۔ زرافہ کے لفظ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے تو زُرٌّ اور آفہ کے دو الفاظ ملتے ہیں۔ زُرٌّ کے معنی ہیں، ملاقات کرو۔ اور آفہ بمعنی آفت۔ مطلب یہ

کہ آفت سے ملاقات کرو۔ بیمار کے لیے آفت موت ہی ہے۔

ایک عورت نے امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: میرا بیٹا سفر پر ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ اُس نے مجھے ایک شتر مرغ بھیجا ہے۔ امام صاحب نے فرمایا: وہ تمہیں سو دینار بھیجے گا۔ چند دنوں بعد وہ عورت پھر آئی اور بولی: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے بیٹے نے مجھے دو شتر مرغ بھیجے ہیں۔ امام صاحب نے فرمایا: وہ تمہیں دو سو دینار بھیجے گا۔ کچھ دنوں بعد وہ عورت پھر آئی اور بولی: آج میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے بیٹے نے مجھے تین شتر مرغ [ثَلَاثُ نَعَامَاتٍ] بھیجے ہیں۔ امام صاحب نے فرمایا: تم عنقریب اس کی موت کی خبر سنو گی۔ وجہ اس تعبیر کی یہ ہے کہ عربی میں شتر مرغ کو نعامہ کہتے ہیں۔ نعامہ کی جمع نعامات آتی ہے۔ نعامات کے لفظ کو دو ٹکڑے کیجیے تو دو لفظ حاصل ہوتے ہیں، نَعَا اور مَات۔ عربی میں نعا کے معنی ہیں، اس نے موت کی خبر دی اور مَات کے معنی ہیں، وہ مر گیا۔ یوں یہ دونوں لفظ موت پر دلالت کرتے ہیں، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس لڑکے کا انتقال ہو گیا۔

ایک عورت نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میں نے اپنا سراپنی اندام نہانی میں دے دیا اور اپنے کلیجے کا ایک ٹکڑا چبا کر اس کے تین حصے کر دیے ہیں۔ استاذ امام شہاب الدین قرافی نے اس سے کہا: تمہارا ایک بیٹا دمشق گیا تھا، اس نے تمہارے لیے پیسے بھجوائے ہیں۔ وہ عورت بولی: آپ سچ کہتے ہیں۔ توجیہ اس تعبیر کی یہ ہے کہ کلیجے سے مراد بیٹا ہے۔ اور وہ عورت کی نظروں سے اوجھل ہے کیونکہ وہ اس کے پیٹ میں ہے۔ جب کلیجے کو کاٹا تو لامحالہ اس کے دانتوں سے خون (دم) نکلا۔ خون کو عربی میں دم کہتے ہیں اور ٹکڑے کو شق۔ ان دونوں کو ملایا تو دمشق بنا۔ بعض دفعہ تعبیر میں لفظ کے ایک حصے کا اعتبار کر کے باقی کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

ایک معبر نے لکھا ہے کہ خواب میں کُمَثْرٰی (ناشپاتی) دیکھنا دولت کا اشارہ ہے کیونکہ اس کے لفظ کا آخری حصہ مَثْرٰی (دولت و ثروت) ہے۔

ایک آدمی نے الشیخ شہاب الدین قرانی سے اپنا خواب بیان کیا کہ اُس نے دیکھا سفید عمامہ اُس کی آنکھوں پر گرا ہے۔ شیخ نے اسے تعبیر بتاتے ہوئے کہا: تمہاری آنکھوں میں سفید موتیا اُتر آئے گا جس سے ان کی روشنی جاتی رہیگی۔ چنانچہ اسی طرح ہوا۔ توجیہ اس کی یہ ہے کہ لفظ عمامہ کا ایک حصہ (عمی) ہے جس کے معنی نابینا ہونے کے ہیں۔ سفید عمامہ اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ بینائی سفید موتیے کی وجہ سے جائے گی۔ اسی طرح دوسری چیزوں کو قیاس کر لیں۔

◆ **لفظ کے اُلٹ کا اعتبار**، (مطلب یہ کہ کسی لفظ کو اُلٹا پڑھ کے جو لفظ بنے اس کے لحاظ سے خواب کی تعبیر): یہ بھی تعبیر کا ایک معتبر طریقہ ہے۔ جب میں قبائلی جزیرے میں قاضی تھا، ان دنوں میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس لوز (بادام) ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ مجھے معزول کر دیا جائے گا کیونکہ لوز کا الٹ زوال بنتا ہے، چنانچہ واقعی اسی طرح ہوا۔ میرے استاذ امام شہاب الدین قرانی نے بھی مجھے یہی تعبیر بتائی۔ آپ نے فرمایا: اگر کوئی سختی، تنگی یا پریشانی میں ہو اور خواب میں لوز (بادام) دیکھے تو یہ اس کی پریشانی کے ختم ہونے کا اشارہ ہے کیونکہ اس کا الٹ زوال ہے۔ اسی طرح نجم (ستارے) کا الٹ مِجَنُّ (ڈھال)، درہم کا الٹ هَمَّ دَرَّ (پریشانی شروع ہوئی) اور قبا (چوغہ) کا الٹ اَبَق (بھاگا ہوا غلام) ہے۔

ایک شخص نے استاذ گرامی امام شہاب الدین قرانی سے بیان کیا کہ اُس نے خواب میں دیکھا، شہد اُس کے پیر پر گر گیا اور اُس کا پاؤں جل گیا ہے۔ استاذ گرامی نے اس سے کہا: تمہارے پیر میں کوئی کیڑا یا کچھو ڈنک مارے گا۔ سو یہی ہوا۔ وجہ اس کی یہ ہے

کہ عربی میں شہد کو غسل کہتے ہیں۔ غسل کا الٹ لسع ہے۔ لسع کے معنی عربی میں بچھو یا کیڑے کے ڈنک مارنے کے ہیں۔

ایک اور آدمی نے استاذ امام سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے بطخ یعنی خربوزے میں مٹھاس ڈالی جا رہی ہے۔ ایک چھپکلی آئی ہے۔ اس نے خربوزے میں سر کے کالال قطرہ ڈال دیا ہے جس سے خربوزہ خراب ہو گیا ہے۔ آپ نے اس سے کہا: بطخ کا قدرے الٹ طیح (پکا ہوا کھانا) ہے۔ خواب کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے یہاں کوئی کھانا پکانے والی ہے جس کی ماہواری کا خون تمہارے کھانے میں گر گیا ہے۔ اس سے تمہارا کھانا خراب ہو گیا ہے۔ اس آدمی نے جب پوچھ پچھا کی تو یہ خبر صحیح نکلی۔

ایک اور آدمی نے خواب میں دیکھا کہ لیف یعنی درخت کی چھال نے اس کا ہاتھ اڑا دیا ہے۔ استاد گرامی الشیخ شہاب الدین قرانی نے اس سے کہا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں تمہیں کوئی ہاتھی (فیل) نقصان نہ پہنچائے۔ (لیف کا الٹ فیل ہے۔)

ایک اور شخص نے ان سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا، میں بحر یعنی سمندر سے روٹیاں جمع کر رہا ہوں۔ آپ نے اس سے کہا: بڑا رنج (نفع) حاصل ہوگا۔ سو یہی ہوا۔

ایک آدمی نے الشیخ قرانی سے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا، میں گدھوں کا گوشت کھا رہا ہوں اور سخت بھوکا ہوں۔ شیخ نے فرمایا: تم تنگدستی میں مبتلا ہو گے اور مجبوراً سڑا ہوا بدبودار گوشت کھاؤ گے، چنانچہ اس کے ساتھ یہی ہوا۔

ایک اور آدمی نے شیخ سے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا، میں ایک تسبیح (سَبْح) کے دانے (حَب) میں گر پڑا ہوں۔ شیخ نے فرمایا: تمہیں جب یعنی کنویں میں محبوس کر دیا جائے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا کیونکہ حب کی حے کے نقطہ لگا دیں تو وہ جیم میں بدل جائے گی۔ حَب جب ہو جائے گا جس کے معنی عربی میں کنویں کے ہیں۔ اور

سج یعنی تسبیح کا اُلٹ ہے جس۔ ایک اور آدمی نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے اسے دلو یعنی بالٹی دی ہے۔ الشیخ قرانی نے فرمایا: تمہارے بیٹا پیدا ہوگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ دلو (بالٹی) کا اُلٹ وَلَد (لڑکا) ہے۔

ایک اور شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ مسافروں کو الوداع کہہ رہا ہے۔ شیخ نے استفسار پر فرمایا: خوش ہو جاؤ وہ عنقریب لوٹنے والے ہیں، چنانچہ واقعی وہ لوٹ آئے۔ شیخ کے مطابق اس کی وجہ یہ ہے کہ الوداع کا اُلٹ عادوا ہے۔ اس کے معنی ہیں، وہ لوٹ آئے۔ یہ توجیہ میں نے بعض دوسرے علماء سے بھی سنی اور پڑھی ہے۔ اسی توجیہ کو شاعر نے یوں بیان کیا ہے:

إِذَا	رَأَيْتَ	الْوَدَاعَ	فَأَبْشِرْ
وَلَا	يَهْمَنَّكَ	عَنْ	الْبِعَادِ
وَأَنْتَظِرِ	الْعَوْدَ	قَرِيبٍ	عَادُوا
فِيَّانَ	قَلْبَ	الْوَدَاعِ	عَادُوا

”اگر تم خواب میں کسی کو الوداع کہتے ہوئے دیکھو تو خوش ہو جاؤ۔ اس کی دوری کا غم نہ کرو۔ اس کی جلد واپسی کی توقع رکھو کیونکہ الوداع کا اُلٹ عادوا، یعنی لوٹ آئے، ہے۔“

مبصر کہتا ہے کہ خواب میں کسی کو الوداع کرنا یا کسی کو الوداع ہوتے دیکھنا طلاق یافتہ عورت کی گھر واپسی، شریک سے مصالحت اور تاجر کے نفع کمانے کا بھی پتہ دیتا ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ اُلٹ کا عمل لفظ کے علاوہ کسی اور شیمیں ہوتا ہے۔ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ اُس کا ناخن (ظفر) الٹا ہو گیا ہے۔ اُس نے خواب مجھ سے بیان کیا۔ میں نے کہا تم اپنے دشمنوں پر غالب آؤ گے کیونکہ ظفر (ناخن) کی ظونیں اور فے

کے زبر لگادیں تو ظفر (کامیابی) بن جاتا ہے جو انہیں تمہارے خلاف حاصل تھی۔ اب معاملہ الٹ ہو گیا ہے، اس لیے تم فتح حاصل کرو گے۔ چنانچہ یہی ہوا۔

تصحیف، مشابہت، تقطیع الفاظ اور تبدیلی اعراب یکجا: اس کی مثال یہ ہے کہ مراکش کے ایک حاکم کے پاس ایک صندوق تھا جس میں وہ اپنی قیمتی اشیاء رکھا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس کی چابی گم ہو گئی۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ گویا وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں گیا ہے۔ وہاں دائیں بائیں نارنگیوں کے درخت لگے ہوئے ہیں۔ وہ ایک پیڑ سے ایک نارنگی توڑتا ہے۔ اسے کاٹتا ہے تو چابی برآمد ہوتی ہے۔ اس نے معبر کو بلوایا، اسے چابی کی گمشدگی اور اپنے خواب کے متعلق بتایا۔ معبر نے اس سے پوچھا: جو کتابیں تمہارے پاس ہیں ان میں تاریخ کی کتاب بھی ہے؟ وہ بولا: ہاں۔ معبر نے کہا: اسے نکالو۔ حاکم نے تاریخ کی کتاب نکالی۔ معبر نے اس سے کہا کہ اسے درمیان سے کھولو۔ اُس نے کتاب کو درمیان سے کھول دیا۔ معبر نے پوچھا: تم نے جو نارنگی کا پھل توڑا تھا وہ کس پیڑ سے توڑا تھا؟ حاکم نے جواب دیا: اس درخت سے جو گھر کے اندر دائیں جانب تھا۔ معبر بولا: کتاب کے دائیں حصے سے چابی نکال لو۔ حاکم اللہ نے اپنی چابی کتاب کے دائیں حصے سے نکال لی۔ بعد میں اس نے معبر سے پوچھا: تمہیں یہ کیسے پتہ چلا؟ معبر بولا: نارنج (نارنگی) کی تصحیف تاریخ ہے اور نارنگی کے بیج میں انتہائی پتلی جھلی ہوتی ہے جو کاغذ کے جیسی ہوتی ہے، اس لیے میں نے سوچا کہ ہونہ ہو چابی تاریخ کی کتاب میں ہے۔

یہ بہت ہی خوبصورت تعبیر ہے۔ میں نے تصحیف اور مشابہت کے اجتماع کی اس کے علاوہ اور کوئی مثال نہیں دیکھی۔ تقطیع (لفظ کو حصوں میں تقسیم کرنا) اور تبدیلی اعراب کی مثال اس طرح لی جاسکتی ہے کہ مرد عورت سے کسی سبب یا عارضے کی بنا پر ہم بستری نہ

کر سکے اور خواب میں دیکھے کہ اسے کسبر یعنی دھنیا دیا گیا ہے۔ کسبر کے دو ٹکڑے کیچھے تو دو لفظ میسر آتے ہیں، کس اور بُرا۔ کس عورت کی شرمگاہ کو کہتے ہیں۔ بُرا کی بے کے زبر لگایا جائے اور رے کے زیر لگائی جائے تو لفظ بری بن جاتا ہے جس کے ایک معنی صحت یاب کے بھی ہیں۔

◆ **لزوم:** اس سے مراد یہ ہے کہ کسی واقعے یا امر کے نتیجے میں کوئی اور واقعہ یا امر لازماً پیش آئے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص خواب میں دیکھے کہ اس کا دشمن خیریت سے ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی اور کی وجہ سے پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہوگا کیونکہ دشمن عام طور پر تبھی خوش ہوتا ہے جب مد مقابل کو مصیبت پیش آتی ہے۔ مطلب یہ کہ دشمن کی خوشی سے مد مقابل کی غمی لازم آتی ہے۔ اس کے برعکس اگر کوئی خواب میں اپنے دشمن کو پریشان حال دیکھے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو خوشخبری ملے گی، اس لیے کہ دشمن کی پریشان حالی سے اس کے حریف کی خوشحالی لازم آتی ہے۔ خواب میں محبوب کو خوشی یا پریشانی کے عالم میں دیکھنے کا مطلب ہے کہ خواب دیکھنے والے کو بھی اسی طرح کی خوشی ملے گی یا اسی پریشانی سے پالا پڑے گا۔ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اس کے گھر میں طبیب، جراح، معالج حیوانات یا فقیہ آیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کو ایسا مسئلہ درپیش ہوگا جس میں وہ اس اندر آنے والے کی مدد کا محتاج ہوگا۔ خواب میں اگر کوئی اپنے پاس کتب فقہ یا کسی بھی طرح کا آلہ دیکھے تو بھی اسی طرح تعبیر کی جائے گی۔

قفصہ کے ایک سرکاری عہدیدار نے مجھ سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں اپنی ماں کی شرمگاہ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ میں نے اس سے کہا: تمہیں معزول کر دیا جائے گا کیونکہ تم نے وہ جگہ دیکھی جہاں سے تم آئے ہو۔ اور جہاں سے تم نکلے

ہو وہیں سے تم یہاں تک آئے ہو۔ تم ادھر واپس نہیں جاسکتے جب تک تمہیں معزول نہ کر دیا جائے، چنانچہ جلد ہی اسے معزول کر دیا گیا۔

میرے شہر کا ایک قاضی قیروان سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کی ایک بیوی تو زور میں تھی۔ قاضی کا خیال کہ جب بھی اسے معزول کیا جائے گا وہ اپنی بیوی کو قیروان لے آئے گا۔ ایک دفعہ اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میں مکئی کی روٹی کھا رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ تمہیں معزول کر دیا جائے گا کیونکہ تم اہل تو زور میں سے ہو گئے ہو جو مکئی کی روٹی کھاتے ہیں۔ تم ان میں کے ایک فرد جھبی بنو گے جب تم وہاں پہنچ جاؤ گے۔ تم اس شہر میں اسی وقت داخل ہو گے جب تمہیں معزول کیا جائے گا اور تم اپنے اہل و عیال کو وہاں منتقل کرو گے۔ سو یہی وقوع پذیر ہوا۔

قفصہ کے ایک اور قاضی نے مجھ سے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں سوار ہوں اور میں نے زرہ پہن رکھی ہے۔ میں نے اس سے کہا تم زرہ سفر میں پہنتے ہو۔ اور سفر تم جھبی کرو گے جب تم معزول کر دیے جاؤ گے۔ چنانچہ اسی طرح ہوا۔

ایک شخص نے نئی نئی توبہ کی تھی۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ اس کا لوٹا ٹوٹ گیا ہے۔ میں نے اس سے کہا: تم پھر پرانی حالت کو لوٹ جاؤ گے کیونکہ لوٹا وضو کا آلہ ہے۔ جب آلہ ٹوٹ جائے تو وضو باطل ہو جاتا ہے۔ وضو باطل ہو گیا تو نماز بھی باطل ہو جاتی ہے، چنانچہ یہی ہوا۔ اس نے دوبارہ گناہ کا ارتکاب کیا۔

ایک بار میں نے خواب میں دیکھا کہ میری رگ سے خون نکل رہا ہے اور میرے جسم سے ملحق کپڑے پر لگ گیا ہے۔ میرے نزدیک جو قریب ترین آدمی تھا اس کے بچہ ہونے والا تھا۔ میں نے اس سے کہا: تمہارے یہاں زیادہ بیٹے پیدا ہوں گے، پھر اسی طرح ہوا۔ تو جیہ اس کی یہ ہے کہ رگ سے خون نکلنا رضامندی سے مال خرچ کرنے کا اشارہ

ہے۔ جسم سے ملحق کپڑا قریب ترین آدمی کی نشاندہی کرتا ہے، اس لیے میں نے تعبیر یہ بتائی۔ ہمارے یہاں یہ رواج ہے کہ جس کے بیٹے پیدا ہوں ہم اس کے یہاں زیادہ تحفے تحائف لے کے جاتے اور زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ سو یہی وقوع پذیر ہوا۔

ایک شخص کو آشوبِ چشم کی بیماری ہوگئی۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ آنکھوں کا معالج اس کے پاس آیا ہے اور دوا کی شیشی اس سے گم ہوگئی ہے۔ الشیخ شہاب الدین قرانی سے پوچھا گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا: تمہاری بینائی چلی جائے گی کیونکہ دوا کی شیشی گم ہوگئی ہے۔ اس کے گم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا علاج نہیں ہو سکے گا اور نہ تمہیں شفا نصیب ہوگی، چنانچہ اسی طرح ہوا۔ ایک اور شخص نے خواب میں دیکھا کہ اسے کھیتی باڑی والے ہل کا آہنی پھاڑا دیا گیا ہے۔ الشیخ قرانی نے اس سے کہا: تم کسان بنو گے۔ یہی حکم خواب میں اسلحہ پہننے اور اس کے دینے کا ہے کیونکہ یہ جھگڑے یا جنگ یا تنازع کا اشارہ ہے۔ ایسی صورت میں فتح اس کی ہوگی جو اسلحہ پہننے ہوئے ہے یا جس کے ہاتھ میں اسلحہ ہے۔ اگر بیمار خواب میں دیکھے کہ اس کے پاس کفن ہے یا مردے کو غسل دینے والا کھڑا ہے یا نعش رکھی ہے یا غسل کا ٹب رکھا ہے تو یہ بیمار کی موت کا اشارہ ہے۔ اسی طرح باقی امور کو قیاس کر لیں۔

◆ **انجام کار:** (مطلب یہ کہ خواب میں دیکھی گئی شے کا انجام یا اختتام کیا ہوتا ہے): اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اس کے پاس چارہ ہے یا اسے چارا دیا گیا ہے تو یہ مال و دولت کی نشانی ہے کیونکہ مویشی چارا کھاتے ہیں جو ان کا گوشت، چربی، دودھ اور مکھن، اون اور بال بنتا ہے۔ اور یہ سب مال و دولت ہے۔ حکایت ہے کہ حضرت امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ چارے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: میری خواہش ہے میں خواب میں دیکھوں کہ چارے کا مالک بن گیا ہوں۔

اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ وہ سمندر میں تیراکی کر رہا ہے اور سمندر کا پانی بہت گرم ہے تو یہ اس امر کا اشارہ ہے کہ وہ آگ سے جھلس جائے گا۔ ایک آدمی نے استاد گرامی الشیخ شہاب الدین قرانی سے بیان کیا کہ اُس نے خواب میں دیکھا سمندر کا پانی اُس کے پاؤں پر گر گیا اور اسے جلادیا ہے۔ شیخ نے کہا کہ تمہارا پاؤں آگ سے جلے گا۔ اس کی دلیل وہ روایات ہیں جن میں وارد ہے کہ قیامت کو سمندر آگ بن جائے گا۔

مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک اہل کتاب سے فرمایا: تم اپنی کتابوں میں آگ کو کہاں دیکھتے ہو؟ اس نے کہا: سمندر میں۔ آپ نے فرمایا: یہ بالکل سچ ہے، پھر آپ نے قرآن کی آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَالْبَحْرُ الْمَسْجُورُ﴾ ”اور بھڑکائے ہوئے سمندر (کی قسم!) (الطور 52: 6) مسجور یعنی جلتا ہوا۔ عربی زبان میں کہتے ہیں: سَجَرْتُ التَّنُورَ میں نے تندور جلایا۔

ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ اُس نے خواب میں دیکھا، گویا وہ پل صراط پر چل رہا ہے۔ وہ جہنم کے اوپر نصب ہے۔ اُس نے پل صراط پار کر لیا اور جنت میں داخل ہو گیا ہے۔ میں نے اس سے کہا: تم سمندری راستے سے حج پر گئے تھے۔ اس نے کہا: آپ نے بجا فرمایا۔

توجیہ اس کی یہ ہے کہ صراط کشتی سے عبارت ہے۔ سمندر جہنم سے عبارت ہے۔ اور مکہ مکرمہ جنت سے عبارت ہے کیونکہ اس میں داخل ہونا جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے، چنانچہ سبب کو مسبب کے مقام پر کھڑا کر دیا گیا۔ مکہ مکرمہ جنت سے اس لیے بھی عبارت ہے کہ حجر اسود جنت کا پتھر ہے، نیز جنت کا فروں پر حرام ہے اور مکہ میں مسجد حرام ہے۔ کافر مسجد حرام میں بھی نہیں جاسکتے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
بَعْدَ عَدَائِهِمْ ۗ﴾¹

”اے ایمان والو! بے شک مشرک نجس ہیں اس لیے اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ جانے پائیں.....“¹

اگر کوئی خواب میں اپنے آپ کو نشہ آور مشروب پیتے دیکھتا ہے تو یہ اشارہ ہے اس امر کا کہ وہ فتنے میں مبتلا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾

”شیطان تو شراب اور جوئے کے حوالے سے تم لوگوں میں عداوت اور دشمنی پیدا کرنا چاہتا ہے۔“²

مزید غور کرنے پر ایسی کئی مثالیں مل سکتی ہیں۔

◆ **تضاد:** تضاد سے مراد یہ ہے کہ انسان خواب میں جو چیز دیکھے، اُس کا الٹ مراد لیا جائے۔ مثال کے طور پر رنج و غم خواب میں مسرت و شادمانی کی نشانی ہے جبکہ خواب میں خوشی و مسرت، غم و اندوہ کی نشانی ہے۔ اگر کوئی عورت امید سے ہو اور خواب میں دیکھے کہ اس نے بچی جنی ہے تو وہ بچہ جنے گی۔ اگر وہ دیکھے کہ اُس نے بچہ جننا ہے تو بچی ہوگی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ بچی کا پیدا ہونا غم کا باعث ہوتا ہے اور نیند میں غم خوشی کی علامت ہے، چنانچہ وہ بچہ جنے گی جس سے اس کو خوشی اور مسرت ملے گی۔ اور اگر وہ دیکھے کہ اُس نے بچہ جننا ہے اور وہ خوش ہے تو نیند میں خوشی غم کی علامت ہے، اس لیے وہ بچی جنے گی اور اس کی وجہ سے غمگین ہوگی، الا یہ کہ اس کی عادت ہو، جو خواب میں دیکھتی ہے اسی کی پیدائش ہوتی ہے تو ایسی صورت میں وہ خواب میں بچہ دیکھنے پر بچہ جنے

گی اور بچی دیکھنے پر بچی۔ اگر والی خواب میں دیکھے کہ وہ کسی جگہ کا والی بنا ہے تو یہ اس امر کی نشاندہی ہے کہ وہ عنقریب معزول کر دیا جائے گا۔ میں نے اس کا بذات خود تجربہ کیا ہے۔ اگر معزول عہدیدار خواب میں دیکھے کہ اسے کسی منصب سے معزول کر دیا گیا ہے تو یہ اس کے والی بننے کی نشانی ہے۔ میں نے ایک اہل تعبیر کی کتاب دیکھی، اس نے اپنی کتاب کا نام ہی 'کتاب الاضداد' رکھا تھا۔ اس مثال سے دیگر صورتوں میں مدد لی جاسکتی اور انھیں اس پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔

◆ **عوام الناس کے روزمرہ اور محاورے:** زبانِ خلق نقارہ خدا ہوتی ہے۔ یوں خوابوں کی تعبیر کے سلسلے میں عوام الناس کے روزمرہ اور محاوروں کا بھی اعتبار کیا جاتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ اگر کوئی خواب میں ہری انجیر دیکھے تو بعض اہل تعبیر کے نزدیک یہ مصیبت کی نشانی ہے۔ اس کی بنیاد عوام الناس کا وہ مقولہ ہے جو وہ انجیر کے بارے میں کہتے ہیں: «إِذَا رَأَيْتَ التَّيْنَ أَبْشُرْ بِالطَّيْنِ» یعنی جب تم انجیر دیکھو تو جان لو کہ گارا تمھارا مقدر ہے۔ اس کے برعکس بعض اہل تعبیر کے نزدیک خواب میں انجیر دیکھنا حلال اور اچھے رزق کا پتہ دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی قسم کھائی اور اسے شرف بخشا ہے۔ میرے نزدیک درست یہ ہے کہ اگر کسی کی یہ عادت ہو کہ خواب میں انجیر دیکھتے ہی وہ مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو ایسے شخص کے لیے انجیر دیکھنا مصیبت ہی کی نشانی ہے۔ اگر کوئی شخص خواب میں آڑو دیکھے تو اس کے متعلق ہم امام حنبلی کا قول ذکر کر آئے ہیں کہ یہ مصیبت کی نشانی ہے۔ اسی طرح خوابانی کا خواب میں دکھائی دینا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان دونوں پھلوں کا آخری حصہ گٹھلی اور بیج ہیں جن سے کھانے والا ڈرتا ہے کہ کہیں دانت کو تکلیف نہ پہنچائیں۔

مصر کے ایک بادشاہ پر دشمن نے دھاوا بول دیا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ بغل

میں چٹائی دا بے اپنے گھر سے نکل رہا ہے۔ معبر نے کہا: بادشاہ اپنی بادشاہت سے الگ ہو جائے گا کیونکہ بچے جب درس سے فارغ ہوتے اور واپس جانے کو ہوتے ہیں تو ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھ لائی ہوئی چٹائی اٹھاتا اور معلم کی طرف منہ کر کے کہتا ہے: معلم، معلم۔ جواباً معلم کہتا ہے: اپنی چٹائی اٹھاؤ اور جاؤ۔

◆ **کہاوتیں:** اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اس نے کوئی عربی ضرب المثل یا کہاوت بولی ہے تو معبر کو اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ وہ کس وجہ سے بولی گئی ہے، وہی اس کی تعبیر ہوگی۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہا ہے: «عَسَى الْغُؤَيْرُ أَبْوَسًا» لفظی ترجمہ ہے: ”لگتا ہے یہ تمام مسائل اُس پلید غار کے پیدا کردہ ہیں۔“ میں نے کہا: اس نے انتہائی گھٹیا چیز کے عوض امارت طلب کی ہے کیونکہ یہ مثال اس شخص کے لیے بیان کی جاتی ہے جو کوئی بہت ہی عظیم شے انتہائی گھٹیا شے کے عوض میں حاصل کر لیتا ہے۔ سو اسی طرح ہوا۔

ایک اور شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ اُس نے خواب میں دیکھا، وہ کہہ رہا ہے: ”میں تو سمجھی تھی کہ اسے پالیا، پر وہ تو الٹا میرے ہی سر ہوئی۔“ میں نے کہا: عورتیں یہ اس وقت کہتی ہیں جب وہ اپنی سوکن یا کسی دشمن کے خلاف کوئی تدبیر کرتی ہیں لیکن وہ تدبیر ان پر الٹی ہو جاتی ہے، اس لیے خواب میں یہ بات کہنے والا اپنے دشمن کے خلاف تدبیر کر رہا ہے جو اسی پر الٹی پڑے گی، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ایک آدمی نے اپنا خواب بتاتے ہوئے کہا میں نے دیکھا کہ میں کہہ رہا ہوں تمہارے ہاتھ بندھ گئے اور تمہارے منہ سے ہوا نکلی۔ یہ مثال جس شخص کے لیے بیان کی جاتی

◆ یہ ضرب المثل اُس آدمی کے متعلق بیان کی جاتی ہے جو بری خبر لائے اور خود اسی کو بری خبر کا ذمہ دار ٹھہرا دیا جائے۔ مصنف نے اس کی جو توجیہ بیان کی وہ بھی درست ہے۔

ہے وہ ایسا کام کرتا ہے جو اس کی نجات کا باعث بنتا ہے لیکن وہ کام ادھورا اور ناپختہ ہوتا ہے۔ اس محاورے کی اصل یہ ہے کہ ایک بدو نے مشکیزے میں ہوا بھری، اس کا منہ باندھ دیا اور دریا عبور کرنے کے لیے اس پر سوار ہوا لیکن بیچ راستے میں گرہ کھل گئی اور بدو ڈوب گیا۔ اس وقت وہ بولا کہ تمہارے ہاتھ باندھ گئے اور تمہارے منہ سے ہوا نکلی۔ اسی طرح باقی محاوروں اور کہاوتوں کو بھی قیاس کر لیں۔

◆ **قرآن وحدیث کے دلائل:** اہل تعبیر خواب کی تعبیر میں قرآن وحدیث کے دلائل سے بھی مدد لیتے ہیں لیکن اسندلال میں کسی خاص طریقے پر کار بند نہیں ہوتے۔ ہم یہاں چند مثالیں پیش کر رہے ہیں:

ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ اُس نے خواب میں دیکھا اُس نے اپنی گردن پر لکڑی اٹھا رکھی ہے جس کا بوجھ اُسے محسوس ہو رہا ہے۔ میں نے اس سے کہا: تمہیں ایسے آدمی سے تکلیف پہنچے گی جو تمہارے سامنے کچھ اور ظاہر کرتا ہے، باطن میں کچھ اور چھپاتا ہے۔ ایسا شخص منافق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ گویا وہ دیوار سے لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں۔ اس آدمی نے جواب دیا: آپ نے درست کہا۔

ایک اور آدمی نے مجھ سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے پتھر اٹھایا ہے اور مجھے اس کے اٹھانے میں سخت مشقت کا سامنا ہوا ہے۔ میں نے اس سے کہا: تمہیں ایسے شخص کی طرف سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا جس کا دل سخت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پتھر کو سختی کی صفت سے متصف کیا ہے۔ اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ وہ اپنے دشمن کے گھر میں داخل ہو گیا ہے تو یہ اس امر کی نشانی ہے کہ وہ اپنے دشمن پر غلبہ حاصل کر لے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کے بارے میں فرماتا ہے:

﴿ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ﴾ ”تم دروازے میں سے ان کے پاس اندر جاؤ۔“¹

قرآن وحدیث میں ایسی کئی مثالیں ہیں۔

ایک خاتون نے جسے اُس کا شوہر تین طلاقیں دے کر آزاد کر چکا تھا، خواب میں دیکھا کہ اُس نے سائنڈ خریدا ہے اور اسے اپنے ساتھ گھر لے آئی ہے۔ معبر نے خاتون سے کہا: تم ایک آدمی سے شادی کرو گی جو تمہیں پہلے شوہر کے لیے جائز کر دے گا۔ معبر نے اُس حدیث سے دلیل لی تھی جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ؟»

”کیا میں تمہیں مستعار لیے گئے سائنڈ کے متعلق نہ بتاؤں؟“²

ایک اور شخص نے خواب میں دیکھا کہ اس نے شیشے کی ایک بوتل خریدی اور اسے اپنے گھر میں لے آیا ہے۔ اس کی عورت کو یہ بوتل سخت ناپسند آئی ہے۔ معبر نے اس سے کہا: تم نے دوسری عورت سے شادی کی ہے۔ اُس نے اپنی تعبیر پر رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے استدلال کیا جس میں آپ نے فرمایا تھا: ”شیشے کی بوتلوں (عورتوں) کے ساتھ نرمی برتو۔“ اس میں آپ نے عورتوں کو شیشے کی بوتلوں سے تعبیر کیا۔³

جہاں تک خواب میں قرآن مجید کی قراءت کا تعلق ہے تو خواب میں تلاوت کردہ آیت کا مضمون ہی اُس کی تعبیر ہے۔ مجھے مدرسے میں تدریس پر کچھ پیسے ملا کرتے تھے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ یہ آیت تلاوت کر رہا ہوں:

1 المائدة: 23. 2 سنن ابن ماجہ، النکاح، باب المحلل والمحلل له، حدیث: 1936، والمستدرک للحاکم: 217/2، حاکم نے اسے صحیح کہا اور ذہبی نے ان سے اتفاق کیا ہے۔ البانی نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے۔ 3 صحیح البخاری، الأدب، باب ما يجوز من الشعر، حدیث:

﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا﴾

”کہو، ذرا دیکھو تو اگر تمہارا پانی زمین کے اندر چلا جائے تو۔“¹

اس کے بعد مجھے پیسے ملنے بند ہو گئے۔

گواہی کے منصب کے امیدوار ایک شخص نے خواب میں اپنے آپ کو یہ آیت تلاوت کرتے دیکھا:

﴿قَالُوا اذْذِكْ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيدٍ﴾

”انہوں نے کہا ہم نے تو تجھے کہہ سنایا تھا کہ ہم میں سے کوئی گواہ نہیں۔“²

چنانچہ اس کا کام نہ بن پایا۔

ایک اور شخص نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا اس سے کہہ رہا ہے: ﴿تَوْتُوَا﴾³ معبر نے اسے جواب دیا: تمہارے پاس یتیم کا روپیہ پیسہ ہے۔ تم چاہتے ہو کہ یتیم بڑا ہو اور تم اسے اُس کا روپیہ لوٹا دو۔ اس نے کہا: ہاں۔ معبر بولا: ایسا مت کرو کیونکہ تمہارے خواب کا مطلب ہے:

﴿وَلَا تَوْتُوَا السَّفَهَاءَ﴾ ”اور احمق لوگوں کو مت دو۔“⁴

میں قفصہ میں تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ امیر لہیانی کی موت کے متعلق باتیں کر رہے ہیں۔ میں یہ آیت تلاوت کر رہا ہوں: ﴿وَفِضْلَةٌ﴾ میں نے اپنے کچھ خاص رفقاء سے کہا: یہ نہیں مر سکتا۔ آئندہ کم سے کم دو سال یا چار سال تو مسند امارت پر بیٹھا ہی رہے گا۔ جب اسی امیر کا بذریعہ کشتی سفر پر جانے کا پکا ارادہ ہوا تو اُس نے خواب میں دیکھا کہ گویا وہ کشتی جوان لڑکوں (نشأ) سے بھری ہوئی ہے۔ معبر نے امیر

1 الملک 67:30. 2 حم السجدة 41:47. 3 النساء 4:5.

سے کہا کہ آپ اس میں سفر نہ کریں کیونکہ یہ کشتی سمندر میں غرق ہو جائے گی۔ واقعی وہ کشتی سمندر میں غرق ہو گئی۔ معبر نے قرآن کی اس آیت سے دلیل اخذ کی:

﴿وَأِنْ نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ﴾ اور اگر ہم چاہتے تو انہیں ڈبو دیتے۔¹

یہ انتہائی خوبصورت استدلال ہے۔

ایک بیمار نے خواب میں دیکھا کہ کوئی اس سے کہہ رہا ہے لا اور لا کھاؤ، صحت یاب ہو جاؤ گے۔ معبر نے اس سے کہا: زیتون کا تیل کھاؤ، شفا یاب ہو جاؤ گے۔ معبر نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی:

﴿زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ﴾

”زیتون کا درخت جو نہ مشرقی ہے نہ مغربی۔“² (آیت میں لا کا لفظ دوبار آیا

ہے۔)

◆ **شعری دلائل:** شعر کا مضمون ہی اس کی تعبیر ہے۔

ایک شخص نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا، وہ ہوا کے دوش پر کھڑا یہ اشعار پڑھ رہا تھا:

مُلْكٌ	لِمَرَوَانَ	قَدْ	تَوَلَّى
وَكَانَ	فَوْقَ	السَّمَاءِ	سَمَكُهُ
فَاعْتَبِرُوا	وَانظُرُوا	وَقُولُوا	
سُبْحَانَ	مَنْ	لَا	يَزَالُ
			مُلْكُهُ

”مروان کی بادشاہت ختم ہو چکی حالانکہ اس کی شان بڑے بڑوں کی شان سے بلند تھی، اس لیے لوگو! عبرت پکڑو، غور کرو اور سب مل کے کہو کہ پاک ہے وہ ذات جس کی بادشاہت کو کبھی زوال نہیں۔“

اس خواب کے بعد مروان کی حکومت کے پر نچے اڑ گئے۔
میں قفصہ میں مدرس تھا۔ میرا سفر کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا
کہ یہ اشعار پڑھ رہا ہوں:

وَحَلُّوْا وَمَا وَدَّعُوا وَلَمْ يَذْكُرُوا أَوْطَانًا
وَإِنَّا نُسَافِرُ نَحْوَهُمْ وَمَا نَنْظُرُ إِنْسَانًا

”وہ لوگ ہمیں چھوڑ کے چلے گئے۔ انہوں نے ہمیں الوداع بھی نہ کہا نہ یہ بتایا
کہ کہاں جاتے ہیں۔ ہم بھی انھی کی طرف سفر کر رہے ہیں۔ ہمیں کوئی انسان
نظر نہیں آتا (جو الوداع کہنے آیا ہو۔)“

اس خواب کے بعد مجھے ایک دم سفر کرنا پڑا اور میں جاتے وقت کسی سے نہیں مل پایا
جو مجھے الوداع کہتا۔

کہتے ہیں کہ کسی شخص کو کوئی بڑی مشکل پیش آئی۔ ایک روز وہ اکیلے ہی یہ اشعار کہتے
ہوئے چل پڑا:

عَسَى الْمَوْتُ لِمَنْ أَمْسَى
عَلَى الذُّلِّ لَهُ أَرْوَاحٌ

”جو آدمی ذلت آمیز زندگی گزارتا ہے اُس کے لیے موت ہی سامانِ راحت
مہیا کر سکتی ہے۔“

اسی رات اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ یہ اشعار پڑھ رہا ہے:

أَلَا يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ الَّذِي أَلْهَمْتُ بِهِ تَرَحُّ
إِذَا ضَاقَ بِكَ الصَّدْرُ فَفَكَّرْ فِي ﴿الْمُتَشْرِخِ﴾
فَإِنَّ الْعُسْرَ مَقْرُونٌ بِسُرْرَيْنِ فَلَا تَبْرَحْ

”اے انسان جسے غم نے نڈھال کر رکھا ہے! جب بھی تمہارا بچی گھبرانے لگے تو سورہ الم نشرح پر غور و فکر کرو کیونکہ ہر ایک مشکل کے ساتھ ہمیشہ دو آسانیاں جڑی ہوتی ہیں، اس لیے خاطر جمع رکھو اور ثابت قدم رہو۔

موسیٰ بن عبد الملک سے مروی ہے کہ انھوں نے بتایا، ایک بار میں دشمن کی قید میں چلا گیا۔ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ کہنے والا کہہ رہا ہے:

لَا زِلْتَ تَعْلُو بِكَ الْحُدُودُ
نَعْمَ! وَحَقَّتْ بِكَ السُّعُودُ
أَبْشِرْ فَقَدْ نِلْتَ مَا تُرِيدُ
يُبِيدُ أَعْدَاءَكَ الْمَيْدُ
لَمْ يُمَهَّلُوا ثُمَّ لَمْ يُقَالُوا
وَاللَّهُ يَأْتِي بِمَا يُرِيدُ
فَاصْبِرْ، فَصَبْرٌ الْفَتَى جَمِيلٌ
وَاشْكُرْ فَفِي شُكْرِكَ الْمَزِيدُ

”ملک کی حدیں ابھی بھی تمہیں بلند کر رہی ہیں اور خوش بختی نے تمہیں ڈھانپ رکھا ہے۔ خوش ہو جاؤ، تم جو چاہتے تھے وہ تمہیں مل چکا ہے۔ مٹانے والا رب تمہارے دشمنوں کو بھی مٹائے گا، نہ انہیں مہلت دی جائے گی اور نہ ان سے درگزر کیا جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہے گا وہی کرے گا، اس لیے صبر کرو کیونکہ نوجوان کا صبر کرنا اچھا ہے اور شکر کرو کیونکہ جتنا زیادہ شکر کرو گے اللہ اتنا اور دے گا۔“

موسیٰ کہتے ہیں: پھر بہت عرصہ نہیں گزرا کہ انھوں نے مجھے چھوڑ دیا۔

ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ مجھے سخت پریشانی لاحق ہوئی۔ دل بڑا مغموم ہوا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کہنے والا مجھ سے کہہ رہا ہے:

اپنے آپ کو تسلی دے کر حالات کی سختی کو آسانی میں بدل ڈالو۔ ہو سکتا ہے کہ ایک دن ایسا آئے جب تمہیں کوئی ایسا حادثہ نہ دیکھنا پڑے جو تمہیں غمگین کرے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ آدمی تکلیف میں بھی مسکراتا ہے حالانکہ اس کا دل سوختہ ہوتا ہے۔“

میں نے یہ شعر یاد کر لیا اور اسی کا تکرار کرتے ہوئے جاگا، جلد ہی اللہ تعالیٰ نے میری مشکل آسان کر دی۔

ایسی مثالیں بکثرت ملتی ہیں۔ خلاصہ اس تفصیل کا یہ ہے کہ جب کوئی خواب میں خود کو یا کسی کو آیت قرآنی، حدیث نبوی یا شعر پڑھتا دیکھے تو خواب دیکھنے والے کو چاہیے کہ اس کے مضمون پر غور کرے کیونکہ وہی اس کی تعبیر ہے۔

❖ **اشتراک، تواطو (موافقت) یا مجاز:** لفظ میں اشتراک کی مثال یہ ہے کہ کوئی آدمی خواب میں دیکھے کہ وہ کوئی ایسی جگہ کھود رہا ہے جو پانی نکلنے کے لیے موزوں نہیں لیکن اسے وہاں عین (پانی کا چشمہ) مل جاتا ہے۔ اُس شخص کو بتایا جائے گا کہ تمہیں سونا ملے گا کیونکہ عین کا لفظ بذریعہ اشتراک سونے کو بھی شامل ہے (عین کے ایک معنی شے کے بھی ہیں۔) اور اگر خواب میں جگہ پانی نکلنے کے لیے موزوں ہو اور اسے سونا مل جائے تو ایسی صورت میں اس سے کہا جائے گا کہ تمہیں پانی کا چشمہ ملے گا۔ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ اس کے دانت صاف ستھرے ہیں۔ اس کا بیٹا قتل کے جرم میں ماخوذ تھا۔ میں نے اُس سے کہا: دانت تمہارے رشتہ دار ہیں۔ ان کی صفائی اور چمک ان کے خلوص و محبت کی علامت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارا بیٹا باہر آجائے اور تمہارے

رشتہ دار اسی خوشی میں تمہارے یہاں اکٹھے ہو جائیں۔ اس خواب کے تھوڑے عرصے بعد وہ شخص وفات پا گیا۔ اُس وقت مجھے پتہ چلا کہ دانت اُس کی زندگی سے عبارت تھے اور صاف ہونا کے معنی تھے ختم ہونا۔

ایک اور شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میں طہارت کر رہا ہوں۔ میں نے اُس سے کہا کہ تطہیر کے لفظ کا اطلاق بذریعہ اشتراک معنوی روحانی میل کچیل کے ازالے پر بھی ہوتا ہے جبکہ عرف عام میں اس کے معنی بچے کے ختنے کرنے کے ہیں۔ خواب دیکھنے والے کی طہارت سے یہی مراد ہے۔ میں نے اُس سے کہا ہو سکتا ہے کہ تمہیں ایسی طہارت حاصل ہو جس سے تمہیں خوشی ہو۔ اس کے کچھ عرصے کے بعد ہی اس نے ایک شخص کو قتل کیا جس کے قصاص میں اُس کا قتل کیا گیا۔ تب مجھے علم ہوا کہ طہارت سے قصاص کے ذریعے اس کی قتل کے جرم سے طہارت مراد تھی۔ تو اوطو (موافقت) کی مثال یہ ہے کہ حیوان اور شجر انسان پر بھی دلالت کرتے ہیں کیونکہ حیوان کا لفظ بذریعہ تو اوطو انسان و حیوان سب کو شامل ہے۔ اسی طرح شجر کا لفظ بھی بذریعہ تو اوطو انسان کو شامل ہے کیونکہ یہ دونوں ہی نشوونما پانے والے اجسام ہیں، نیز جبال (پہاڑ) اور صخور (پتھر، چٹانیں) بھی بذریعہ تو اوطو لفظ انسان کو شامل ہیں کیونکہ جسم کا لفظ ان سب کو اپنے اندر سمولیتا ہے۔ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا اس سے کہہ رہا ہے کھڑے ہو جاؤ اور گھر کو خالی کر دو۔ وہ گرنے کو ہے۔ وہ سمجھا کہ اُس سے مراد وہ گھر ہے جس میں وہ رہ رہا ہے۔ وہ وہاں سے نکلا اور دوسرے گھر میں داخل ہو گیا۔ جیسے ہی وہ دوسرے گھر میں داخل ہوا وہ گھر اُس کے اوپر آن پڑا۔

ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ ایک امیر آدمی نے اسے پیسے دیے ہیں۔ اسے

امیر آدمی سے کوئی کام تھا۔ میں نے اس سے کہا امیر آدمی سے تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔ وہ تمہیں خالی ہاتھ واپس بھجوادے گا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ اس کی توجیہ یہ ہے کہ عربی میں پیسوں کو صرف کہتے ہیں۔ صرف ہی کے ایک معنی کسی کو چلتا کرنے کے بھی ہیں۔

ایک اور آدمی نے خواب میں دیکھا کہ اس نے ایک افسر کو بہت سے پیسے دیے ہیں جس کی تعبیر یہ نکلی کہ اُسے اُس افسر کی نوکری سے فارغ کر دیا گیا۔

قفصہ کے ایک طبیب نے مجھ سے بیان کیا کہ اُس نے خواب میں دیکھا وہ باہر میدان میں ایک ٹیلے پر کھڑا ہے جہاں نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے۔ سب لوگ، عورتیں، مرد اُس کے ارد گرد جمع ہیں اور وہ وعظ کہہ رہا ہے۔ وعظ کہنے کے بعد وہ نیچے اترتا اور شہر میں داخل ہو گیا ہے۔ میں نے اس سے کہا تم اس خواب سے ڈر گئے ہو اور یہ خیال تم پر سوار ہو گیا ہے کہ تم مرجاؤ گے کیونکہ کہتے ہیں موت سب سے بڑی واعظ ہے، نیز ٹیلہ جنازے سے عبارت ہے اور جگہ کا جنازے کے لیے ہونا اور لوگوں کا جن میں عورتیں مرد سبھی شامل ہیں، تمہارے ارد گرد ہونا تو موت کے وقت ایسا ہی ہوتا ہے، پھر تمہارا اپنے شہر میں جانا، تاہم ان شاء اللہ اس خواب میں برائی کی کوئی بات نہیں لیکن تمہیں چاہیے کہ اپنی وصیت تیار کرو اور موت تو جلد یا بدیر آتی ہی ہے۔ طبیب خوف کی حالت میں میرے پاس سے اٹھا۔ پھر گیارہ مہینے کے بعد اس کا انتقال ہو گیا۔

ابن حنبلی جب اسکندریہ میں محتسب کے فرائض انجام دے رہے تھے، انہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا یہ گھر جس میں وہ بیٹھتے ہیں، ہوا میں بلند ہوا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ اس جگہ سے بلند ہو کے اس سے زیادہ اعلیٰ و ارفع جگہ پر جا رہا ہے۔ میں قاہرہ واپس آیا تو اپنے استاد الشیخ شہاب الدین قرانی کو ابن حنبلی کا خواب سنایا۔ انہوں نے کہا: وہ اپنا منصب چھوڑ دیں گے۔ بلند ہونے سے مراد یہاں

رفت (بلندی) نہیں، رفع (اٹھنا، منصب چھوڑنا) ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ایک شخص نے استاذ امام شہاب الدین قرانی سے کہا کہ میں نے خواب میں ایک انسان کو **ذہب** (سونے) کے قلم سے لکھتے دیکھا۔ انھوں نے فرمایا: وہ مرجائے گا کیونکہ اس کا قلم **ذہب** یعنی چلا گیا ہے، چنانچہ یہی ہوا۔

◆ **مجاز کی مثال:** مجاز کی مثال یہ ہے کہ آدمی خواب میں دیکھے کہ وہ شیر سے لڑ رہا ہے۔ اس سے کہا جائے گا کہ شیر سے مراد بہادر آدمی ہے یا کوئی خواب میں دیکھے کہ اسے جانور دیا گیا ہے۔ اس سے کہا جائے گا کہ تمہیں گدھا ملے گا۔

خوابوں کی اقسام پر غور کیا جائے تو تمام خواب حقیقت، اشتراک یا تواتر پر مشتمل ملیں گے۔ مطلب یہ کہ آدمی جو چیز دیکھے وہ ہو بہو وقوع پذیر ہو جائے۔ یا مجاز پر مشتمل ملیں گے۔ خواب کی کوئی بھی قسم ان اقسام سے باہر نہیں ہے۔ تعبیر کے سلسلے میں ان تمام اصولوں کو پیش نظر رکھا جاتا ہے لیکن ان کا صحیح ادراک وہی صاحب ذوق کر پاتا ہے جو علم تعبیر سے شغف رکھتا ہے۔

◆ **حروف کی تعداد کا اعتبار:** ایک فقیہ نے مجھ سے کہا کہ انھوں نے خواب میں ایک آدمی دیکھا جو انھیں احرام دے رہا ہے۔ میں نے تعبیر بتائی کہ آج تمہیں چار درہم ملیں گے۔ اس تعبیر میں، میں نے احرام کے حروف کا اعتبار کیا جو پانچ حروف تھے۔ میں نے الف ساقط کر دیا تو وہ چار ہو گئے۔ اور تعبیر وہی واقع ہوئی جو میں نے ان سے کہی تھی۔ جہاں تک خواب میں دیکھی گئی چیز کی تعداد کا تعلق ہے تو ہم پچھلے صفحات میں یوسف عَلَيْهِ السَّلَام کی بتائی ہوئی تعبیر کے بارے میں ذکر کر آئے ہیں کہ آپ نے ساقی کو بتایا کہ وہ تین دن کے بعد جیل سے نکلے گا۔

ایک آدمی نے مجھے اپنے والد کے بارے میں بتایا کہ اُس نے اپنے والد کو خواب

میں دیکھا، انھوں نے اُسے مٹھی بھر کھجوریں دیں۔ اُس نے دیکھا تو وہ 49 کھجوریں تھیں۔ اُس نے اس کی تعبیر اپنی عمر سے کی۔ اور واقع میں اس نے 49 سال کی عمر پائی۔

کبڑے کا خواب آپ پڑھ آئے ہیں جو ناچ ناچ کے کہہ رہا تھا: ایک پھول، ایک پھول اور آدھا پھول نیز یہ کہ یہاں اعتبار پھول کی زندگی کے دنوں کا ہے جو سو دن ہوتے ہیں۔ اور تعبیر ویسے ہی نکلی تھی جیسے معبر نے بیان کی تھی۔

ایک ثقہ آدمی نے مجھ سے ذکر کیا کہ اُس کے ایک رشتہ دار نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا جو اس سے کہہ رہا تھا: تمہاری عمر تمہیں داغ لگائے گی، وہ لیٹ گیا، اس نے ایک نوکدار لکڑی اٹھائی اور اُس کی ران داغنے لگا۔ اُس نے کپڑا ہٹا کے ران دیکھی تو وہاں پچّوں داغ تھے۔ میں نے اس سے کہا: ان سے مراد یا تو گھٹنے ہیں یا دن یا ہفتے یا مہینے یا پھر سال۔ وہ پچّوں مہینوں کے بعد مر گیا۔

◆ **معبر کو خواب بتانے کے وقت کا اور ناموں کا اعتبار:** اگر معبر کو خواب میں کوئی ایسی چیز نظر نہ آئے جس سے وہ تعبیر بیان کرنے میں مدد لے سکے تو اسے چاہیے کہ ناموں اور ان کے معانی سے تعبیر میں مدد لے۔ ماہرین تعبیر کی یہ عادت تھی کہ اگر خواب دیکھنے والے کا نام سالم یا سلامہ ہوتا تو وہ اسے امن و سلامتی کی خوشخبری سناتے۔ انھوں نے بتایا کہ احمد، محمد اور حامد ایسے کام کی طرف اشارہ کرتے ہیں جس کا انجام اچھا ہوگا۔ نصر، منصور، نصار، ناصر اور نصرانیہ سے فتح و نصرت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے جبکہ خلف، خلیفہ، خلاف اور مخلوف وعدہ خلافی (یا ایک دوسرے کے بعد آنے) کی نشاندہی کرتے ہیں۔ غانم اور غنیمہ سے مراد مالِ غنیمت ہے۔ نام کے ساتھ دیکھنے والے نے خواب میں جو چیزیں دیکھی ہیں، ان کا بھی اعتبار کرنا چاہیے۔ مثال کے طور پر اگر خواب میں کوئی بوڑھا نظر آتا ہے تو اس کا مطلب آدمی کا نصیب ہے۔ بڑھیا نظر آتی ہے تو یہ

دنیاے فانی کی علامت ہے۔

اگر کسی کو خواب میں بار برداری والا گھوڑا نظر آئے یا کوئی خواب میں گدھ یا خچر دیکھے تو یہ سفر کا اشارہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا﴾

”اور گھوڑوں کو اور خچروں کو اور گدھوں کو اس نے پیدا کیا کہ تم ان پر سواری کرو۔“¹

اگر کسی کو خواب میں کوئے کی آواز تین، چار یا چھ مرتبہ سنائی دے تو پھر سفر کرنا اچھا ہے اور اگر دو مرتبہ سنائی دے تو سفر کرنا اچھا نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کوا تین مرتبہ چیخے تو فارسی میں خیر اور بھلائی کی نشانی ہے اگر دو مرتبہ چیخے تو شر کی علامت۔

اگر کوئی خواب میں آسمان کو خوبصورت دیکھے تو یہ خواب دیکھنے والے کے لیے بھلائی کا پیش خیمہ ہے۔ ہمارے یہاں ایک آدمی تھا یحییٰ بن فرح، جب بھی میں اسے خواب میں دیکھتا، مجھے خوش ملتی۔ ہمارے شہر میں ایک اور آدمی تھا جسے لوگ یحییٰ بن منصور کے نام سے جانتے تھے۔ ایک اور شخص کا نام احمد بن منصور تھا۔ ان دونوں کو جب بھی میں نے خواب میں دیکھا، مجھے تقویت ملی اور امدادِ الہی کا احساس ہوا۔ اسی طرح سعد، سعید اور مسعود کا معاملہ ہے کہ انھیں خواب میں دیکھنے سے سعادت مندی حاصل ہونے کی امید ہے۔

♦ خواب کی خبر، نیز اسم کے اشتقاق اور علامات: خواب میں کسی بات کا بتایا جانا ایسے ہی ہے جیسے کوئی جاگنے کی حالت میں کوئی بات بتائے۔ ایسی باتیں یا تو سچ ہوتی

ہیں یا پھر جھوٹ ہوتی ہیں۔ علم تعبیر کے بعض ماہرین کہتے ہیں: اگر خبر حیوان، درخت، جمادات یا جسم کے اعضا میں سے کسی عضو کی طرف سے آئے تو پھر یہ خبر سچی ہے اور اپنے ظاہر پر ہی محمول کی جائے گی۔ مردے کی بتائی بات بھی سچ ہے کیونکہ وہ عالم آخرت میں پہنچ چکا ہے۔ یہ بات غالباً درست ہے لیکن مردے کبھی کبھی جھوٹ بھی بول دیتے ہیں۔ ایک دفعہ میرے ہاتھ میں سخت تکلیف تھی۔ میں نے خواب میں ایک مردے کو دیکھا جس نے مجھے بتایا کہ تم ایک سال کے بعد مر جاؤ گے۔ ساتھ میں اس نے میری اس تکلیف کی طرف اشارہ کیا کہ ہو سکتا ہے یہ اُس کی وجہ ہو۔ اللہ کے فضل سے یہ تکلیف ختم ہو گئی ہے۔ اس بات کو تیس سال گزر چکے ہیں۔

خواب میں بتائی گئی باتیں یا خبریں بغیر کسی تعبیر کے اپنے ظاہر پر ہی محمول کی جاتی ہیں لیکن بعض خبریں ایسی ہوتی ہیں جن کی تعبیر کی جاسکتی ہے۔ یہاں میں اس کی کچھ مثالیں بیان کر رہا ہوں۔ ایک مثال تو وہی ہے جو ہم شروع میں درج کر آئے ہیں کہ صحابی ثابت بن شماس رضی اللہ عنہ کی زرہ وہیں ملی جہاں انھوں نے خواب میں اس کی خبر دی تھی۔

میں 680ھ میں مکہ میں تھا۔ وہاں مجھے ایک نیک اور باعمل عالم ملا جس کا نام عبداللہ بجائی تھا۔ وہ چھ مہینے مکے میں رہتا تھا اور چھ مہینے مدینے میں۔ اس نے مجھ سے بیان کیا کہ اُس سے فقیہ ابو عبداللہ نے بیان کیا، وہ اس سال رجب کے مہینے میں سوئے ہوئے تھے کہ خواب میں انھوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو ہوا میں گھوڑے پر سوار تھا۔ اس کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ وہ کہہ رہا تھا: مجھے زمین پر علماء کی روئیں قبض کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ عبداللہ بجائی نے مجھے بتایا کہ خواب دیکھنے کے بعد خواب دیکھنے والا مر گیا۔ جب میں قاہرہ واپس گیا تو پتہ چلا کہ شافعیہ، مالکیہ اور حنفیہ کے کبار علماء وفات پا چکے تھے۔ میں نے اسکندریہ کے قاضی ناصر الدین ابن منیر کو اس خواب کے بارے میں

بتایا تو وہ روپڑے اور کہنے لگے کہ اگر موت حسی طریقے سے نہیں آئے گی تو معنوی طریقے سے آئے گی۔ اس سے اُن کا اشارہ ان کی اپنی آزمائش کی طرف تھا۔ اس کے بعد اُن کا بھی انتقال ہو گیا۔ ناصر الدین ابن امامی اور دیگر علماء نے بھی وفات پائی۔ غرناطہ کے بعض طلبہ نے بھی مجھے بتایا کہ انھیں ایسے خطوط ملے ہیں جن میں مذکور ہے کہ غرناطہ کے پانچ علماء کا انتقال ہو گیا ہے۔ جب میں شمالی افریقہ پہنچا تو وہاں بھی مجھے علماء کی موت کی خبر ملی۔ بعد میں بھی کئی علماء نے وفات پائی۔ خواب میں علماء کی وفات کے بارے میں دی گئی یہ خبر ہو بہو وقوع پذیر ہوئی، جیسے کہ خواب میں بتایا گیا تھا۔

قصہ کے ایک مؤدّب (اتالیق) کا انتقال ہو گیا۔ مؤدّب مالدار آدمی تھا۔ اس کے دو بھائی اس کے وارث ہوئے لیکن انھیں کوئی مال نظر نہیں آیا۔ انھوں نے آپس میں جھگڑنا شروع کر دیا۔ ہر ایک دوسرے پر الزام دھرنے لگا کہ مال تم نے لیا ہے۔ مؤدّب کا ایک اور جاننے والا سوراہا تھا، اس نے خواب میں دیکھا کہ مؤدّب اس کے سامنے کھڑا ہے اور اس سے کہہ رہا ہے کہ میرے فلاں بھائی اور فلاں بہن سے کہو کہ میرا مال و دولت فلاں تندر میں دفن ہے۔ جب انھوں نے تندر کھودا تو مال نکل آیا۔

”مقاماتِ اجواد“ کے مؤلف نے لکھا ہے کہ ایک فقیر کی بہت زیادہ اولادیں ہو گئیں۔ وہ ایک آدمی کے پاس گیا جو فقیروں کے لیے چندہ جمع کرتا تھا۔ وہ آدمی اسے پہچان گیا۔ فقیر نے آدمی سے کہا کہ میرے لیے بھی چند پیسے جمع کر دو۔ آدمی گیا۔ واپس آ کے بولا: میرے بھائی! مجھے کسی نے کچھ نہیں دیا۔ یہ دینار ہے، تم اس کا آدھا حصہ قرض لے لو۔ اس نے دینار کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور آدھا دینار فقیر کو دے دیا۔ وہ آدمی ایک اور شخص کے پاس گیا جو فقراء سے اچھا برتاؤ کرتا تھا۔ اس نے اُسے سلام کیا اور مدعا کہا۔ اسی اثنا میں اسے اونگھ آ گئی۔ خواب میں اس نے دیکھا کہ یہی آدمی اس

کے سامنے کھڑا ہے اور اس سے کہہ رہا ہے کہ جو تم نے کہا میں نے سن لیا۔ میرے فلاں بیٹے کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ فلاں تابوت کا پیندا کھودے۔ وہاں اسے ایک کپڑے کا ٹکڑا اور چمڑا ملے گا جس میں پانچ سو دینار ہوں گے، اسے لے لو اور فقیر کو دے دو۔ یہ آدمی اس کے بیٹے کے پاس گیا۔ بیٹا بولا: تھوڑی دیر ٹھہرو، پھر اس نے اندر جا کے تابوت کھودا تو اسے ایک تھیلی ملی۔ بیٹے نے وہ تھیلی آدمی کو دی اور بولا: اب یہ تمہارا مال ہے۔ اسے لے لو اور فقیر کو دے دو۔ اس نے وہ تھیلی لی اور فقیر کو دے دی۔ فقیر نے اسے کھول کے اس میں سے دینار لیا اور اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ اس نے خود رکھ لیا اور دوسرا حصہ اس نے اس آدمی کو دیا جس سے اس نے پہلے آدھا دینار لیا تھا، پھر بولا: یہ مال لو اور فقیروں میں تقسیم کر دو۔ یہ خبر بھی اپنے ظاہر پر محمول ہے۔

ایک صاحب نے ذکر کیا ہے کہ ایک بار رات کو مہندی کی خوف و دہشت کی حالت میں آنکھ کھل گئی۔ اس نے سپاہی کو بلایا اور اس سے کہا: فوراً جیل جاؤ۔ فلاں حسینی کو رہا کر دو اور اسے اتنا اتنا مال دے دو۔ سپاہی کہتا ہے کہ میں اس شخص کے پاس گیا تو وہ کمزوری کی وجہ سے ہڈیوں کا ڈھانچہ بن چکا تھا۔ میں نے اسے رہا کر دیا، پیسے دیے اور پوچھا: تمہیں اس ذات کی قسم جس نے تمہارے حالات سدھارے، یہ بتاؤ کہ کس بات نے تمہیں اتنی جلدی رہائی دلوادی؟ وہ بولا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: بیٹے! کیا تجھ پر ظلم ہوا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: کھڑے ہو، نماز پڑھو اور پھر یہ دعا مانگو: اے تمام آوازوں کے سننے والے، اے ہڈیوں کو موت کے بعد حشر میں دوبارہ گوشت چڑھانے والے! محمد ﷺ پر رحمت بھیج اور آل محمد ﷺ پر رحمت بھیج اور میرے لیے نجات کی راہ بنا دے۔ بے شک تو جانتا ہے، میں نہیں جانتا۔ تو قدرت رکھتا ہے، میں قدرت نہیں رکھتا۔ اے ارحم الراحمین تو غیب

کا جاننے والا ہے۔ چنانچہ میں نے کھڑے ہو کے نماز پڑھی اور دعا دہراتا رہا یہاں تک کہ تم نے مجھے پکارا۔ سپاہی کہتا ہے کہ میں نے اس کا خواب مہندی سے بیان کیا۔ مہندی بولا: میں نے خواب میں سیاہ فام حبشی دیکھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا۔ وہ مجھ سے کہہ رہا تھا کہ فلاں حسینی کو رہا کرو ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا۔

ابو عبد اللہ مغربی نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اللہ سے کچھ مانگنا ہے، آپ مجھے بتائیں کہ میں اس کے حضور کس بات کو وسیلہ بناؤں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت عرض کرنی ہو وہ سجدہ کرے اور اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے:

﴿سُبْحٰنَكَ اِنِّى كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾

”پاک ہے تو، بے شک میں ظالموں میں سے ہوں۔“

پھر دعا مانگے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔

حکیم جالینوس کہتے ہیں: ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ فصد کرنے والا ایک شخص کے اٹے پیر کی چھوٹی انگلی اور کن انگلی کے درمیان والی رگ میں فصد کر رہا اور کہہ رہا ہے: یہ اس خون کو فائدہ دے گا جو جگر اور سینے کی جھلی کے درمیان گردش کر رہا ہے۔ کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ خواب دیکھنے والے کا یہ خون فاسد ہو گیا، چنانچہ خواب کے مطابق اس نے اسی رگ میں فصد کروایا اور ٹھیک ہو گیا۔

ایک شخص کے معدے میں بہت سخت درد تھا۔ اس نے حکیم جالینوس کو خواب میں دیکھا۔ جالینوس بولا: کبا اور جلنجبیل کھاؤ، صحت یاب ہو جاؤ گے۔ وہ آدمی جاگا تو اس نے خواب کی تعبیر دریافت کی۔ تعبیر بتانے والے نے اسے بتایا کہ کبا فارسی زبان

میں گلقتند کو کہا جاتا ہے جبکہ جلنجبیل مصطلگی کو کہتے ہیں، چنانچہ اس نے گلقتند مصطلگی کے ساتھ کھایا اور شفا یاب ہو گیا۔

ایک طبیب نے مجھے بتایا: ”ایک مرتبہ میری آنکھ میں سخت تکلیف ہوئی۔ میں نے خواب میں فلاں اور فلاں کو دیکھا۔ (انہوں نے دو آدمیوں کے نام لیے جنہیں میں جانتا ہوں اور جو علم طب سے بالکل نابلد ہیں۔) ان آدمیوں نے مجھ سے کہا: پیاز کے چھلکے کو گرم کرو اور اس سے آنکھ کی سکنائی کرو۔ جب میں جاگا تو میں نے کہا: یہ مناسب ہے کیونکہ آنکھ کی تکلیف ٹھنڈکی وجہ سے ہے اور پیاز کا مزاج گرم ہوتا ہے اور ملین ہے۔ میں نے ایک پیاز لیا۔ اس کا چھلکا اتارا اور آنکھ کی سکنائی کرنی شروع کر دی۔ سکنائی سے آنکھ کی تکلیف میں کافی کمی ہوئی لیکن بعد میں پھر اس میں شدت واقع ہوئی۔ میں نے پھر وہی علاج دہرایا، مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی چیز چیونٹی کی طرح ریگ کر میری آنکھ سے نکل کے ناک کی طرف جا رہی ہے۔ اُس کے بعد میں مکمل طور پر شفا یاب ہو گیا۔

سردست ہم انھی مثالوں پر اکتفا کرتے ہیں۔ خوابوں کی تعبیر کے سلسلے میں اسم کے اشتقاق اور علامات کا استعمال ایسا فن ہے جس کی مہارت تامہ کا عجیب مشاہدہ میں نے اپنے استاد امام شہاب الدین قرانی کے علاوہ کسی اور میں نہیں کیا۔ ایک شخص نے آپ سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں قیمتی چوغہ پہنے ہوں جس پر دو دھاریاں ہیں ایک دھاری سونے کی ہے اور دوسری ریشم کی۔

آپ نے اس سے کہا: تم کسی باحیثیت آدمی کی صحبت اختیار کرو گے۔ اُس کے دو عورتوں سے دو بیٹے ہیں: ایک گورے رنگ کی ہے، جو باندی ہے اور آزاد نہیں ہوئی۔ شاید اس کا نام طوق ہے۔ اس کا بیٹا وفات پائے گا۔ اس کا نام طوق یوں ہے کہ یہ سونے اور چاندی کا ایک نام ہے۔ سونے کی دھاری سے مراد یہ ہے کہ گورا رنگ ذرا سا

گندم گوں ہے۔ جس سے میں سمجھ گیا کہ یہ عورت گوری ہے۔ بیٹے کی وفات میں نے لفظ **ذَهَبَ** یعنی فعل سے اخذ کی جس کے معنی جانے کے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اس کی دوسری بیوی آزاد کردہ خوبصورت باندی ہے۔ اس کے بیٹے کا نام بلخ ہے جبکہ عورت کا نام علیمہ، علیہا ایسا نام ہے جس میں عین آتا ہے۔ اس عورت کا بیٹا زندہ رہے گا۔ اس کا سانولا رنگ میں نے ریشم کے سیاہ رنگ سے اخذ کیا ہے جبکہ عورت کا آزاد ہونا لفظ حریر سے لیا ہے۔

اسم کی معرفت کے باب میں میرے سامنے بھی کئی مسائل آئے۔ مثال کے طور پر میں جامع مسجد زیتونہ کی خانقاہ میں قاضی فقیہ ابن سودان اور ابو محمد عبدالنور کے ساتھ بیٹھا تھا۔ بستی کے ایک آدمی نے ان سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں ایک گدھی پر سوار ہوں۔ ایک گدھا اس گدھی کے پاس آتا ہے۔ گدھے کو آتا دیکھ کے میں گدھی سے نیچے اتر آتا ہوں۔ وہ گدھا گدھی سے اپنی حاجت پوری کرتا ہے۔ اس کے حاجت پوری کر لینے کے بعد میں دوبارہ گدھی پر سوار ہوتا ہوں اور آگے چل پڑتا ہوں۔ میں نے اُس سے کہا: کیا تمھاری بیوی کا نام عالیہ ہے؟ وہ بولا: ہاں۔ میں نے کہا: کیا اس کا کوئی احمد نام کا رشتے دار ہے؟ وہ بولا: ہاں، اُس کے بھائی کا نام ہے۔ میں نے کہا: یہ اللہ کی طرف سے تمھاری بیوی کے لیے رزق ہے جو اُسے اپنے بھائی کی طرف سے ملے گا۔ اُس آدمی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ روئے زمین پر آپ سے بڑھ کر علم تعبیر کا کوئی عالم نہیں۔ میری بیوی کا باپ بیمار ہے، ہو سکتا ہے کہ وہ فوت ہو جائے اور یہ دونوں اس کا مال آپس میں تقسیم کر لیں۔ اس نے مجھ سے پوچھا: آپ نے یہ تعبیر کیسے لی؟ میں نے جواب دیا گدھی (جمارہ) جس پر تم سوار تھے، اُس سے مراد تمھاری بیوی ہے۔ گدھی کے نام میں پانچ حروف ہیں جس کا پہلا حرف بغیر نقطے کے ہے۔ عورتوں کے ناموں میں

ایسا نام بس عالیہ ہی ہے۔ اور لفظ حمار (گدھا) میں چار حروف ہیں اور اس میں لفظ احمد کے تین حروف موجود ہیں: ح، میم اور الف۔ احمد کا چوتھا حرف دال ہے۔
شاعر کہتا ہے:

إِنَّ الْفَقِيرَ هُوَ الْفَقِيهُ، وَإِنَّمَا
رَأَى الْفَقِيرَ تَجَمُّعُ أَطْرَافَهَا

”بے شک فقیر کا لفظ فقیہ ہی کی طرح ہے، فقیر کی رے نے ہے کے اطراف جمع کر لیے ہیں۔“

اگر رے کا سراڑ ادا یا جائے تو دال کی شکل حاصل ہوگی۔ گدھے کا گدھی پر چڑھنا اس پر احسان کرنے سے عبارت ہے۔

ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ کوئی اسے عنابہ (عناب کا پھل) دے رہا ہے۔ میں نے کہا: اس کی شادی ایک عورت سے ہوگی جس کا نام عائشہ ہے کیونکہ عنابہ میں عائشہ کے یہ حروف موجود ہیں: عین، الف، ہے۔ عنابہ کا نون مشدد دو حروف کے قائم مقام ہے۔ آدمی بولا: آپ نے سچ کہا۔

نام کے اشتقاق کے لیے مشتق منہ کے ایک یا دو حروف کا ہونا کافی ہے۔

ایک آدمی نے بیان کیا کہ اُس نے خواب میں دیکھا گویا اُس پر رومال ہے جس کا رنگ سبز تیتونی ہے۔ اس کا درمیانی حصہ لال ریشم سے مزین ہے۔ میں نے کہا: تم موٹی گندمی رنگ کی، سرخ آنکھوں والی عورت سے شادی کرو گے۔ اس کا نام فاطمہ ہوگا۔ ایک عرصے کے بعد وہ مجھے ملا اور بولا: میری شادی واقعی ویسی ہی عورت سے ہوئی جیسی آپ نے بیان کی تھی۔ وہ اس کی توجیہ پوچھنے لگا۔ میں نے کہا: عورت کا رنگ میں نے رومال کے رنگ سے اخذ کیا اور آنکھوں کی سرخی میں نے رومال کے درمیانی حصے

سے لی۔ موٹاپا یوں معلوم پڑا کہ وہ رومال کپڑوں کے اوپر سے پہنا جاتا اور تمام بدن کو آسانی سے ڈھانپ لیتا ہے۔ جہاں تک فاطمہ کے نام کا تعلق ہے تو لفظ غفارة (بڑا رومال) کے پانچ حروف ہیں۔ اس کا پہلا حصہ منقوط (نقطے والا) ہے، اس لیے میں سمجھ گیا کہ عورت کا نام فاطمہ ہے۔

جہاں تک علامات کا تعلق ہے، اس کی مثالیں ہم ذیل میں پیش کر رہے ہیں:

◆ **پہلی مثال:** جو آدمی آپ سے کہتا ہے کہ اُس نے خواب میں دیکھا، اُس نے جبہ پہنا ہوا ہے، اُس سے پوچھیں کہ وہ جبہ کس شے کا بنا ہوا ہے، کس طرح کا ہے اور وہ خواب، خواب دیکھنے والے کے لائق بھی ہے کہ نہیں۔ اگر وہ کہے کہ جبہ چمڑے کا ہے اور گریبان سے پھٹا ہے یا گندا ہے اور ایسے لباس کا پہننا خواب دیکھنے والے کو زیب نہیں دیتا تو اس سے کہنا چاہیے کہ تمہیں کھیتی باڑی کرنے والے لوگوں سے یا ان میں سے کسی آدمی کی طرف سے تکلیف پہنچے گی اور اس کے چہرے پر کوئی نہ کوئی نشانی ہوگی یا سر پر نشان ہوگا یا اور کوئی نقص ہوگا جیسے بات چیت میں مشکل پیش آنا، چاہے وہ زبان میں کسی بیماری کی وجہ سے ہو یا دانت خراب ہوں۔ اگر جبہ آگے سے پھٹا ہے یا گندا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کے عقائد خراب ہیں یا اس کے ایک پستان پر یا سینے پر کوئی نشان ہے جیسے تل یا ضرب کا نشان یا پھوڑے کا نشان یا جلے ہوئے کا نشان۔ اگر جبہ آستین سے پھٹا ہے یا آستین گندی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کے ہاتھوں میں خرابی ہے۔ اگر کپڑے کا دامن پھٹا یا گندا ہے تو پھر اس کی رانوں میں یا شرمگاہ میں کوئی عیب ہے۔ اگر جبہ کندھوں سے پھٹا ہے یا گندا ہے تو اس کے کندھوں میں عیب ہے۔ اگر جبہ پیچھے سے پھٹا ہے تو بھی یہی تعبیر ہے۔ معبر کو چاہیے کہ وہ پہننے والے، اس کی بیوی یا بچے یا دوست احباب کے جسموں کی نشانیاں یا ان پر موجود خاص علامات کے

بارے میں پوچھے۔

◆ **دوسری مثال:** ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ اس نے ایک گرتا پہنا ہے جس کا پیچھے کا حصہ آگے کی طرف اور آگے کا حصہ پیچھے کی طرف ہے۔ شیخ شہاب الدین قرانی نے اس سے فرمایا: تمہاری کوئی بیوی یا باندی بھینگی ہے یا اس کی آنکھ میں خرابی ہے۔ وہ آدمی بولا: آپ نے سچ کہا۔

ایک اور شخص نے یہی خواب دیکھا تو آپ نے فرمایا: تم اپنی بیوی کی درمیں و طی کے مرتکب ہوتے ہو اور لونڈوں سے بد فعلی کرتے ہو۔ وہ بولا: دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔ ایک اور شخص نے ہمارے استاذ شیخ شہاب الدین قرانی سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا میں آیت ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ﴾ ﴿لِلْمُتَّقِينَ﴾ تک پڑھ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم سرکاری افسر ہو اور مختلف گھروں اور جائیدادوں کے مالک ہو۔ تم نے ایسے شخص سے بات کی ہے جو باقاعدگی سے قرآن پڑھتا ہے، اس کا رنگ زرد، قد لمبا اور نام سلیمان ہے۔ تم عنقریب اپنا منصب چھوڑ دو گے اور سب سے بہترین جائیداد کو وقف کرو گے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ توجیہ اس کی یہ ہے کہ ایسا قاری جو قرآن پڑھنے کا شوق رکھتا ہو، وہ عموماً متقی، پرہیزگار ہوتا ہے اور کثرتِ خوف و خشیت کی وجہ سے اس کے چہرے پر زردی آ جاتی ہے۔ لمبا قد بتانے کی مناسبت یہ ہے کہ قرآن قیامت تک پوری آب و تاب اور شان و شوکت کے ساتھ قائم و دائم رہے گا، اس لحاظ سے قرآن طویل الاقامت ہوا۔

تعبیر رویا کے مختلف اصول و ضوابط ہیں۔ ان میں کسی کو دوسرے کے مقابلے میں ترجیح دینے کے لیے غور و فکر کے ساتھ ساتھ قوتِ رحمانی، ذہنی سکون و اطمینان، پاکیزگی اور اخلاصِ نیت کی ضرورت ہوتی ہے۔